Posted On Kitab Nagri



جستجو تھی خاص

Zeenia Sharjeel

کتاب نگری

Justojoo Thi Khaas

Zeenia Sharjeel



تجھے عشق ہو خدا کرے

کوئی تجھ کو اس سے جدا کرے

تیرے ہونٹ ہنسنا بھول جائیں

تیری آنکھ پرنم رہا کرے

تو اس کی باتیں کیا کرے

تو اسکی باتیں سنا کرے

اسے دیکھ کے تو رک پڑے

وہ نظر جھکا کے چلا کرے

تجھے ہجر کی ایسی جھڑی لگے

تو ملن کی ہر پل دعا کرے

تیرے خواب بکھرے ٹوٹ کر
تو کرچی کرچی چنا کرے
تو نگر نگر پھرا کرے
تو گلی گلی صدا کرے
تجھے عشق ہو پھر یقین
اسے تسبیحوں پہ پڑھا کرے
میں کہوں کہ عشق ڈھونگ ہے
تو نہیں نہیں کہا کرے

وہ راکنگ چیئر پر بیٹھا اسموکنگ کرتا ہوا صرف اُس لڑکی کو سوچ جا رہا تھا جس لڑکی نے اُس کی بھرے مجمعے کے سامنے اِنسلٹ کی تھی اور اپنی ہونے والی بے عزتی کا بدلہ اُس نے جس انداز میں لیا تھا وقتی طور پر تو اسکا دل شاد ہوا تھا مگر اب وہ عجیب سی کیفیت کا شکار ہو چکا تھا۔۔۔اُس لڑکی کی آنکھوں کے آنسو جس پر وہ خود اس وقت ہنس رہا تھا، اب یاد کر کے اُس کا دل عجیب سی کیفیت میں گھر چکا تھا۔۔۔وہ اُس لڑکی کو ڈھونڈنا چاہتا تھا مگر وہ لڑکی دوبارہ نہ جانے کہاں چھپ کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔ایسا نہیں تھا کہ اُس نے اُس لڑکی کو تلاش نہیں کیا ہر جگہ اُس نے اُس لڑکی کو ڈھونڈا مگر اُس دن کے بعد سے وہ لڑکی اسے دوبارہ کہیں نہیں دکھی

اسے نہیں معلوم تھا کہ اگر وہ لڑکی دوبارہ اُس کے سامنے آجاتی تو وہ کیا کرتا وہ بالکل نہیں جانتا تھا وہ اپنے اندر پلنے والی اِس کیفیت سے یکسر انجان تھا، لیکن وہ چاہتا تھا کہ اُس لڑکی سے ایک بار مرتبہ دوبارہ اُس کا سامنا ہو۔۔۔ پھر شاید وہ کبھی اُس کو اپنے سے دور نہیں جانے دے گا مگر کیا ایسا ممکن تھا؟ کیا وہ لڑکی اُس دن والی بے عزتی کے بعد اب اُس کی شکل دیکھنا چاہے گی؟ سیگریٹ کے ٹکڑے کو ایش ٹرے میں مسلتا ہوا وہ اضطرابی کی سی کیفیت میں اپنے بالوں میں انگلیاں پھنسائے بیٹھا تھا تبھی اس کے کمرے کا دروازہ بجنے لگا

*****

لینا کی نیند سے آنکھ کھلی تو وہ بیڈ پر بیٹھتی ہوئی دونوں ہاتھ ہوا میں بلند کر کے انگڑائی لے کر اپنے برابر میں سوئے ہوئے اُس نوجوان شخص کو دیکھنے لگی جیسے دیکھنے کے بعد خود بخود اُس کے ہونٹوں پر معنٰی خیز سی مسکراہٹ دوڑ گئی

کل پوری رات جس انداز میں وہ مرد اُس پر مہربانیاں کرتا رہا تھا۔۔۔ یقیناً وہ سراہئے جانے کے قابل تھیں۔۔۔ لینا سرشاری کی کیفیت میں مسکراتی ہوئی اُس کے چوڑے سینے پر جھکتی اپنے ہونٹ رکھ چکی تھی۔۔۔ لینا کا ہاتھ اُس کے سینے پر سے رینگتا جیسے ہی ٹراؤزر تک پہنچا تب اُس کی نیند ٹوٹی۔۔۔ اُس نے

فوراً لینا کی نازک کلائی اپنے مضبوط ہاتھ کی گرفت میں لی۔۔۔ تو لینا اُس کے سینے سے اٹھتی ہوئی معنیٰ خیزی سے مسکرا کر ایک انکھ دباتی ہوئی اُس کا چہرہ دیکھنے لگی

"تم نے ہمت کیسے کی مجھے چھونے کی"

وہ غُصے میں لینا کا پکڑا ہوا ہاتھ دور جھٹک کر حقارت سے اُسے دیکھتا ہوا پوچھنے لگا اور اٹھ کر بیٹھ گیا۔۔ جس پر لینا حیرت زدہ ہو کر اُس مرد کے چہرے پر چھائے ناگوار تاثرات دیکھنے لگی جو کل رات سے اس وقت یکسر مختلف تھے

"مسٹر تم نے ہی کل رات کے لیے مجھے ہائر کیا تھا اپنی بھوک مٹانے کے لیے۔۔۔ کیا تمہاری یاداشت اتنی کمزور ہے کہ مجھے تمہیں یہ بتانا پڑے گا کہ کل ساری رات تم مجھے اپنے بستر پر لٹا کر میرا استعمال کرتے رہے ہو"

وہ بے شک کال گرل تھی۔۔۔ مگر ٹکے ٹکے کے لوگ اُس کے گاہک نہیں تھے جن کی وہ باتیں سن لیتی اِس لیے احساسِ توہین کے مارے لینا اُس مغرور مرد کے آگے بولی جبھی لینا کے منہ کھولنے پر اُس مرد نے انگلی اٹھا کر تنبیہی کرتے ہوئے اُسے چپ رہنے کا اشارہ کیا۔۔۔ اس مرد کے چہرے کے سخت تاثرات دیکھ کر وہ چپ بھی ہو گئی

"کل رات گزر چکی ہے میری بھوک مٹ چکی ہے۔۔۔ اور اب تمہاری حیثیت میری نظر میں اتنی بھی کہ میں دوبارہ تمہارے اِس عریاں جسم پر نظر ڈالنا گوارا کرو، اِس لیے اپنے کپڑے پہن لو۔۔۔ ویسے

بھی جو چیز مجھے ایک مرتبہ حاصل ہو جائے اُس چیز کو حاصل کرنے کی جستجو مجھ میں دوبارہ نہیں رہتی۔۔۔ باہر میرا آدمی موجود ہے اُس سے اپنی پیمینٹ لو اور دفعہ ہو جاؤ اِس کمرے سے "

لینا غُصے اور خجالت سے سرخ چہرہ لیے اُس مغرور آدمی کو دیکھتی ہوئی اپنے کپڑے اٹھانے لگی۔۔۔ جو اُس کو نظر انداز کیے خود گاؤن پہنتا واش روم کی طرف بڑھ گیا

*****

"ماما کہاں جا رہی ہیں آپ بول کیوں نہیں پلیز بتائیں ناں مجھے "

چھ سال روتی ہوئی ہانیہ اُس کی ساڑھی کا پلو کھینچتی ہوئی اُس دوشیزہ سے پوچھنے لگی جس نے تھوڑی دیر پہلے اپنے شوہر فہیم سے طلاق لی تھی اور اب وہ نک سُک سے تیار ہوتی اپنی من پسند زندگی جینے کے لیے جا رہی تھی

"کیا کر رہی ہو بیٹا ساڑھی چھوڑو میری، مر نہیں رہی ہوں میں جو اِس طرح رو رہی ہو۔۔۔ ڈارلنگ آتی رہو گی میں آپ سے ملنے رونا بند کرو"

وہ روتی ہوئی اپنی اکلوتی بیٹی کو دیکھ کر بہلاتی ہوئی بولی تو بیڈ روم میں موجود فہیم تاسف سے اس خود غرض عورت کو دیکھنے لگا جیسے صرف اپنے مفاد سے مطلب تھا

"تمہیں ہانی سے ملنے کی یا اس سے رابطہ رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے میں نے تم سے رشتہ تمہاری مرضی پر ختم کیا ہے مگر اس سے پہلے میں یہ بات تم پر واضح کر چکا ہوں میرا تم سے رشتہ ختم ہونے کے بعد تمہارا گھر سے اور میری بیٹی سے کوئی تعلق نہیں رہے گا"

فہیم بیچ میں مداخلت کرتا ہوا بولا تو اُس نے مڑ کر فہیم کو دیکھا

"تم اتنا بھڑک کیوں رہے ہو، وہ بچی ہے میں اُس کو بہلانے کی خاطر ملنے کا بول رہی تھی تم اچھی طرح جانتے ہو اب آگے زندگی میں میرے لیے خود ٹائم نہیں ہوگا کہ میں رشتے نبھا سکو یا پھر ذمہ داریاں سنبھال سکوں"

وہ نہوست سے سر جھٹکتی ہوئی اپنی ساڑھی کا پلو ہاتھ میں پکڑتی فہیم سے بولی تو فہیم طنزیہ انداز میں ہنسا

"دو تین فضول سی فلموں میں ڈائیلاگز بول کر، چار پانچ گھٹیا گانوں پر ٹھمکے لگا کر تم کوئی مشہور اداکارہ نہیں بن جاؤ گی۔۔ اپنا اصل انسان کو کبھی نہیں بھولنا چاہیے، اور تمہاری اوقات تو اچھی طرح میرے سامنے آچکی ہے یہاں جانے سے پہلے میری ایک بات دھیان سے سنتی جاؤ، آج سے تمہارا میرے اِس گھر سے یا میری بیٹی سے کوئی تعلق نہیں۔۔۔ زندگی میں اگر کبھی تمہارا دل اپنی اولاد سے ملنے کے لیے تڑپے تب بھی تمہیں اِس سے ملنے کی اجازت نہیں ہے۔۔ میں نہیں چاہتا تم جیسی عورت کا سایا بھی میری معصوم بچی کے اوپر پڑے"

فہیم کی باتیں کسی بوریت زدہ لیکچر کی طرح سن کر وہ اپنی چھ سالہ روتی ہوئی بیٹی کو نظرانداز کرتی اپنا بیگ لے کر ہمیشہ کے لیے فہیم کی زندگی سے نکل گئی

*****

وہ یونیورسٹی جانے کے لیے جلدی جلدی تیار ہو کر اپنے کمرے سے باہر نکلی تبھی اُسے رملہ کے کمرے کا دروازہ کھلا نظر آیا، مین ہال کی طرف قدم بڑھانے کی بجائے مشی کے قدم رملہ کے کمرے کی طرف اٹھے

"ہیلو ماما آپ کب پہنچیں گھر"

مشی چہکتی ہوئی رملہ کی جانب بڑھی اور صوفے پر بیٹھی ہوئی رملہ کے گلے میں بازو ڈال کر لاڈ سے اُس سے پوچھنے لگی

"رات کی فلائٹ سے ہی آنا ہو گیا تھا تمہیں اِس لیے انفرم نہیں کیا تمہاری نیند ڈسٹرب ہوتی۔۔۔ دلاور ائیر پورٹ پہنچ گیا تھا مجھے لینے کے لیے"

رملہ مشی کے ہاتھ پر محبت سے بوسہ دیتی ہوئی اُسے بتانے لگی، ضمیر کے دنیا سے چلے جانے کے بعد وہ پہلی بار اُس کے بغیر اُسی کے کسی رشتے دار کی وفات میں یوں شرکت کرنے گئی تھی وہ بھی شیر دل کے کہنے پر

"دلاور آئیر پورٹ لینے پہنچ گیا تھا آپ کو مطلب اگر دلاور یہاں موجود ہے اِٹس مین بھائی بھی پاکستان آ چکے ہیں"

مشی حیرت ذدہ سی خوش ہو کر بولی تو رملہ مسکرا دی۔۔۔ بزنس ٹور کی وجہ سے شیر دل پچھلے دو ماہ ملک سے باہر تھا اتفاق سے کل ہی اُس کا واپس پاکستان آنا ہوا تھا۔۔۔ دلاور شیر دل کا خاص آدمی تھا جو ہر جگہ شیر دل کے ساتھ پایا جاتا

"میں جانتی ہوں تمہیں اپنے بھائی کی پاکستان واپس آمد پر بہت زیادہ خوشی ہے مگر یہ بتاؤ ابھی تک تم گھر پر کیوں موجود ہو۔۔۔ کالج کیوں نہیں گئی ابھی تک"

رملہ مشی سے پوچھتی ہوئی صوفے سے اٹھی

"ماما لیٹ ہو گئی تھی اب نکلنے والی ہوں کالج کے لیے"

مشی رملہ کو بولتی ہوئی کمرے سے نکلنے لگی

"مجھے لگ رہا ہے تم نے بریک فاسٹ نہیں کیا۔۔۔ رک جاؤ مشی بغیر کچھ کھائے گھر سے نہیں نکلنا"

رملہ مشی کو کمرے سے نکلتا دیکھ کر اُس سے بولی

"بریک فاسٹ کے چکر میں مزید لیٹ ہو جاؤ گی ڈونٹ وری میں کینٹین سے کھا لو گی آپ ریسٹ کریں"

مشی رملہ سے بولتی ہوئی کمرے سے نکل گئی

"راشدہ دلاور کہاں ہے ذرا بھیجو اُسے میرے پاس"

مشی سامنے سے آتی ملازمہ کو دیکھتی ہوئی بولی اب اُس کا کالج دلاور کے ساتھ جانے کا ارادہ تھا

"بی بی جی وہ تو باہر لان میں بیٹھے چائے پی رہے ہیں رکیں میں بلالاتی ہوں دلاور صاحب کو"

راشدہ مشی کو دیکھتی ہوئی بتانے لگی شیر دل کا خاص آدمی ہونے کی وجہ سے باقی گھر والے اور دوسرے ملازمین سمیت سب دلاور کی عزت کرتے تھے

"نواب لگا ہوا ہے وہ کہیں کا جو لان میں بیٹھ کر چائے پی رہا ہے تم رہنے دو تمہارے دلاور صاحب کو تو میں ہی دیکھ لیتی ہوں آج اچھی طرح سے"

مشی راشدہ کو باہر جانے سے روکتی ہوئے خود باہر نکل گئی اب اس کا رُخ گھر سے باہر بنے لان کی طرف تھا

*****

"جی باباسائیں آپ حکم کریں شہر سے آپ کے لئے کیا بجھواؤ، ارے خود کیسے آسکتا ہوں آپ کو معلوم تو ہے مالک کا میرے بغیر گزارا نہیں۔۔۔ وہ میرے علاوہ کسی دوسرے کو اپنے ساتھ رکھنا پسند نہیں کرتے"

دلاور لان میں کرسی پر بیٹھا سامنے ٹیبل سے چائے کا کپ اٹھاتا ہوا اپنے باپ سے موبائل پر بات کرنے میں مگن تھا جاتی سردیوں کی ہلکی ہلکی دھوپ اُس کے جسم کو بھلی لگ رہی تھی تب اُسے سامنے سے اپنے مالک کی چھوٹی بہن آتی دکھائی دی

"جی کافی مہینے ہو گئے ہیں میں خود بھی آپ کو اور زرش کو یاد کر رہا ہوں چلیں کوشش کروں گا کہ چکر لگاؤں ابھی فون رکھتا ہوں"

مشی کے قریب آنے سے پہلے دلاور موبائل بند کر چکا تھا

"ناشتے سے فارغ ہو گئے ہیں سائیں یا ابھی آپ کو بیٹھے بیٹھے آرام سے چائے کی چسکیاں بھرنی ہیں"

مشی دلاور کے قریب آکر اُس پر گہرا طنز کرتی بولی تو دلاور چائے کا کپ ٹیبل پر رکھتا احتراماً کھڑا ہو گیا

"آپ حکم کیجیے بی بی جی"

وہ مہذب لہجہ اختیار کرتا مشی سے بولا تو مشی ابرو اچکاتی دلاور کو دیکھ کر بولی

"بی بی جی حکم تو تب کریں گیں جب تم بی بی جی کو طنز کرنے کا موقع نہیں دو گے۔۔۔اگر موبائل پر عاشقیاں بھگارنے سے فرصت مل گئی ہو گاڑی تیار کرو کالج جانا ہے مجھے"

مشی کرخت لہجے میں روعب جھاڑتی سامنے کھڑے اپنے بھائی کے اُس خاص بندے سے بولی جو اُس سے عمر میں پورے دس سال بڑا تھا نہ جانے کیوں مشی کو شروع سے ہی اِس بندے سے چڑ سی تھی جو اُس کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا تھا

"مشی بی بی مالک حکم دے کر سوئے انہیں آج ضروری کام سے سکھر جانا ہے میرے ساتھ، میں نذیر سے بول دیتا ہوں وہ آپ کو کالج چھوڑ آئے گا"

دلاور ابھی بھی مہذب لہجے نے اپنے سامنے کھڑی اپنے سے چھوٹی لڑکی سے بولا جو اُس کو دیکھتی ہی طنز کے تیر کی بھوچھار کر دیا کرتی تھی وہ بھلا کون سا اپنے موبائل پر اپنی کسی محبوبہ سے بات کر رہا تھا جو اُس کی عاشقی کے طعنے دے تھی اور اچھا ہی تھا اُسے شیر دل کے ساتھ سکھر جانا تھا ورنہ سامنے کھڑی یہ چھوٹی سی لڑکی آج سارا دن اُس کو ناکوں چنے چبوا دیتی



"تم نے مجھے انکار کیا مشی کو انکار کیا"

دلاور کے منہ سے کالج نہ جانے کا سن کر مشی غُصے میں اُس کی طرف بڑھتی ہوئی دلاور پوچھنے لگی۔۔وہ غُصّے میں کرسی ہٹا کر اُس کے اتنے قریب آگئی دلاور نظر اٹھا مشی کا غصّے سے سرخ چہرہ دیکھ کر احتراماً دو قدم خود پیچھے ہوا

"میری کیا مجال جو میں آپ کے سامنے آپ کی بات سے انکار کرو، میں سچ بول رہا ہوں مالک کو زمینوں کے سلسلے میں سکھر لے کر جانا ہے۔۔۔اگر وہاں نہیں جانا ہوتا تو۔۔۔۔

دلاور نے اپنی صفائی میں بولنا چاہا وہی مشی نے اُس کی بات کاٹی

"اب تم ہی مجھے کالج ڈراپ کرو گے وہ بھی بھائی کی پراڈو میں، اب اگر آگے سے تم نے انکار کیا تو تم دیکھنا میں تمہارا کیا حشر کرتی ہوں"

مشی کمر پر اپنے دونوں ہاتھ رکھتی ہوئی جارحانہ انداز میں دھمکی دیتی بولی تو دلاور نے اس لڑکی کی جانب ایک نظر بے بسی سے دیکھا جو اُس کے انکار کو بلاوجہ میں انا کا مسئلہ بنا چکی تھی اس لیے وہ ہار مانتا، اُس کے حکم کی تعمیل کرتا بولا

"آجائیں میں آپ کو کالج چھوڑ دیتا ہوں"

دلاور نے بولتے ہوئے بات ختم کی، اِس طرح کا رویہ یا انداز کبھی شیر دل نے یا رملہ نے اُس کے ساتھ نہیں اپنایا تھا سب ہی اُس سے اچھے طریقے سے بات کرتے تھی لیکن شیر دل کی چھوٹی بہن اکثر اُسے جس انداز میں مخاطب کرتی تھی دلاور کا دل چاہتا وہ اِس لڑکی کو اٹھا کر کچرے کے ڈبے میں پھینک ڈالے۔۔۔ مشی شیر دل کی گاڑی کے پاس پہنچی تو دلاور نے اُس کے لیے گاڑی کا پچھلا دروازہ کھولا اور خود اس نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر گاڑی اسٹارٹ کر دی

*****

"روکو یہاں گاڑی، ناشتہ نہیں کیا میں نے جاؤ میرے لئے سینڈوچ اور کافی لے کر آؤ"

دلاور نے مشی کا اگلا حکم بہت ضبط کر کے سنا تھا تھوڑی دیر پہلے اُس نے دلاور کو کالج جانے کی بجائے اپنی سہیلی کے گھر کے گیٹ پر گاڑی روکنے کا حکم دیا تھا اور خود گاڑی سے اُتر کر اپنی سہیلی کے گھر کے اندر چلی گئی تھی پورا ایک گھنٹہ انتظار کرنے کے بعد جب وہ باہر آئی تو دلاور شکر ادا کرتا اُسے کالج لے جانے لگا مگر کالج آنے سے پہلے وہ دلاور کو دوسرا حکم دے چکی تھی

دلاور خاموشی سے اس کے لئے سینڈوچ اور کافی لے آیا اور خود گاڑی سے باہر کھڑا ہو کر اُس کے کھانے کا انتظار کرتا اسنوکنگ کرنے لگا جب مشی نے گاڑی کا شیشہ بجایا تب دلاور واپس گاڑی میں بیٹھا وہ گاڑی اسٹارٹ کرنے ہی لگا تبھی اُس کا موبائل بجنے لگا

"اوہو اب کونسی محبوبہ کی کال آرہی ہے تمہارے پاس"

مشی تپتی ہوئی دلاور پوچھنے لگی تو دلاور نے اپنا موبائل مشی کی طرف بڑھایا جس پر شیر دل کی کال آرہی تھی مشی اُس کی چوڑی سی ہتھیلی پر رکھا ہوا موبائل پکڑ کر کال رسیو کر چکی تھی

"حکم کریں مالک"

مشی جان بوجھ کر بھاری آواز نکال کر دلاور کی نقل اتارتی ہوئی شیر دل سے بولی

بیک ویو مرر سے دلاور مشی کو ایک نظر دیکھ کر اپنی نظریں اس کے چہرے سے ہٹا چکا تھا

"ہاہاہا سیریسلی بھائی دلاور کو تو آپ نے کوئی محبوب بنایا ہوا ہے بیچارے کی تو جان ہی نہیں چھوڑتے آپ۔۔۔

مشی دلاور کا مذاق اڑاتی ہوئی شیر دل سے بولی تو آگے سے یقیناً شیر دل نے اُس کی بات پر مشی کو جھڑکا ہو گا تبھی وہ منہ بناتی ہوئی خاموش ہو گئی

"اوکے باباب زیادہ غصہ دکھانے کی ضرورت نہیں ہے، اکلوتی بہن ہوں آپ کی۔۔۔ میرے بیٹھنے سے آپ کی گاڑی خراب نہیں ہو جائے گی، کہیں بھاگ نہیں رہی ہو میں آپ کے خادم اور اس گاڑی کو لے کر"

مشی نے بولنے کے ساتھ ہی کال ڈراپ کردی۔۔۔ دلاور نے موبائل لینے کے غرض سے مشی کی جانب اپنا ہاتھ بڑھایا تو مشی نے موبائل اُس کے ہاتھ پر رکھنے کی بجاے اگلی سیٹ پر اچھالا جو سیٹ کی بجائے نیچے گرپڑا

"گاڑی اسٹارٹ کرو جلدی سے"

مشی کے حکم پر دلاور نے اپنا موبائل سیٹ سے اٹھانے کی بجائے گاڑی اسٹارٹ کردی

*****

"آج صبح یونیورسٹی نہیں آئی تم۔۔۔اگر تمہارا پروگرام نہیں تھا تو پہلے ہی بتا دیتی، میں بلاوجہ میں صبح اٹھ کر اتنی جلدی آگئی"

ہانیہ کلاسز لینے کے بعد یونیورسٹی کے گیٹ سے باہر نکلی، موبائل کان سے لگائے وہ لائبہ سے بولی۔۔۔

آج اُس کا ڈرائیور تھوڑا لیٹ تھا اِس لیے آہستہ آہستہ چہل قدمی کرتی ہوئی موبائل پر لائبہ سے بات کرتی جارہی تھی

"تمہیں کل بتایا تھا ناں آج مدرڈے ہے اِس دن کو ہم تینوں بہن بھائی سلیبریٹ کرتے ہیں۔۔۔ماما کے لیے کتنے سرپرائز رکھے ہیں ہم نے آج کے دن، ہاں کیا بتاؤ تمہیں۔۔۔ایسا کرو تم یونیورسٹی سے ابھی یہی آجاؤ میرے پاس مزہ آئے گا"

لائبہ ایکسائیڈ ہوتی بولی تو ہانیہ کے چہرے پر تلخ بھری مسکراہٹ ٹھہر گئی

"میں کیا کروں گی تمہارے گھر آکر اور مدرس ڈے کو انجوائے کر کے تم انجوائے کرو اپنی فیملی کے ساتھ"

ہانیہ بے ذار سی بولی،اِس دن کی ہانیہ کی نظر میں کوئی اہمیت نہیں تھی کیونکہ یہ دن جس ہستی کے لئے منایا جاتا تھا ہانیہ کی نظر میں اُس ہستی کی اہمیت رتی برابر تھی۔۔۔ جس نے اُس کی اور اُس کے باپ کی زندگی سے جانے کے بعد پلٹ کر ایک بار بھی نہیں دیکھا تھا

"جن کے پاس ماں نہیں ہوتی اُن کو شاید ماں کی قدر و قیمت معلوم نہیں ہوتی، برا مت ماننا مگر میں نے محسوس کیا ہے جب بھی کبھی ہم فرینڈز اپنی مدر کا ذکر کرتے ہیں یا کسی بات کو ڈسکس کرتے ہیں تو تم اُکتا سی جاتی ہو جیسے ایسی باتیں تمہیں پسند نہیں"

لائبہ ہچکچاتی ہوئی ہانیہ سے بولی تو فٹ پاتھ پر چلتے اُس کے قدم پل بھر کے لیے رکے

"جس ہستی کی محبت مجھے کبھی ملی ہی نہیں تو اُس کی قدر و قیمت کا مجھے کیا اندازہ جہاں تک میرا نظریہ ہے تو میری نظر میں ماں سے زیادہ باپ کا رشتہ محبت کرنے والا ہوتا ہے اور سب سے زیادہ اہم بھی۔۔۔ ڈرائیور آگیا ہے میرا، میں کال رکھتی ہوں"

ہانیہ لائبہ سے بولتی ہوئی کال کاٹ کر موبائل بیگ میں رکھ چکی تھی اور ساتھ ہی اُس کا موڈ بھی بری طرح خراب ہو چکا تھا

وہ دوستوں کے درمیان بھلا کیسے اپنی ماں کو ڈسکس کر سکتی تھی، ڈسکس کرنے لائق اُس کی ماں نے کچھ چھوڑا ہی نہیں تھا۔۔۔ دو سے تین فلاپ فلمیں دینے کے بعد وہ نہ جانے کہاں اپنا منہ چھپا کر بیٹھی تھی۔۔۔ اپنی ماں کو دیکھے اسے زمانہ گزر گیا تھا اب تو اسے اپنی ماں کی شکل بھی یاد کرنے سے یاد نہیں آتی تھی صرف ذہن میں پرانی کچھ تلخ باتیں اور یادیں ہی موجود تھی جن کو یاد کر کے وہ اکثر کڑھتی

ہانیہ بے دلی سے سوچتی ہوئی فٹ پاتھ پر چل رہی تھی تبھی اُسے سامنے سے ایک پراڈو تیز اسپیڈ میں آتی دکھائی دی جس کے نیچے آکر چھوٹا سا بلی کا بچہ مر چکا تھا اُس پراڈو میں بیٹھے انسان کا اپنی گاڑی روکنے کا کوئی

فائدہ نہیں تھا مگر ہانیہ نے اُس جاہل انسان کو سبق سکھانا ضروری سمجھا تھا تبھی اُس کے سامنے آتی ہوئی بولی

"اندھے ہو تم، یہ بلی کا بچہ نظر نہیں آیا تمہیں یا پھر نشہ کر کے گاڑی چلا رہے تھے"

شیر دل موبائل پر ضروری کال کرتے ہوئے تیز اسپیڈ میں گاڑی چلا رہا تھا اچانک ہی سے اُس کی گاڑی کے نیچے بلی کا بچہ آچکا تھا، بریک لگانے کے باوجود وہ اُس بلی کے بچے کو بچا نہیں پایا تھا جسے اُس کا افسوس تھا مگر اچانک ایک لڑکی نے آکر اُسے باتیں سنانا شروع کر دی جس پر اُسے غصہ آیا

"تم تو نہیں آکر کچلی میری گاڑی کے نیچے، اپنے کام سے مطلب رکھو اور چلتی بنو یہاں سے"

شیر دل اُس لڑکی کو دیکھتا ہوا بولا جو بلاوجہ بیچ سڑک پر آکر اسے لکچر دینا شروع کر چکی تھی

"تم جیسے بے غیرت بے ضمیر لوگ سمجھتے کیا ہو دوسروں کو۔۔۔نہ تو یہ سڑک تمہارے باپ کی جاگیر ہے، نہ ہی اِس سڑک پر چلنے والے حقیقیر یا فقیر ہیں جنہیں جب چاہے تم جیسے لوگ اپنی گاڑی کے نیچے روندھ کر رکھ دو"

ہانیہ جو پہلے ہی غصّے میں بھری ہوئی تھی سامنے کھڑے شخص کی بات پر وہ اور زیادہ بھڑکتی ہوئی بولی اُسے یہ بھی پرواہ نہیں تھی کہ سڑک پر رش لگنا شروع ہو چکا تھا اور لوگ مزے لے کر تماشہ دیکھ رہے ہیں

"اب تم اوقات سے زیادہ بڑھ رہی ہو یہ بلی کا بچہ تھا تم اُس کی ماں نہیں تھی جو آگے سے میں تمہاری بکواس برداشت کروں گا تمہاری بہتری اِسی میں ہے کہ چلی جاؤ یہاں سے ورنہ اگر میں تمہیں اوقات دکھانے پر آگیا تو اپنا منہ دکھانے لائق نہیں چھوڑو گا تمہیں"

شیر دل نے اُس لڑکی کو آنکھیں دکھاتے ہوئے وارننگ دی اور ساتھ ہی اُس مجمعے کو نظر انداز کرتا واپس اپنی گاڑی کی طرف بڑھنے لگا مگر زوردار جھٹکا اُسے تب لگا جب اُس لڑکی نے اچانک اُس کا گریبان پکڑ کر زوردار طماچہ اُس کے گال پر رسید کیا

"اوقات تو تم اپنی دکھا چکے ہو مسٹر اور اُس اوقات کے بدلے یہ طماچہ اُس کا جواب ہے۔۔۔اب تم خود منہ دکھانے لائق نہیں رہے ہو جاؤ جا کر اپنا منہ چھپاؤ"

ہانیہ سامنے کھڑے اُس مغرو شخص کا دماغ درست کرتی ہوئی مجمعے میں غائب ہو گئی جبکہ شیر دل اُس چھٹانک بھر لڑکی کی اتنی جرت پر غصّے میں پیچ وتاب کھا کر رہ گیا

*****

وہ غصے کے عالم میں بھرا سگریٹ پھونکے جا رہا تھا بار بار اسے اس لڑکی کا تھپڑ یاد آرہا تھا جو بلاوجہ وہ لڑکی بھرے مجمع کے سامنے اس کے گال پر مارتی ہوئی وہاں سے غائب ہو گئی تھی وہ چھٹانک بھر کی لڑکی جو کسی کالج یا یونیورسٹی کی اسٹوڈنٹ لگتی تھی اور اس کی اونچی ہائٹ کے مقابلے میں مشکل سے ہی اُس کے کندھے تک آرہی تھی، شیر دل اس کی جرات پر شاکڈ تھا اور بار بار اُس منظر کو یاد کر کے غصّے میں اس کا خون کھول رہا تھا

"مالک آپ نے بلایا"

دلاور شیر دل کے کمرے میں آتا ہوا بولا وہ تھوڑی دیر پہلے ہی شہر پہنچا تھا اور فوراً ہی اُسے شیر دل نے طلب کر لیا تھا

"تمہیں تو کل آجانا چاہیے تھا دلاور پھر مزید ایک دن کی تاخیر۔۔۔"

شیر دل اس لڑکی کے خیال کو ذہن سے جھٹکتا ہوا دلاور سے اُس کے دیر سے آنے کی وجہ پوچھنے لگا جو دو دن سے اپنے گاؤں گیا ہوا تھا

"بابا سائیں کی طبیعت کچھ ناساز تھی مالک اور پھر زمینوں کے سودے کا مسئلہ بھی بنا ہوا تھا اس کو بھی نبھٹانا تھا اس لیے ایک دن مزید رکنا پڑا۔۔۔ آپ بتائیے مالک میرے پیچھے کوئی مشکل در پیش نہیں آئی آپ کو"

دلاور شیر دل کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑا اس سے پوچھنے لگا

"مشکل تو پیش آگئی ہے دلاور اگر تم ہوتے تو شاید بات اتنی نہ بگڑتی"

شیر دل ہاتھ پکڑی سگریٹ ایش ٹرے میں مسلتا ہوا دلاور سے بولا تو دلاور شیر دل کی بات پر چونکا

"کیسی مشکل مالک آپ مجھے بتائیں حکم کریں کیا ہوا میرے پیچھے"

دلاور نے شیر دل سے بولتے ہوئے ایک نظر آیش ٹرے پر ڈالی جو بے شمار سگریٹ کے ٹکڑوں سے بھرا ہوا تھا دو ہی صورتوں میں وہ زیادہ اسموکنگ کرتا تھا شدید غصے کے وقت یا شدید پریشانی کے عالم میں۔۔۔ دلاور کی بات پر شیر دل اپنے گال پر انگلی رکھتا ہوا دلاور سے بولا

"یہاں۔۔۔ یہاں تمہارے مالک کو ایک لڑکی تھپڑ مار کر گئی تھی۔۔۔ وہ بھی اچھے خاص لوگوں کے سامنے"

یہ بات باعث شرمندگی تھی شیر دل اور کسی کو یہ بات نہیں بتاتا مگر دلاور اس کا خاص آدمی تھا جو اُس کے سارے رازوں سے واقف تھا شیر دل کی بات سن کر دلاور حیرت سے اُسے دیکھنے لگا۔۔۔ وہ اچھی خاصی

پرسنیلیٹی کا مالک جس کے آگے بڑے بڑے چپ ہو جاتے آخر ایسی کون لڑکی تھی جو شیر دل پر ہاتھ اٹھانے کی ہمت کر سکتی تھی

"آپ مجھے اُس لڑکی کے بارے میں بتائیں مالک رات تک اُس لڑکی کو ڈھونڈ کر آپ کے سامنے حاضر کرتا ہوں"

دلاور شیر دل کے غُصے سے سرخ آنکھیں دیکھ کر بولا یقیناً اُس لڑکی کا برا وقت شروع ہو چکا تھا

"یہی تو سارا مسئلہ ہے دلاور اُس لڑکی کا نام پتہ کچھ معلوم نہیں ہے صرف اُس کی شکل ذہن کے پردے پر چپک سی گئی ہے اور دماغ کی رگیں غُصے سے پھٹنے کو تیار ہیں جب تک اُس لڑکی کو اُس کے تھپڑ کا جواب نہ دو میں سکون سے نہیں بیٹھ سکتا"

شیر دل غصّے کے عالم ہاتھ کا مکا بناتا ہوا شیشے کی ٹیبل پر مار چکا تھا جس میں لاتعداد دراڑیں پڑ گئی۔۔۔دلاور اُس کے غصے میں چھپی بے بسی دیکھ کر خاموش رہا کہیں نہ کہیں اُس لڑکی کی قسمت اچھی تھی جو اُس کے مالک کے بدلے سے بچ گئی تھی اس سے پہلے شیر دل دلاور سے کچھ بولتا اچانک کمرے میں مشی آدھمکی

"یہ کیا بھائی آپ ابھی تک تیار نہیں ہوئے آپ نے کہا تھا اپنا کام نمٹا کر آ جائیں گے تو پھر مجھے اپنے ساتھ شاپنگ پر لے جائیں گے"

مشی کمرے میں آنے کے ساتھ ہی شیر دل کو صوفے پر بیٹھا دیکھتی بولی

"مشی میں تھوڑی دیر سکون چاہتا ہوں دلاور تم مشی کو لے جاؤ یہاں سے، شاپنگ کرنی ہے اسے"

شیر دل نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا کہ وہ اِس وقت اپنے کمرے میں تنہائی چاہتا ہے جبکہ شیر دل کی بات پر مشی کا موڈ خراب ہو گیا

"کیوں دلاور میرا چاچا یا ماما لگا ہے جو یہ مجھے شاپنگ کے لئے لے کر جائے گا"

مشی بگڑے ہوئے تیور کے ساتھ دلاور کو دیکھتی ہوئی بولی تو دلاور نے شرمندگی اور خجالت کے مارے چہرے کا رخ دوسری جانب پھیر لیا

"حد میں رہ کر بات کیا کرو مشی تمہاری زبان دن بہ دن بہت زیادہ چلتی جارہی ہے اسے قابو میں رکھو اور اگر شاپنگ کرنے جانا ہے دلاور کے ساتھ جاؤ نہیں تو دماغ مت خراب کرو میرا۔۔۔اور کمرے سے نکلوں ابھی میرے"

شیر دل مشی کے لب و لہجے پر اُس کو ٹوکتا ہوا بولا ویسے بھی شیر دل نے محسوس کیا تھا وہ جتنی بڑی ہوتی جارہی تھی اتنی بد تمیز ہوتی جارہی تھی۔۔۔ان دونوں بہن بھائیوں کے بیچ دلاور کو اپنا وہاں کھڑا رہنا بے معنی سے لگا، مگر وہ مروتاً شیر دل کے اگلے حکم کے انتظار میں کھڑا رہا

"اوہو بھائی آپ تو ہر ایرے غیرے کے سامنے مجھے ڈانٹ دیا کرتے ہیں میرا مطلب تھا کہ دلاور کوئی شاپنگ تھوڑی کروا سکتا ہے مجھے، شاپنگ کے لیے پیسے چاہیے ہوتے ہیں پیسے"

شیر دل کے جھڑکنے پر مشی سیدھی ہوتی ہوئی بولی تو شیر دل نے اپنے والٹ سے پانچ ہزار کے نوٹ نکال کر مشی کی طرف بڑھائے

"ان سے کروں گی میں شاپنگ"

مشی نے وہ نوٹ گننے کی بجائے واپس اُس کے والٹ میں رکھ کر شیر دل کے والٹ سے اس کا کریڈٹ کارڈ نکال کر اپنے پرس میں ڈال لیا

"دلاور مشی کے ساتھ چلے جاؤ اور اِس کا دھیان رکھنا"

وہ مشی سے بغیر کچھ بولے دلاور کو حکم دیتا بولا جس پر دلاور نے اقرار میں سر ہلایا اور کمرے سے نکل گیا

"کیا کوئی بات ہوئی ہے بھائی، کسی بات کو لے کر غصہ ہیں آپ"

دلاور کے جانے کے بعد مشی شیشے کی ٹیبل پر دراڑیں دیکھتی ہوئی شیر دل سے پوچھنے لگی کیونکہ صبح تک یہ ٹیبل اور شیر دل کا موڈ بالکل درست تھا

"میرے خیال میں تمہیں جانا چاہیے دلاور باہر تمہارا انتظار کر رہا ہو گا"

شیر دل کے سنجیدگی سے بولنے پر مشی اس کو گھورتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی

*****

"دلاور ذرا بات سننا میری"

مشی جینٹس کی شاپ میں موجود مصروف انداز میں دلاور سے مخاطب ہوئی

"جی مشی بی بی حکم کریں"

دلاور کافی زیادہ بے زار ہونے کے باوجود اپنے انداز میں عاجزی لائے مشی سے بولا۔۔۔ مسلسل تین گھنٹے مشی کو چیزیں خریدتے ہوئے گزر چکے تھے مگر اُس کی شاپنگ ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی

"یہ ڈریسنگ دیکھ کر بتاؤ کیسی لگ رہی ہے"

مشی کچھ سوچتی ہوئی دلاور سے پوچھنے لگی

"اچھی لگ رہی ہے مشی بی بی مالک کو پسند آئے گی"

دلاور اسے اپنی رائے دیتا ہوا بولا کیونکہ شیر دل ہمیشہ اچھے برانڈڈ کپڑے ہی پہنتا اور وہ دنوں جس شاپ پر کھڑے تھے وہاں ہر اچھا برانڈ موجود تھا

"بھائی کے لیے تھوڑی نہ پوچھ رہی ہو بے وقوف وہ تو اپنی مرضی کے بغیر کسی دوسرے کی پسند سے ڈریسنگ نہیں کرتے۔۔۔ یہ تو میں نے تمہارے لیے پسند کی ہے"

مشی اس کی عقل پر ماتم کرتی ہوئی دلاور سے بولی تو دلاور کا دل کیا وہ بھی بول دے کہ وہ خود بھی اُس کے بھائی کی طرح ڈریسنگ اپنی مرضی سے کرنے کا عادی ہے مگر وہ بول نہیں سکا

"آپ یہ ڈریسنگ میرے لیے کیوں لے رہی ہیں مشی بی بی"

دلاور نے الٹا مشی سے اِس مہربانی کی وجہ جاننی چاہی

"راشدہ نذیر اور زاہدہ کے لیے بھی تو لیے ہیں کپڑے تم کوئی الگ تھوڑی ہو نہ ان سے پہن کر چیک کرنا چاہو تو دیکھ لو"

مشی اس کی طرف ہینگر میں موجود ڈریسنگ بڑھاتی ہوئی بولی

"معاف کیجئے گا مشی بی بی یہ میں آپ سے نہیں لے سکتا۔۔۔ میرا اپنا اصول ہے تحفہ میں اُسی شخص سے قبول کرتا ہوں جسے میں خود بھی تحفہ دے سکوں، آپ کے شان و شایان آپ کو دینے کے لیے نہ تو میرے پاس کوئی قیمتی چیز ہے اور نہ ہی ہم دونوں کے بیچ میں کوئی ایسا تحفے تحائف والا تعلق ہے پلیز آپ اس کو رہنے دیجئے"

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

دلاور ان کپڑوں کی طرف ہاتھ بڑھائے بغیر بولا

"عجیب منطق ہے بھئی تمہاری نہیں لینا تو نہ لو جاؤ یہ سارے بیگز گاڑی میں رکھ کر آؤ"

مشی کی اس کی بلاوجہ کی خودداری ذرا پسند نہیں آئی تھی اس لیے اُکھڑے ہوئے لہجے میں بولتی ہوئی وہ شیر دل کے لئے رسٹ واچ دیکھنے لگی دلاور سارے بیگز گاڑی نے رکھ کر جب واپس آیا تو اس کی نظر دو

لڑکوں پر پڑی جو اپنے موبائل سے مشی کی تصویر لے رہے تھے ان دونوں کی حرکت پر دلاور کو غصہ آنے لگا

"یہ کیا بغیرتی کر رہے ہو تم دونوں کھڑے ہوئے، شرم نہیں آتی کسی عزت دار لڑکی کی تصویر بناتے ہوئے"

دلاوران کے سروں پر پہنچ کر ان دونوں لڑکوں سے بولا

"او بھائی تُو ہے کون اور یہ عزت دار لڑکی تیری لگتی کیا ہے چل بھائی راستہ ناپ اپنا یہاں سے۔۔۔آیا بڑا ہیرو کہیں کا"

ان میں سے ایک لڑکا دلاور کو دیکھتا ہوا بولا

"ابھی کے ابھی یہ تصویر ڈیلیٹ کرواپنے موبائل سے، آسان زبان میں سمجھا رہا ہوں ورنہ دوسرے انداز میں سمجھانے پر آیا تو تم دونوں بہت پچھتاؤ گے"

دلاور غصّے میں ان میں سے ایک لڑکے کا گریبان پکڑتا ہوا بولا جس پر دوسرے لڑکے نے دلاور کو پیچھے دھکیل دیا۔۔۔

پہلا لڑکا اپنے ساتھی کی درگت بنتا دیکھ کر ڈر کے مارے تصویر ڈیلیٹ کر چکا تھا لیکن اس کے باوجود وہ دونوں ہی لڑکے دلاور کے شر سے بچ نہیں پائے۔۔۔ مشی جو ہر بات سے بے خبر شیر دل کے لیے رسٹ واچ پسند کر رہی تھی شور شرابے کی آواز پر اچانک ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوئی اور دلاور کو شدید غُصّے میں ان دونوں لڑکوں کو مارتا ہوا دیکھ کر ہق دہک رہ گئی

"دلاور چھوڑو اسے۔۔۔دلاور میں کیا کہہ رہی ہوں سنائی نہیں دے رہا تمہیں، چھوڑو اُس کا گریبان"

ایک کو وہ بری طرح مار مار کر بے حال کر چکا تھا جبکہ دوسرے کا گریبان پکڑے اُس کے منہ پر تھپڑ ہی تھپڑ مارے جا رہا تھا۔۔۔

مشی وہاں پہنچ کر بیچ بچاؤ کرنے کی غرض سے دلاور سے بولی جو مشی کی بات سنے بغیر اُس لڑکے کو بری طرح مارے جارہا تھاتب مشی غصے میں دلاور کا بازو پکڑ کر اُسے رش سے نکال کر ایسی جگہ پر لے آئی جہاں رش کم تھا

"ہوش میں ہو تم دلاور۔۔۔ کیوں وحشی جانور بنے پڑے ہو آخر کیا بگاڑ دیا ہے ان دونوں لڑکوں نے تمہارا"

مشی دلاور پر غصّہ کرتی ہوئی بولی کیوکہ لوگ اب پلٹ پلٹ کر ان دونوں کو دیکھ رہے تھے

"مشی بی بی اُن دونوں لڑکوں نے آپ کے بارے میں بہت گھٹیا الفاظ ادا کیے تھے جو مجھ سے برداشت نہیں ہوئے تبھی مجھے غصہ آگیا اُن پر اور وہ آپ کی اپنے موبائل سے تصویریں بھی بنا رہے تھے"

دلاور کو معلوم تھا کہ وہ لڑکا مشی کی تصویر ڈلیٹ کر چکا ہے مگر اِس کے باوجود اُس کے ساتھی نے مشی کے بارے میں بہت غلط الفاظ استعمال کیے تھے جو دلاور کو طیش دلا گئے تھے۔۔۔ لیکن اس وقت مشی کو غصّے میں دیکھ کر اسے ٹھنڈا ہونا پڑا

"واٹ۔۔۔انہوں نے مجھے جو بھی بولا ہو، تمہیں کیا ضرورت تھی یوں سرعام دوسرے لوگوں کے سامنے جہالت کا مظاہرہ کرنے کی۔۔۔مجھے بولے گھٹیا الفاظ کیا تمہیں آکر چپک گئے تھے بلاوجہ بھائی نے تمہیں یہاں میرے ساتھ بھیج دیا"

مشی دلاور کو ڈانٹتی ہوئے بولی کیونکہ اس کا موڈ بہت زیادہ خراب ہو چکا تھا جبکہ دلاور حیرت زدہ ہو کر مشی کو دیکھتا ہوا بولا

"آپ مالک کی چھوٹی بہن ہیں اُن کی عزت ہیں، اگر کوئی آپ کی طرف بری نظر اٹھا کر دیکھے گا یا آپ کو کچھ برا بولے گا تو میں کیسے برداشت کروں گا"

دلاور جو اس کے سامنے ہمیشہ احتراماً نظر جھکا کر بات کرتا تھا مشی کو دیکھتا ہوا بولا جس پر مشی کی تیوری پر بل نمودار ہوئے

"او مسٹر اپنی حد میں رہو، میں تمہارے مالک کی چھوٹی بہن یو نہ کہ تمہاری۔۔۔ نہیں ہی تمہاری عزت ہوں جو تم اتنے جذباتی ہو کر ڈرامے بازی کرر ہے ہو۔۔۔ آئندہ اگر میرے سامنے اس قسم کے ڈائیلاگز بولے تو اچھی طرح بتاؤں گی پھر میں تمہیں"

مشی دلاور سے بولتی ہوئی مال سے باہر جانے لگی جبکہ دلاور شرمندگی سے سرخ چہرہ لئے سے باہر جاتی مشی کی پشت کو دیکھتا رہ گیا

******

"عزیر تم ایک ڈاکٹر کے علاوہ میرے اچھے دوست بھی ہو، اِس لیے جو کچھ میری رپورٹس میں آیا ہے مجھ سے کچھ چھپانے کی ضرورت نہیں ہے پلیز مجھے بالکل سچ سچ بتاؤ سب"

فہیم عزیر کو لیونگ روم کی بجائے اپنے کمرے میں لاتا ہوا اُس سے پوچھنے لگا۔۔۔ فہیم نے عزیر کی آمد پر اور اُس کے اترے ہوئے چہرے کو دیکھتے ہی بات کا اندازہ لگالیا تھا کہ معاملہ کچھ پیچیدہ نوعیت کا ہے

"فہیم اب کینسر کا علاج مشکل نہیں ہے بس تمہیں حوصلے سے کام لینا ہے ڈاکٹر مین میتھیوز لنگس کینسر کے معنی ہوئے ڈاکٹر ہیں میں نے انہیں تمہاری تمام رپورٹس ای میل کی ہیں"

عزیر جتنے مایوس انداز میں اُس کو حوصلہ دے رہا تھا فہیم اُس کی شکل دیکھتا ہوا بڑی سے مسکرا سکا

"(lungs cancer)"

فہیم آئستہ آواز میں بڑبڑایا تو عزیر خاموشی سے اُس کا چہرہ دیکھنے لگا

"کتنا وقت بچا ہے میرے پاس"

فہیم نے خود ہی خاموشی کو توڑتے ہوئے عزیر سے اگلا سوال پوچھا

"تم ابھی سے مایوس ہو رہے ہو۔۔۔ تمہیں اِس وقت حالات کا مقابلہ ڈٹ کر۔۔۔

عزیر فہیم کو حوصلہ دیتا ہوا بولا تو فہیم نے اُس کی بات کاٹی

"میں نے ہمیشہ حالات کا ڈٹ کر مقابلہ کیا ہے، اپنی بیوی کے جانے کے بعد بھی اور ہانیہ کی اکیلے پرورش کرتے وقت بھی۔۔۔ اگر تم یہ سمجھ رہے ہو کہ میں اپنی بیماری کو لے کر ڈر رہا ہو اس لیے تم سے اپنے پاس بچے وقت کا پوچھ رہا ہوں تو ایسا نہیں ہے میرے دوست۔۔۔ مجھے فکر ہے تو صرف اپنی اولاد کی، تم جانتے ہو عزیر ہانیہ میری اکلوتی بیٹی ہے میرے علاوہ اُس کا دنیا میں اور کوئی اپنا موجود نہیں ہے اپنے جانے سے پہلے میں اُس کو محفوظ ہاتھوں میں سونپنا چاہتا ہوں"

اپنی بیماری کا سنتے ہی فہیم کو ہانیہ کے مستقبل کی فکر ہونے لگی تبھی ایک مرتبہ پھر وہ عزیز سے اپنے پاس بچے وقت کے بارے میں پوچھنے لگا

"تین سے چار مہینے"

عزیر آہستہ آواز میں بولا ایک بار فہیم پھر پریشان ہوا اور خاموش ہو گیا عزیر نے آگے بڑھ کر فہیم کا شانہ تھپتھپایا اور فہیم کو حوصلہ دینا چاہا جس پر وہ اداسی سے مسکراتا ہوا عزیر کو دیکھنے لگا

"ہانیہ کے لیے یہ بہتر نہیں ہے کہ تم ہانیہ کی خاطر ایک مرتبہ دوبارہ بھابی سے رابطہ کرو"

عزیر کے مشورے پر فہیم نے سر جھٹکا

"وہ عورت اپنی دنیا میں مگن اور خوش ہے عزیر اُسے میری اولاد سے کبھی بھی دلی لگاؤ نہیں رہا۔۔۔نہ تو اُس کی پیدائش کے وقت نہ اُس کے بچپن میں تو اب کیا ہو گا۔۔۔میں کچھ بہتر ہی سوچوں گا ہانیہ کے لئے فی الحال یہ بات تم ہانیہ کو معلوم نہیں ہونے دینا"



فہیم آخری بات رازدارانہ انداز میں عزیر سے بولا

"آخر ایسی بات کون سی ہے جو ہانیہ سے چھپائی جا رہی ہے"

ہانیہ فہیم کے کمرے میں آتی اُس سے پوچھنے لگی۔۔۔ہانیہ کے انداز سے معلوم ہو چکا تھا کہ وہ ان دونوں کی پوری بات نہیں سن پائی تھی

"ایک تو یہ لڑکی بھی ناں بچپن سے ہی دبے پاؤں بلیوں کی طرح کمرے میں آتی ہے اچھا خاصے سرپرائز برتھ ڈے کا ستیاناس ہو گیا"

فہیم اپنے چہرے کے تاثرات پر خفگی لا کر جلدی سے بات بناتا ہوا بولا جس پر ہانیہ اور عزیر دونوں ہی ہنس دیئے بلکہ عزیر دل ہی دل میں اپنے دوست کے حوصلے کو سلام کرنے لگا موت کی خبر سننے کے باوجود وہ اپنی اولاد کی خاطر مسکرا رہا تھا۔۔۔ کچھ سوچ کر عزیر جلدی سے بولا

"اب جب ہانیہ کا برتھ ڈے سرپرائز نہیں رہا تو ہانیہ کو اُس کے ملنے والے گفٹ کے بارے میں بھی بتا دو فہیم یار۔۔۔ سن لو بھئی میرے دوست نے آپ کے لیے ایک اچھا سا لڑکا تلاش کیا جسے یہ آپ سے آپ کی برتھ ڈے والے دن ملوایا جائے گا، جو مستقبل میں آپ کا دلہا کہلائے گا"

عزیر کے اچانک بولنے پر ہانیہ اور فہیم دونوں حیرت زدہ ہوئے مگر فہیم جلدی سے اپنے تاثرات چھپاتا ہوا مسکرانے لگا جبکہ ہانیہ حیرت سے فہیم اور عزیر کو دیکھنے لگی

"بس ہو گئی آپ کی برداشت ختم۔۔۔اتنا ہی برداشت کر سکتے تھے آپ مجھے۔۔۔ میں پہلے ہی بتا رہی ہوں بابا میں آپ کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤ گی، نہیں کرنی ہے مجھے کسی سے شادی"

ہانیہ ایک دم سیریس ہو کر بولی اس نے شادی کے نام پر فہیم کے کندھے پر سر رکھ کر رونا شروع کر دیا جس پر فہیم پریشان ہو کر عزیر کو دیکھنے لگا

"ارے کمزور دل کی لڑکی، میں تو آپ کو بڑا بہادر سمجھتا تھا کون سا آپ کی شادی ابھی کر رہے ہیں آپ کے بابا، جو آپ یوں رونے دھونے بیٹھ گئی ہیں بھئی میں جانتا ہوں آپ کے اصل ہیرو تو آپ کے بابا ہیں اِس لیے میں نے ان کو مشورا دیا ہے کہ آپ کے ہونے والے دولہے کو آپ کے بابا اسی گھر میں داماد بنا کر یہی رکھ لیں"

عزیر ہانیہ کو بہلاتا ہوا بولا جواب فہیم کے کندھے سے سر اٹھا کر آنسو صاف کر رہی تھی

"ہیرو نہیں سپر ہیرو ہیں میرے لیے میرے بابا، آپ دونوں بس شادی کی باتیں مت کریں میرے سامنے ورنہ میرا دل اداس ہونے لگے گا"

ہانیہ کے بولنے پر عزیر اور فہیم دونوں مسکرا دیئے

*****

"آؤ سیٹھ اکبر کیسے آنا ہوا تمہارا میرے آفس میں۔۔۔ ارے میں تو بھول ہی گیا جوئے میں اپنا سب کچھ ہارنے کے بعد اب تم سیٹھ کہاں رہے ہو سنا ہے دیوالیہ نکل گیا ہے تمہارا۔۔۔ خیر کہو کیسے آنا ہوا"

شیر دل جو اپنے آفس میں بیٹھا ہوا تھا سیٹھ اکبر خان کی آمد پر اس سے بولا شیر دل کی پشت پر کھڑے دلاور نے ایک نظر شکستہ حال سیٹھ اکبر پر ڈالی جس کی کل تک گردن کی اکڑ ہی ختم ہی نہیں ہوتی تھی

"میں تم سے اسی سلسلے میں بات کرنے آیا ہوں بلکہ یہ سمجھ لو مہلت مانگنے آیا ہوں۔۔۔ تم سے لی ہوئی رقم مجھے واپس لوٹانے میں تھوڑا وقت لگے گا۔۔۔ مجھے 6 ماہ کا وقت چاہیے شیر دل"

سیٹھ اکبر خان نے بغیر کوئی تمہید باندھے سیدھے شیر دل سے کام کی بات کر ڈالی وہ بہت پُر اُمید ہو کر شیر دل کے پاس اُس کے آفس آیا تھا جبکہ وہ جانتا شیر دل جیسے آدمی سے اچھے کی امید رکھنا بھی بے وقوفی ہی تھی لیکن وہ بہت بے بس اور مجبور ہو چکا تھا

"دو کروڑ کی رقم کو تم نے کافی ہلکا لے لیا ہے اکبر خان اگر میں بھی تم جیسوں کو مہلت دیتا رہو تو یوں ہی خود کسی دوسرے کے سامنے مجبور اور بے بس بیٹھا چند ماہ کی مہلت مانگتا رہوں گا۔۔۔ مجھے میری رقم واپس چاہیے وہ بھی دو دن کے اندر، میں تمہیں مزید وقت نہیں دے سکتا ہوں تم یہاں سے جا سکتے ہو"

شیر دل سامنے بیٹھے شخص سے دو ٹوک لہجے میں بولا کیونکہ وہ جانتا تھا یہ مسکین دکھنے والا آدمی اندر سے بہت مکار تھا

"شیر دل خدارا میری مجبوری کو سمجھنے کی کوشش کرو، تم سے تو کچھ بھی نہیں چھپا ہوا میں جوئے یہ سب کچھ ہار چکا ہوں اب اپنا گھر بیچنے کی دیر ہے۔۔۔ میرے پاس ایسی کوئی قیمتی شے نہیں جو میں تمہارے پاس گروی رکھوا سکو، تم اگر مجھے چند ماہ کی مہلت دے دیتے ہو تو میں وعدہ کرتا ہوں تمہاری ایک ایک پائی تمہیں واپس لوٹا دوں گا"

سیٹھ اکبر خان شیر دل کی اِس طرح منت سماجت کر رہا تھا جیسے اب اگر شیر دل نہیں مانا تو وہ شاید اُس کے پاؤں پکڑ کر رونے لگ جاتا دلاور خاموش کھڑا اُس بے بس اور لاچار انسان کو دیکھنے لگا جو کل تک اپنے آپ کو کسی فرعون سے کم نہیں سمجھتا تھا

"اکبر خان تم کچھ بھول رہے ہو تم نے کہا تمہارے پاس کوئی قیمتی چیز نہیں بچی جو تم میرے پاس گروی رکھوا سکو، جبکہ تمہاری ایک عدد جوان بیٹی بھی ہے اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا قرضہ ادا ہو جائے تو ہم اس کے متعلق ڈیل کر سکتے ہیں"

شیر دل کرسی پر جھولتا ہوا اسے کچھ یاد دلاتا ہوا بولا سیٹھ اکبر شیر دل کی بات سن کر سناٹے میں آگیا جبکہ دلاور اپنے مالک کو دیکھنے لگا

"میں سمجھ گیا شیر دل تم ابھی بھی خواہش مند ہو میری بیٹی ردا سے شادی کرنے کے لیے۔۔۔ تم سے رشتہ داری کرنا میرے لیے باعثِ فخر ہے تم بالکل فکر نہیں کرو میں تمہارے لیے اب کی بار ردا کو راضی کر لوں گا"

سیٹھ اکبر خان شیر دل کی بات کا مفہوم سمجھ کر خوش ہو گیا اُس کی تو قسمت ہی کھل جاتی اگر شیر دل اُس کا داماد بن جاتا

"یہ بیوقوفوں کی نشانی ہوتی ہے اکبر خان جو بات کا مطلب اپنے مفاد کے لئے نکال کر خود ہی خوش ہو جاتے ہیں۔۔۔ میں تمہاری بیٹی سے شادی نہیں کرنا چاہتا نہ ہی تین ماہ پہلے میری ایسی کوئی خواہش تھی۔۔۔میری ماں میری مرضی بغیر جانے، بغیر میری اجازت کے تمہارے گھر تمہاری بیٹی کا رشتہ لے کر گئی تھی۔۔۔اور جو لڑکی مجھے رشتے سے انکار کر چکی ہو اُس کو میں اپنی عزت بنا کر اپنی زندگی میں شامل کرلوں گا شاید دیوانہ سمجھ لیا ہے تم نے مجھے"

شیر دل کرسی پر جھولنے کے ساتھ ہنستا ہوا سیٹھ اکبر خان سے بولا

"تو پھر تم کہنا کیا چاہتے ہو کس ڈیل کی بات کر رہے ہو تم"

تھوڑی دیر پہلے چھائی سیٹھ اکبر خان کے چہرے پر خوشی غائب ہو چکی تھی وہ سنجیدہ لہجے میں شیر دل سے پوچھنے لگا

"تمہارا قرضہ آدھا ہو سکتا ہے مطلب اگر تم دو کروڑ کی بجائے چھ ماہ بعد مجھے ایک کروڑ کی رقم دو گے لیکن اس کے بدلے میں تمہیں ایک رات کے لیے اپنی بیٹی کو میرے حوالے کرنا ہو گا"

شیر دل نے جتنے تحمل سے کرسی پر جھولتے ہوئے سیٹھ اکبر خان سے یہ بات بولی تھی سیٹھ اکبر خان اتنے جلال کے ساتھ چیختا ہوا کرسی سے اٹھ کر شیر دل کی طرف بڑھا مگر اُس سے پہلے دلاور اکبر خان کے سامنے دیوار بن کر کھڑا ہو گیا

"میرے آفس میں کھڑے ہو کر چلانے کی ضرورت نہیں ہے اکبر خان ورنہ تمہیں یہاں سے دھکے دے کر باہر نکال دیا جائے گا یہ آفر اسپیشلی صرف تمہارے لئے ہے اگر تمہاری جگہ کوئی غیرت مند باپ میرے در پر کھڑا ہوتا تو میں اُس سے یہ بات کبھی بھی نہیں بولتا، میں آدمی کو دیکھ کر جان جاتا ہوں کہ وہ کتنے پانی میں ہے۔۔۔ اپنی بیوی کی دلالی کرنے والا انسان اپنی بیٹی کی بھی دلالی آسانی سے کر سکتا ہے۔۔۔ جاؤ جا کر اپنی بیٹی کو تیار کرو کہ وہ میرے ساتھ ایک رات گزارے نہیں تو دو دن بعد میری رقم مجھے واپس لوٹا دو"

شیر دل دوٹوک لہجے میں بولا تو سیٹھ اکبر کے چہرے پر ایک رنگ آیا اور دوسرا جانے لگا تھوڑی دیر بعد وہ کچھ بولنے کے قابل ہوا

"کہاں بھیجنا ہے ردا کو، میرا مطلب تمہارے گھر یا پھر کسی ہوٹل"

سیٹھ اکبر خان نے پوچھتے ہوئے شیر دل سے نظریں نہیں ملائی تھی صرف دلاور شیر دل کو دیکھنے لگا جس کے چہرے پر زہریلی مسکراہٹ رقصاں تھی

"میرا آدمی تمہاری بیٹی کو ہفتے کی رات آکر تمہارے گھر سے لے جائے گا اور صبح واپس تمہارے گھر چھوڑ جائے گا۔۔۔اب تم یہاں سے جاسکتے ہو میرا کافی قیمتی وقت ضائع ہو چکا ہے"

شیر دل کھرے لہجے میں بولا تو سیٹھ اکبر خان اُس سے نظریں ملائے بغیر اُس کے کمرے سے جانے لگا شاید نظریں تو اب وہ اُس سے کبھی زندگی میں نہیں ملا پاتا جس کے ہاتھوں اُس نے اپنی بیٹی کا آج سودا کیا تھا

"جاتے جاتے ایک بات اچھی طرح جان جاؤ اکبر خان شیر دل اتنا بے خبر نہیں ہے جتنا تم نے اُس کو سمجھ لیا ہے اگلی بار اگر مجھ پر کسی سے قاتلانہ حملہ کروانا ہو تو آدمی وفادار ڈھونڈنا"

شیر دل کی بات سن کر سیٹھ اکبر خان رکا نہیں وہاں سے چلا گیا

"اتنے سالوں میں آج پہلی بار دیکھ رہا ہوں مالک آپ کو کسی مجبور انسان کی مجبوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے گستاخی معاف"

سیٹھ اکبر خان کے کمرے سے جانے کے بعد جب شیر دل پیکٹ سے سگریٹ نکالنے لگا تو دلاور لائیٹر کی مدد سے اُس کی سگریٹ جلاتا ہوا بولا

"دلاور اگر اکبر خان مجبور انسان ہوگا تو ہو میرے پاس اپنی بیٹی کو بھیجنے کی بجائے خود کشی کرنا پسند کرے گا مگر میں جانتا ہوں وہ ایک بزدل انسان ہے اور دوسرا یہ کہ شیر دل نہ تو اپنی انسلٹ کرنے والے کو معاف کرتا ہے نہ ہی اپنے دشمن کو۔۔۔اُس نے مجھے مروانے کی کوشش جس کا ہرجانہ تو بھرنا پڑے گا اسے"

شیر دل دلاور سے بولتا ہوا سگریٹ پینے لگا جبکہ دلاور اُس کی بات سن کر خاموش ہو گیا

*****

مشی آرام میں بیڈ پر اوندھے منہ لیٹی ہوئی کتاب پڑھ رہی تھی تب اس کے کمرے کے بند دروازے پر دستک ہوئی

"اندر آجاؤ"

یونہی لیٹی ہوئی مشی نے آواز لگائی تو کمرے کا دروازہ کھلا۔۔۔ کمرے کے اندر داخل ہوتا دلاور مشی کو بے تکلفی سے اوندھے منہ لیٹا ہوا دیکھ کر وہی رک گیا

"کیا سیل ختم ہوگئے ہیں تمھارے جو کمرے کے اندر آتے آتے رک گئے، اب شکل کیا دیکھ رہے ہو میری کمرے میں بھی آچکو"

مشی دلاور کو دیکھکر بے ذار سے لہجے میں بولی تو دلاور کمرے میں چلا آیا

"بیگم صاحبہ بول رہی تھی آپ نے مجھے اپنے کمرے میں آنے کا کہا تھا"

دلاور مشی کو دوبارہ کتاب پڑھتے دیکھ کر گلا کھنگارتا ہوا بولا تو مشی نے سر اٹھا کر اُس کو دیکھا جو اُس کی بجائے دیوار کو دیکھ رہا تھا

"کیا نظر آرہا ہے تمہیں اِس خالی دیوار میں"

مشی کتاب بند کر کے اٹھ کر بیٹھتی ہوئی دلاور کے انداز پر چڑ کر اُس سے پوچھنے لگی

"آپ کی طرف اِس طرح کیسے دیکھ سکتا ہوں میں"

دلاور نے اپنی نظریں جھکا کر مشی کو اُس کے حلیے کا احساس دلانا چاہا تو مشی کی نظریں اپنے دوپٹے پر پڑی جو اِس وقت اُس کے تن پر نہیں بلکہ صوفے پر پڑا ہوا تھا

"تو تم انتظار کر رہے ہو میرے بولنے کا مجھے دوپٹہ اٹھا کر دو"

مشی دلاور کو ڈانتتی ہوئی بولی چارو ناچار وہ صوفے پر پڑا ہوا دوپٹہ اٹھا کر اُسے تھما چکا تھا

جب مشی دوپٹہ اوڑھ رہی تھی تب دلاور کی ایک گستاخ نظر اُس کے حسین سراپے پر پڑی دلاور نے جلدی سے اپنی نظروں کا زاویہ دوسری سمت کر لیا جب بھی وہ اِس لڑکی کے دمکتے ہوئے روپ کو دیکھتا تب اسے کچھ گڑبڑ ہونے کا احساس ہوتا ہے وہ فوراً اپنی نظریں دوسری سمت کر لیتا

"یہ پینٹنگ دیکھ رہے ہو، تمہیں یہ پینٹنگ اِسی خالی دیوار پر لگانی ہے مگر ابھی نہیں کل جب میں کالج جاؤ تب"

مشی ٹیبل پر رکھی ہوئی پینٹنگ کی طرف اشارہ کرتی ہوئی بولی تاکہ اُسے بلانے کا مقصد واضح ہو جائے

"ٹھیک ہے کل آپ کا یہ کام ہو جائے گا"

دلاور مشی سے بولتا ہوا اُس کے کمرے سے جانے لگا

"رکو ابھی میں نے تمہیں جانے کا حکم تھوڑی دیا ہے"

مشی دلاور کو جاتا ہوا دیکھ کر ایک دم بولی تو دلاور اپنے قدم روک کر مشی کو دیکھنے لگا۔۔۔ مشی بیڈ سے اٹھ کر چلتی ہوئی سامنے صوفے پر آکر بیٹھی

"یہاں آؤ اور میرے پاؤں سے یہ اینکلٹ اتارو"

مشی کے اِس انوکھے کام کے بولنے پر وہ ایک دم بوکھلایا اور ہونق بنا اُس کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا

"جی میں اتاروں آپ کے پاؤں سے یہ پائل"

دلاور مشی کو دیکھ کر کنفرم کرتا اس سے پوچھنے لگا کہ مشی نے یہ کال اُسی سے کہا ہے

"جی سائیں آپ سے یہ کام بولا ہے یہاں آپ کو اپنے علاوہ اور کوئی دوسرا بندہ نظر آرہا ہے"

مشی دلاور کے انداز پر میٹھا سا طنز کرتی ہوئی دلاور سے پوچھنے لگی تو دلاور چلتا ہوا مشی کے پاس آیا اور نیچے مشی کے قدموں کی طرف جھک کر اُس کے سفید کبوتر جیسے پاؤں سے پائل اتارنے لگا

"شاید اِس کا لاک خراب ہے سرا مل نہیں رہا مجھے"

دلاور اُس کے سفید پاؤں سے اپنی توجہ پائل کی طرف مرکوز کرتا ہوا مشی کو بتانے لگا

"تبھی تو تم سے بولا ہے بدھو ورنہ یہ کام میں خود نہ کر لیتی مگر تم بھی بیچ میں سائیں نکلے چلو اب بھاگو یہاں سے"

مشی بدمزاہ سی ہو کر اپنے پاؤں پیچھے کرتی دلاور سے بولی

"مالک مجھے ہر فن مولا ایسے ہی کہتے آپ دکھایئے اپنا پاؤں کھل جائے گا یہ لاک"

مشی کے اِس طرح بولنے پر دلاور نے اس کا پاؤں پکڑنے کی جسارت کرتے ہوئے اپنے گھٹنے پر رکھا تو مشی صوفے سے نیچے بیٹھے دلاور کو دیکھنے لگی وہ کسی گھر کے ملازم کو یوں خود سے فری ہونے یا اپنے پاؤں کو چھونے کی اجازت نہیں دیتی مگر اُس کے سامنے بیٹھا یہ مرد انتہا کا کوئی شریف تھا جو مشکل سے کبھی اس کی طرف نظریں اٹھالیتا

"تمہاری گرل فرینڈ کا نام کیا ہے"

مشی کچھ سوچتی ہوئی دلاور سے پوچھنے لگی دلاور نے چونک کر اپنی نظریں اٹھاتے ہوئے مشی کو دیکھا جو اُسی کو دیکھ رہی تھی

"نہیں بی بی جی میں ایسے شوق نہیں رکھتا"

دلاور مشی سے بولتا ہوا دوبارہ پائل کی طرف متوجہ ہوا تو مشی جھٹ سے بولی

"لو جی، راشدہ کے تو ایک چھوڑ دو دو بوائے فرینڈز ہیں ایک سے اپنے موبائل پر ایزی لوڈ کرواتی ہے اور پیکج کرنے کے بعد دوسرے سے ساری رات باتیں کرتی ہے، خود بتا رہی تھی مجھے۔۔۔اور ایک تم ہو اتنے بڑے گھوڑے ہو کر ایک گرل فرینڈ نہیں بنا سکے"

مشی کی بات پر دلاور کے ہونٹوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی جسے وہ سنجیدگی میں ڈھالتا ہوا بولا

"اوپر والا راشدہ کے دونوں بوائے فرینڈز کو عقل اور راشدہ کو ہدایت دے اور اِس سے زیادہ کیا کہا جا سکتا ہے اِس بارے میں"

دلاور کے بولنے پر مشی افسوس کرتی اس سے بولی

"تم تو ایسا ہی بولو گے تمہارے پاس خود جو گرل فرینڈ نہیں ہے خیر اِس میں تمہاری بھی کیا غلطی، بھائی تمہاری جان ہی نہیں چھوڑتے ہر جگہ اپنے ساتھ چپکائے رکھتے ہیں معلوم نہیں شادی کے بعد تمہاری بیوی کا کیا ہو گا"

مشی کی بات پر وہ چاہ کر بھی مسکراہٹ نہیں چھپا سکا

"یہ لیں مشی بی بی لاک کھل گیا، میں اب جاؤ"

دلاور اُس کی بات پر اپنی رائے دینے کی بجائے کمرے سے جانے کی اجازت مانگنے لگا

"مجھے بعد میں احساس ہوا اُس دن تم نے ان دونوں لڑکوں کو صحیح دھلائی کی تھی۔۔۔ میں نے تم پر غُصّہ کر کے غلط کیا۔۔۔ مجھے اُس دن تم پر غصّہ نہیں کرنا چاہیے تھا"

مشی کے بولنے پر دلاور کی نظریں مشی کے چہرے پر ٹھہر گئیں وہ مشی کو دیکھ کر بناء کچھ بولے خاموشی سے اس کے کمرے سے چلا گیا

*****

"کیا ہوا بیچ رستے میں گاڑی کیوں روک دی"

رات کے پہر ہانیہ اپنی سہیلی کی شادی کے فنگشن سے واپس گھر آرہی تھی تو اچانک راستے میں گاڑی روکنے پر ڈرائیور سے پوچھنے لگی

"لگتا ہے میڈم انجن میں خرابی ہو گئی ہے آس پاس تو کچھ نظر نہیں آرہا آپ گاڑی کے دروازے اچھی طرح لاک کر لیں یہاں تھوڑی دور فاصلے پر شاپ ہے، میں بس جلدی سے کسی لڑکے کو لے کر واپس آتا ہوں"

ڈرائیور ہانیہ کو ہدایت دیتا ہوا وہاں سے چلا گیا کیونکہ رات کافی ہو چکی تھی اور راستہ بھی خاصا ویران تھا

ڈرائیور کے جانے کے تھوڑی دیر بعد ہی ہانیہ کے موبائل پر فہیم کی کال آنے لگی

"جی بابا تھوڑی دیر میں پہنچ جاؤ گی۔۔۔ گاڑی اچانک خراب ہو گئی ہے جس کی وجہ سے تھوڑا ٹائم لگے گا۔۔۔ ہیلو،، ہیلو میری آواز آرہی ہے آپ کو"

اُسے فہیم کی صحیح سے آواز نہیں آرہی تھی تبھی اُسے گاڑی سے باہر نکلنا پڑا کیونکہ فہیم ہانیہ کے اتنی دیر تک گھر نہ آنے کی وجہ سے فکر مند ہو چکا تھا فہیم سے بات کر کے وہ واپس گاڑی میں بیٹھ رہی تھی تبھی اچانک ایک بائیک اُس کے بے حد قریب آ کر رکی

"اندر گاڑی میں کہاں جارہی ہو، پہلے اپنا موبائل اور یہ جیولری اتار کر ہمارے حوالے کرو"

بائیک پر موجود دونوں لڑکے بائیک سے اتر کر ہانیہ سے بولے

ان میں سے ایک لڑکے نے ہانیہ کا راستہ روکا ہوا تھا دوسرے لڑکے نے اُس کے ہاتھ میں موجود موبائل چھین لیا۔۔۔ اُن دونوں کے پاس کوئی ہتھیار موجود نہیں تھا لیکن ہانیہ ڈر کے مارے اپنے کانوں میں

موجود ڈائمنڈ کی ائیر رنگ اتارنے لگی کیو کہ سڑک پر پوری طرح سناٹا تھا وہ دونوں لڑکے ہی عجیب نظروں سے ایک دوسرے کو اشارہ کرتے ہوئے ہانیہ کے روپ کو دیکھنے لگے

"کہاں جارہی تھی اتنی رات کو جانِ من تھوڑا سا ٹائم ہم دونوں کو بھی دے دو، بے شک پیمنٹ ہم دونوں سے الگ الگ لے لینا"

ہانیہ سے جیولری لینے کے بعد ان میں سے ایک لڑکا ہانیہ کا گال اپنے ہاتھ سے چھوتا ہوا بولا جسے ہانیہ نے خوف کے باوجود زور سے دور جھٹکا

"خبردار اپنا گندہ ہاتھ مت لگاؤ مجھے، جو تمہیں چاہیے تھا وہ مل چکا ہے جاؤ یہاں سے"

ڈر کے باوجود وہ اپنا لہجہ مضبوط کرتی ہوئی بولی تو وہ دونوں مکروہ ہنسی ہنسنے لگے

"اب صرف ہاتھ لگانے پر تھوڑی گزارہ کریں گے ہم۔۔۔ صرف موبائل اور ان کانوں کے جھمکو سے کیا ہوتا ہے، ابھی تو اور بھی کچھ تم سے لینا ہے۔۔۔

پکڑ کر گاڑی میں ڈال اِسے"

ان میں سے ایک لڑکا کمینگی سے بولتا ہوا آخری جملہ اپنے ساتھی سے بولا وہ ہانیہ کے فرار ہونے سے پہلے ہانیہ کو پکڑ چکا تھا

"چھوڑو مجھے۔۔۔ نہیں، پلیز چھوڑو مجھے"

ہانیہ اُس سے اپنا آپ چھڑاتی ہوئی چیخنے کے ساتھ رونے لگی کیونکہ وہ لڑکا اِس کو کھینچتا ہوا گاڑی کی پچھلی سیٹ پر لے جا رہا تھا جبکہ دوسرا لڑکا ہانیہ کے خوف سے چیخنے پر زور سے ہنس رہا تھا

اتنے میں دور سے پر اڈو آتی دکھائی دی جس پر ہانیہ کے ساتھ وہ دونوں لڑکے بھی چوکنا ہوئے

"جلدی سے ڈال اِسے گاڑی میں"

پہلا لڑکا گھبرا کر اپنے ساتھی سے بولا دوسرا لڑکا بھی سامنے سے آتی پراڈو کو دیکھ کر بوکھلا چکا تھا۔۔۔ جس کی وجہ سے اُس کی ہانیہ پر اس کی گرفت ڈھیلی ہوئی۔۔۔ہانیہ اس موقع کا فائدہ اٹھاتی ہوئی اُس لڑکے کے چنگل سے نکل کر اُس گاڑی کی طرف بھاگی

گاڑی میں موجود شیر دل ہانیہ کو اپنی سمت آتا دیکھ کر گاڑی کو بریک لگا چکا تھا۔۔وہ پہلی نظر میں دور سے ہی ہانیہ کو پہچان چکا تھا یہ وہی لڑکی تھی جس نے بھرے مجمعے کے سامنے اُس کے منہ پر طمانچہ مارا تھا۔۔ لیکن اِس وقت وہ شدید گھبرائی ہوئی لگ رہی تھی اور رو رہی تھی، بغیر دوپٹے کے اُس کی گاڑی کے پاس کھڑی۔۔۔ شیر دل کی نظریں اُن دونوں لڑکوں پر پڑی جو ہانیہ کی طرف بڑھ رہے تھے۔۔ شیر دل بھی تیزی سے اپنی گاڑی سے باہر نکلا وہ پورا سین خود سمجھ چکا تھا

"اس لڑکی کو ہاتھ لگانے سے پہلے میں تم دونوں کو آگاہ کر دیتا ہوں اگر تم دونوں میں سے کسی نے بھی اِس لڑکی کو چھونے کی کوشش کی تو میں تم دونوں کے ساتھ وہ کروں گا جس کو سوچ کر تم دونوں بہت دنوں تک پچھتاؤ گے"

ہانیہ کی مدد طلب نظروں کو اپنی طرف اٹھتا دیکھ کر شیر دل نے ان دونوں لڑکوں کو وارننگ دی

"ہم دو ہیں اور تم ایک۔۔۔اُس لیے لڑکی کو دیکھ کر زیادہ ڈائیلاک مارنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ یہ ہمارا شکار ہے تم چلتے بنو یہاں سے"

اُن میں سے ایک لڑکا دلیری سے بولتا ہوا شیر دل کے قریب آیا اور جان بوجھ کر اُس نے شیر دل کے سامنے ہانیہ کا ہاتھ پکڑنا چاہا مگر اُس سے پہلے شیر دل نے اُس لڑکے کا ہاتھ اپنی گرفت میں لے کر اُس لڑکے کا رخُ اپنی جانب کرتے ہوئے اس کے منہ پر زوردار مکا جڑ دیا

جسے دیکھ کر دوسرا لڑکا بھی شیر دل کی جانب اُس کو مارنے کے لیے بڑھا، ہانیہ گھبرا کر پیچھے ہوئی اُس کی نظریں دور سے آتے اپنے ڈرائیور پر پڑی وہ روتی ہوئی وہاں سے بھاگی

"پلیز جلدی سے گھر چلو، مجھے بابا کے پاس جانا ہے"

ڈرائیور کو پریشان سا اپنی جانب آتا دیکھ کر وہ روتی ہوئی بولی۔۔۔ ڈرائیور خود بھی صورتحال سمجھتا ہوا ہانیہ کو وہاں سے جلد لے کر نکل گیا

جب تک شیر دل اُن دونوں لڑکوں کا کچومر نکال کر انہیں ادھ موا کر چکا تھا تب تک ہانیہ وہاں سے جا چکی تھی مگر اُس کا آسمانی رنگ کا دوپٹہ وہی سڑک پر پڑا رہ گیا جسے شیر دل اٹھا کر ضبط سے دانت پیستا رہ گیا

"تمہیں جلد یا پھر دیر سے ہی سہی مگر ڈھونڈ نکالوں گا"

شیر دل ہاتھ میں پکڑے دوپٹے کو دیکھتا ہوا بولا اُس دوپٹے کی مہک اپنے اندر اتارتا وہ ہانیہ کا دوپٹہ لے کر اپنی گاڑی کی جانب بڑھا

*****

جو واقعہ اُس کے ساتھ پیش آیا تھا واپس گھر آنے کے بعد اُس کا دل خوف سے کانپ رہا تھا آج اگر وہ شخص یوں اچانک اپنی گاڑی روک کر اُس کی مدد نہ کرتا تو نہ جانے وہ دونوں لڑکے اُس کا کیا حشر کرتے یہ سوچ کر ہانیہ نے خوف سے جھرجھری لی وہ اِس وقت اتنی زیادہ خوفزدہ ہوگئی تھی کہ اُس شخص کا شکریہ کہے بنا وہاں سے فرار ہوگئی ڈرائیور کو بھی اُس نے سختی سے تاکید کی تھی کہ اِس واقعے کے بارے میں اُس کے بابا کو معلوم نہ ہونے دے

کیونکہ ہانیہ نہیں چاہتی تھی فہیم کسی بھی طرح کی ٹینشن لے، ویسے بھی چند مہینوں سے وہ کافی زیادی ویک ہو چکا تھا

اُس ٹینشن اور خوف میں وہ اپنا دوپٹہ بھی اٹھانا بھول چکی تھی نہ جانے کب ڈرائیور نے اُس کا قیمتی سیل فون اٹھالیا تھا جو اب اُس کے پاس محفوظ تھا۔۔۔ہانیہ اپنے ذہن کو ریلیکس کرتی چینج کرنے چلی گئی، جب وہ واپس بیڈ پر لیٹی تو اُسے وہی شخص یاد آنے لگا

پہلی ملاقات میں جسے اُس نے تھپڑ مار دیا اور آج اُسی کی وجہ سے اُس کی عزت بچی تھی، ہانیہ کو اپنے پہلے غصّے میں کیے گئے عمل پر افسوس ہونے لگا

زندگی میں اگر دوبارہ کبھی ملاقات ہو گئی تو میں معافی مانگ لوں گی تم سے۔۔۔

ہانیہ نے دل میں شیر دل سے کہا بھلے وہ پہلی ملاقات میں اپنا اچھا تاثر قائم نہیں کرسکا تھا مگر دوسری ملاقات میں وہ ہانیہ کے اوپر اچھا آپریشن چھوڑ چکا تھا

***★*

"آپ اِس وقت یہاں میرے کمرے میں سب خیریت تو ہے"

رات کے پہر جب دلاور کو دروازے پر دستک سنائی دی تب اُس نے نیند میں گھڑی میں ٹائم دیکھتے ہوئے کمرے کا دروازہ کھولا۔۔۔

سامنے مشی کو دیکھ کر وہ حیرت زدہ ہو کر مشی سے پوچھنے لگا جو بناء کچھ بولے اُس کے کمرے کے اندر داخل ہوئی تو دلاور حیرت سے منہ کھولے مشی کی حرکت پر حیران ہو کر اُس کو دیکھنے لگا کیونکہ رات کے اس پہر گھر کے سبھی افراد سو چکے تھے

"میری شکل مت دیکھو دروازہ بند کرو ضروری بات کرنی ہے تم سے"

مشی دلاور کا حیرت سے کھلا ہوا منہ دیکھتی ہوئی اُس سے بولی

"آپ سیٹنگ روم میں چلیں میں وہاں آجاتا ہوں"

دلاور کو مشی کا یوں اپنے کمرے میں آنا مناسب نہیں لگا تھا اس لئے وہ مشی سے بولا۔۔۔

مشی اُس کو گھورتی ہوئی کمرے کے دروازے کی طرف بڑھی مگر وہ کمرے سے باہر نکلنے کی بجائے اُس کے کمرے کا دروازہ بند کر چکی تھی جس کے بعد دلاور کا دل چاہا وہ اپنا سر پیٹ لے۔۔۔

مشی چلتی ہوئی اُس کے پاس اگر ٹھہری تو دلاور نے احتراماً اپنی نگاہیں جھکالیں

"تم میری ہر بات کی نفی کرنا اپنا فرض کیوں سمجھتے ہو"

مشی دلاور کے جھکے ہوئے سر کو دیکھ کر پوچھنے لگی تو دلاور نے نظریں اٹھا کر مشی کو دیکھا لیکن وہ مشی کی سرخ آنکھیں دیکھ کر پریشان ہوا

"آپ۔۔۔ طبعیت ٹھیک ہے آپ کی"

دلاور مشی کا چہرہ دیکھتا ہوا پوچھنے لگا

"ٹینشن میں ہوں تم بتاؤ ٹینشن میں انسان کو کیا کرنا چاہیے"

مشی عجیب مضطرب سی حالت میں دلاور سے پوچھنے لگی تو دلاور اُس کے سوال پر بوکھلا سا گیا

"میں آپ کو کیا مشورہ دے سکتا ہوں میں تو اچھا بھلا سو رہا تھا۔۔۔یوں رات میں آپ یہاں کمرے میں چلی آئیں صحیح پوچھے تو آپ کو اِس وقت اپنے کمرے میں دیکھ کر میں ٹینشن میں آچکا ہوں"

دلاور سیدھے سادے انداز میں مشی کو حقیقت بتاتا ہوا بولا تو مشی خاموشی سے اُسے دیکھنے لگی

"یعنی اِس وقت تم بھی ٹینشن میں ہو، کیا کرتے ہو دلاور جب تم ٹینشن میں ہوتے ہو"

مشی اُس سے پوچھنے لگی جیسے اِس سے زیادہ سنجیدہ ٹاپک اُس کے لئے کوئی دوسرا تھا ہی نہیں

"میں ٹینشن میں کیا کرتا ہوں، یہ میں آپ کو نہیں بتا سکتا پلیز برا نہ مانیں تو آپ اپنے کمرے میں چلی جائیں"

دلاور دوبارہ اپنا سر جھکاتا ہوا مشی سے بولا تو مشی کو اُس پر غُصہ آگیا

"میں تم سے اِس وقت اتنے سیریس ٹاپک پر بات کر رہی ہوں اور تم مجھے اپنے کمرے سے نکل جانے کے لئے کہہ رہے ہو۔۔ کیا چاہتے ہو تم بھائی سے کہہ کر کل ہی تمہیں اِس جاب سے فارغ کروادو"

مشی غصّے میں اُس کو جھڑکتی ہوئی بولی تو دلاور نے اپنا سر جھکالیا

"وہ تو مالک اِس وقت آپ کو میرے کمرے میں دیکھ کر خود ہی مجھے نوکری سے نکال دیں گے"

دلاور ذرا سی اپنی نظریں اٹھا کر مشی کو دیکھتا ہوا بولا مگر جب اُس نے مشی کو اپنی جانب دیکھتا پایا تو خود اپنی نظروں کا زاویہ بدل گیا

"جب تم ٹینشن میں ہوتے ہو تو تم ایسا کیا کام کرتے ہو دلاور جو تم مجھے بتانے سے گھبرا رہے ہو"

مشی دلاور کو شکی نظروں سے دیکھتی ہوئی ایک بار پھر اس سے پوچھنے لگی مشی کی بات سن کر دلاور مشی کے مشکوک انداز پر بوکھلا سا گیا

"مجھے نہیں معلوم مشی بی بی آپ کیا سمجھ رہی ہیں، میں ٹینشن میں کوئی ایسا کام نہیں کرتا جسے بتانے میں مجھے شرمندگی محسوس ہو۔۔۔میں ٹینشن میں گنگنا کر اپنے آپ کو ریلکس کرتا ہوں"

وہ مشی کو گھورتا ہوا واضع جواب دیتا بولا۔۔۔آج پہلی بار سامنے کھڑی چھوٹی سی لڑکی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اُس نے کوئی مکمل بات بولی تھی جو نہ جانے کیا سمجھ کر، کیوں اُس کو مشکوک نظروں سے دیکھ رہی تھی

"مطلب تم ٹینشن میں خود کو گنگنا کر ریلکس کرتے ہو ذرا گنگنا کر تو دکھاؤ مجھے"

مشی کی اگلی بات سن کر دلاور ہونق بنا اُس لڑکی کو دیکھنے لگا جو آدھی رات کو اُس کے کمرے میں آکر اُس سے گانا سننے کی فرمائش کر رہی تھی

"آپ مالک کی چھوٹی بہن ہیں بھلا میں آپ کے سامنے کیسے گنگنا سکتا ہوں"

دلاور دل ہی دل میں اُس وقت کو کوسنے لگا جب اُس نے اپنے کمرے کا دروازہ کھولا تھا اور یہ لڑکی اُس کے کمرے میں چلی آئی تھی

"دلاور اگر تم نے میرا حکم نہیں مانا تو تم سوچ بھی نہیں سکتے کہ میں غصّے میں تمہارے ساتھ کیا کر سکتی ہوں اپنا سر مت جھکاؤ، یہاں میری طرف دیکھو اور گانا گاؤ یہ میرا حکم ہے"

مشی ڈانٹنے کے ساتھ اسے حکم دیتی بولی تو دلاور مشی کا چہرہ دیکھنے لگا

کتنا حسین چہرہ، کتنی پیاری آنکھیں۔۔۔اتنی پیاری آنکھیں ہیں آنکھوں سے چھلکتا پیار۔۔۔

قدرت نے بنایا ہوگا فرصت سے تجھے میرے یار۔۔۔

جب دلاور نے اپنی پھٹی ہوئی آواز میں گانے کا بیڑا غرق کیا تو مشی نے بہت مشکل سے سنجیدہ شکل بنا کر اُمڈ آنے والا قہقہہ روکا مگر دلاور اُس کی اتنی سنجیدہ شکل دیکھ کر ایک دم وضاحت دیتا بولا

"سوری۔۔۔ آپ نے گانا گانے کا حکم دیا تھا تو گھبراہٹ میں آپ کو دیکھ کر کوئی دوسرا گانا ذہن میں نہیں آیا۔۔ یہی گانا دماغ میں آیا، آپ پلیز برا مت مانیے گا"

دلاور کے بولنے پر مشی نے ضبط کیا ہوا قہقہہ لگایا تو دلاور غور سے اُس کے کھلکھلا کر ہنستے ہوئے چہرے کو دیکھنے لگا۔۔۔ اتنا زیادہ ہنسنے سے اُس کا سفید رنگ سُرخ ہو چکا تھا اُس نے پہلی بار اِس لڑکی کے چہرے کو اتنے غور سے نظر بھر کر دیکھا تھا

"اوہ گاڈ دلاور تمہیں دیکھ کر کوئی امیجن نہیں کر سکتا تم اتنے بے سُرے بھی ہو سکتے ہو۔۔ اچھے خاصے گانے کا کیا ستیاناس مارا ہے تم نے"

مشی ابھی بھی ہستی ہوئی بولے جا رہی تھی دلاور اُس کی بات کا برا مانے بغیر مشی کو یونہی تکے جانے لگا

"قسم سے دلاور تم نے تو اپنی آواز میں گانا سنا کر میری ٹینشن ہی دور کر دی اب میں آرام سے سو سکوں گی"

مشی بولتی ہوئی اُس کے کمرے میں جانے لگی

"ویسے آپ کو ٹینشن کس بات کی تھی"

دلاور حیرت کرتا ہوا اس سے پوچھنے لگا آج سے پہلے اس نے مشی سے کبھی کوئی فالتو بات نہیں کی تھی نہ ہی مشی نے کبھی بلاوجہ میں اُس سے کوئی بات کی تھی

"کل کالج میں بیوٹی کونٹیس کا آڈیشن ہے اور مجھے نہیں لگ رہا تھا کہ میں اُس میں سلیکٹ ہو پاؤں گی اِس لیے تھوڑی ٹینس تھی"

مشی کا موڈ اِس وقت اچھا تھا وہ نارمل انداز میں دلاور کو بتانے لگی

"آپ اتنی چھوٹی سی بات کے لئے اتنا پریشان تھیں آپ کل ضرور سلیکٹ ہو گیں اور اس بیوٹی کونٹیس میں نمبر ون پوزیشن ہی لے گئیں میں شرطیہ بول سکتا ہوں اور ایسا ہی ہو گا آپ دیکھ لئے گا"

دلاور بے ساختہ ہی روانی میں بول گیا جس پر مشی ہستی ہوئی نفی میں سر ہلانے لگی



"تم بالکل ہی پاگل ہوں دلاور"

مشی دلاور کو بولتی ہوئی اس کے کمرے سے چلی گئی

*****

"آج یونیورسٹی میں کچھ الگ ہی گہما گہمی محسوس ہو رہی ہے"

آڈیٹوریم ہال میں اسپیشل اریجمنٹ دیکھ کر ہانیہ لائبہ سے کہنے لگی وہ دونوں تھوڑی دیر پہلے کلاسس سے لے کر چہل قدمی کرتی ہوئی یونیورسٹی کے گیٹ کی طرف جارہی تھیں

"حفظہ بتارہی تھی ڈین کے کچھ اسپیشل گیسٹ آرہے ہیں شاید ان کی وجہ سے یہ انتظامات نظر آرہے ہیں"

لائبہ اپنے ساتھ چلتی ہوئی ہانیہ سے بولی مگر ہانیہ کی نظر سامنے سے آتی ہوئی پراڈو پر تھی جسے دیکھ کر اُس کے قدم خود بخود رک گئے۔۔۔ ہانیہ کو رکتا ہوا دیکھ کر لائبہ بھی رک گئی اور اس پراڈو میں سے نکلنے والی شخص کو دیکھنے لگی جو اُن کی طرف متوجہ نہیں تھا بلکہ اپنے ساتھ موجود دوسرے آدمی سے باتوں میں مصروف آڈیٹوریم کی طرف جارہا تھا

"کیا تم اُس شخص کو جانتی ہوں"

ہانیہ کے چہرے پر نرم سی مسکراہٹ دیکھ کر لائبہ اُس سے پوچھنے لگی

"مہربان۔۔۔۔ایک مہربانی کی تھی اس نے بلکہ مجھے تو اس کا شکریہ بھی ادا کرنا ہے"

ہانیہ کی نظریں ابھی بھی شیر دل کے چہرے پر ٹکی ہوئی تھی جو اُس کی نظروں سے اوجھل ہو کر دور ہوتا جا رہا تھا

"مہربانی اور یہ انسان کسی پر کرے گا۔۔ یہ مشہورِ زمانہ بدنام آدمی ہے دوسروں کی مجبوریوں سے فائدہ اٹھانے والا انسان کہلانے کے تو لائق ہی نہیں ہے یہ"

لائبہ حقارت سے شیر دل کو دیکھتی ہوئی بولی تو ہانیہ اپنی نظریں شیر دل سے ہٹا کر لائبہ کو دیکھنے لگی

"ایسا کیا کر دیا اِس نے تمہارے ساتھ جو تم اِس بیچارے کو ایسے بول رہی ہوں"

ہانیہ ہلکا سا مسکرا کر لائبہ سے پوچھنے لگی کیونکہ اسکی دوست ایسے ہی کسی کو برا بھلا نہیں کہتی تھی نہ بلاوجہ کسی سے ناراض ہوتی تھی ہانیہ اس کی نیچر سے واقف تھی

"یہ بے چارا نہیں ہے ہانی، میری خالہ ذاد درا کو تم جانتی ہو ناں وہی جو کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ میں ہوتی ہے۔۔۔اِس بے غیرت شخص نے خالو سے ردا کا ایک رات کے لیے سودا کیا ہے جس کے بدلے یہ میرے خالو کا آدھا قرضہ معاف کرے گا۔۔۔ہانی میں نے تمہیں بتایا تھا اپنی خالہ کے بارے میں انہوں نے اپنے شوہر کے ساتھ اپنی اولاد کی خاطر کیسی دردناک زندگی گزاری، اب خالو ردا کو مجبور کر رہے ہیں اس شخص کی آفر پر کہ وہ اِس آدمی کے ساتھ ایک رات گزارے"

لائبہ کی بات سن کا ہانیہ کے پورے جسم میں سنسنی کی سی لہر دوڑا اٹھی وہ بالکل خاموش ہو کر آڈیٹوریم کے خالی دروازے کو دیکھنے لگی جہاں اب شیر دل موجود نہیں تھا

تین دن پہلے جو اچھا امیج وہ شخص ہانیہ کی نظر میں بنا چکا تھا اب وہ امیج دوبارہ خراب ہو چکا تھا بلکہ پہلے سے بھی زیادہ خراب ہو چکا تھا

"میں چلتی ہوں ڈرائیور آگیا ہے میرا"

ہانیہ لائبہ سے بولتی ہوئی وہاں سے چلی گئی

******

جب وہ دلاور کے ساتھ واپس گھر لوٹا تو گھر میں عجیب سا سے شور برپا راشدہ تیز آواز باتیں کرتی باہر جا رہی تھی جبکہ رملہ مشی کے کمرے کا بند دروازہ بجائے جا رہی تھی

"کیا ہو رہا ہے یہ گھر میں اتنا شور کیوں مچا رکھا ہے سب نے"

شیر دل دروازہ بجاتی ہوئے رملہ سے پوچھنے لگا تو شیر دل کی پشت پر کھڑا دلاور مشی کے کمرے کے بند دروازے کو دیکھنے لگا

"مشی جب سے کالج سے واپس آئی ہے اپنے آپ کو بند کر کے بیٹھ گئی ہے کمرے میں۔۔۔ کتنی دیر سے دروازہ کھٹکھٹائے جا رہی ہو معلوم نہیں کیا ہوا ہے دروازہ کھول ہی نہیں رہی ہے"

رملہ پریشان ہوتی ہوئی شیر دل کو بتانے لگی

"مشی کمرے کادروازہ کھولو مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ "

آپ کی بار شیر دل کمرے کادروازہ بجانے کے ساتھ روعب دار لہجے میں مشی سے پوچھنے لگاتوایک دم سے کمرے کا بند دروازہ کھلا

"آخرآپ لوگوں کے ساتھ مسئلہ کیا ہے، سکون سے رہنے ہی نہیں دیتے ہیں۔۔۔اب اگر مجھے کسی نے بھی ڈسٹرب کیاتو میں بتارہی ہوں اِس پنکھے سے لٹک کر جان لے لوگی اپنی "

مشی نے دروازہ کھولتے ہی دھمکی دی اوراِس سے پہلے کوئی کچھ بولتاوہ دوبارہ دروازہ بند کرچکی تھی جس پر شیر دل غصّے میں رملہ کاپریشان چہرہ دیکھتاہوا بولا

"یہ سب آپ کے سر چڑھانے کا نتیجہ ہے جو یہ اتنی بد تمیز ہو چکی ہے اب اگر یہ کمرے سے باہر نہیں نکلی تو کوئی ضرورت نہیں ہے اِس کے کمرے میں جانے کی اوراس کے نخرے اٹھانے کی"

شیر دل رملہ کو کہتا ہوا اپنے کمرے کی جانب چل دیا۔۔رملہ پریشان ہو کر دلاور کو دیکھنے لگی جو ابھی بھی مشی کے کمرے کے بند دروازے کو دیکھ رہا تھا جہاں سے اب مشی کے رونے کی آواز کمرے سے باہر آرہی تھی

"مشی کی دوست کو فون کر کے اس سے پوچھتی ہوں کہ کالج میں ایسی کیا بات ہوئی جس کی وجہ سے مشی اتنی پریشان ہے"



رملہ دلاور سے بولتی ہوئی وہاں سے چلی گئی جبکہ دلاور وہی کھڑا مشی کے رویے کو سوچنے لگا

******

"کہیں جارہے ہو تم۔۔۔دلاور نے بتایا تھا کہ آج تم دونوں کو کہیں جانا ہے"

رات کے ڈنر کے وقت رملہ شیر دل کے کمرے میں آتی ہوئی اُس سے پوچھنے لگی جو کہیں جانے کے لیے تیار ہو رہا تھا

"دلاور میرے ساتھ نہیں جارہا، مجھے اکیلے جانا ہے ایک ضروری کام سے۔۔۔آپ بولیے آپ کو کیا کام ہے"

شیر دل کف کے بٹن بند کرتا ہوا رملہ سے پوچھنے لگا جو عام دنوں میں بھی کسی کام کی وجہ سے ہی اُس کے کمرے میں آتی تھی جیسے وہ خود شروع سے ہی صرف کسی ضروری کام کے سلسلے میں رملہ سے بات کرتا تھا

"مسز شہوار کی کال آئی تھی بتارہی تھیں ایک بہت پیاری لڑکی ہے، فیملی بیک گراؤنڈ بھی کافی آسٹرونگ ہے پہلے میں نے سوچا تھا تمہارے لیے مذہبی لڑکی ٹھیک رہے گی مگر نمل تھوڑی سی ماڈرن۔۔۔

رملہ آگے کچھ بولتی شیر دل کی سنجیدہ مگر سخت نگاہ پر وہ خاموش ہوگئی

"میرا ابھی شادی کا کوئی ارادہ نہیں ہے جب ہوگا تو آپ کو بتادوں گا"

شیر دل بات ختم کرتا ہوا بولا۔۔۔

چند مہینوں سے رملہ کو اُس کی شادی کی فکر لاحق ہو چکی تھی کیوں کہ جسطرح کی خبریں وہ شیر دل کے متعلق اپنے سرکل میں سن رہی تھی اُسے شیر دل کی شادی بیسٹ آپشن لگا تھا

"اگر میری جگہ یہاں راحیلہ ہوتی تو تم اس کے ساتھ بھی ایسا خشک رویہ رکھتے"

رملہ کی بات سن کر شیر دل کے کمرے سے باہر جاتے قدم وہی تھمے وہ پلٹ کر رملہ کو دیکھنے لگا

"آپ کی جگہ اگر یہاں میری سگی ماں ہوتی تو آپ میرا اُن سے رویہ دیکھ کر اپنی خود کی خوش قسمتی پر ناز کرتیں۔۔۔ میں نے اور مشی نے آپ کی سگی اولاد نہ ہونے کے باوجود بھی ہمیشہ آپ کو ویلیو ہے اور رسپیکٹ دی ہے یہ بات آپ کے لئے بھی قابل فخر ہونی چاہیے۔۔۔ اور جو خبریں میرے متعلق گردش کر رہی ہیں اُن پر کان دھرنے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو"

شیر دل رملہ سے بولتا ہوا وہاں سے چلا گیا

*****

"شرم نہیں آتی تمہیں شادی شدہ ہو کر غیر مردوں کے ساتھ ایسی واہیات تصویریں بناتے ہوئے"

ضمیر نے غصّے میں اخبار اپنی بیوی راحیلہ کے منہ پر دے مارا جس میں راحیلہ اپنے ساتھ انور سیٹھ کی تصویر دیکھ کر ہنسی۔۔۔انور سیٹھ جس کا ڈائمنڈ کا کاروبار تھا،وہ آجکل راحیلہ پر کافی مہربان تھا

"تمہیں بڑی شرم آتی ہے اُس رملہ کے ساتھ شوٹنگ کے بہانے وقت گزارتے ہوئے۔۔۔کیا مجھے نہیں معلوم تم نے اُسے اپنی فلم میں کیوں کاسٹ کیا ہے کیا چل رہا ہے تم دونوں کے درمیان سب جانتی ہوں میں"

راحیلہ روبرو ہو کر ضمیر سے بولی

"شادی کرنے والا ہوں میں اُس سے۔۔۔اور اِس کام کی اجازت میں نے تم سے نہیں مانگی ہے صرف اپنا ارادہ بتا رہا ہوں جلد سے جلد رملہ سے شادی کر کے اُسے اِس گھر میں لے کر آؤں گا"

ضمیر راحیلہ کو اپنے ارادے سے آگاہ کرتا بولا



"میں تمہارے رستے کی دیوار نہیں بنو گی تم شوق سے اُس دو کوڑی کی اداکارہ سے شادی کرو لیکن مجھے فارغ کرنے کے بعد۔۔۔اور اپنی دونوں اولادوں کو تم خود ہی پالنا، میں شیر دل اور مشی کی ذمہ داری نہیں اٹھاؤں گی یہ بات میں تم کو پہلے ہی بتا رہی ہوں"

راحیلہ ضمیر کو واضح الفاظ میں سمجھاتی ہوئے بولی

ضمیر اُس عورت کے کردار پر لعنت بھیجتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا جس کی شادی کے بعد بھی بوائے فرینڈز رکھنے کے مشاغل میں کمی نہیں آئی تھی

******

"کہاں ہے ہانیہ"

فہیم نے گھر آنے کے ساتھ ملازمت سے ہانیہ کے بارے میں پوچھا کیونکہ تھوڑی دیر پہلے ہی اُس کے پاس ہانیہ کا فون آیا تھا وہ اس کی بیماری کے بارے میں جان چکی تھی

"ہانیہ میرا بچہ۔۔۔بیٹا کیا ہو گیا آپ کو"

فہیم ہانیہ کے کمرے میں آتا ہوا اُس سے بولا جو بیڈ پر بیٹھی ہوئی زار و قطار رو رہی تھی

"اتنی بڑی بات مجھ سے چھپائی آپ نے بابا اگر میں آپ کی رپورٹس نہیں دیکھتی تو مجھے کبھی بھی علم نہیں ہوتا کہ آپ کو کینسر۔۔۔

ہانیہ نے ادھوری بات چھوڑ کر فہیم کے گلے لگ کر رونا شروع کر دیا

"آپ میری بہادر بیٹی ہیں ناں، ایسے پریشان نہیں ہوتے بیٹا۔۔۔آنے والے وقت اور حالات کا مقابلہ کرنا سیکھیں آپ۔۔۔۔ میں آپ کو کمزور نہیں دیکھنا چاہتا"

فہیم نے ہانیہ کو اپنی بیماری کو لے کر جھوٹی تسلی نہیں دی تھی بلکہ اسے آنے والے وقت کے لئے تیار کرنے لگا جس پر ہانیہ کے رونے میں مزید روانی آگئی

"بابا پلیز مجھے چھوڑ کر کہیں مت جائیے گا میرے پاس آپ کے علاوہ کوئی دوسرا نہیں ہے میں آپ کے بغیر نہیں جی پاؤں گی"

ہانیہ روتی ہوئی فہیم سے بولی فہیم جانتا تھا اُس کی بیٹی ٹھیک بول رہی ہے واقعی اُن دونوں باپ بیٹی کا اِس دنیا میں ایک دوسرے کے علاوہ کوئی نہیں تھا۔۔۔ تمام رشتہ دار مطلبی اور منہ دیکھے کی ہمدردی جتانے والے تھے

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

"بیٹا آپ اِس طرح رو کر اپنے بابا کو مزید پریشان کر رہی ہیں میں اپنی بیٹی کو اکیلا چھوڑ کر ہرگز نہیں جاؤں گا۔۔۔ آپ کے لئے ایک فیصلہ کیا ہے میں نے مجھے امید ہے میری بیٹی میرے اِس فیصلے کو رد نہیں کرے گی"

فہیم روتی ہوئی ہانیہ سے بولا اور اُس کے آنسو صاف کرنے لگا

******

وہ اپنے فلیٹ میں موجود کلائی پر بندھی رسٹ واچ میں ٹائم دیکھتا ہوا چہل قدمی کر رہا تھا تب اُس کے فلیٹ کا دروازہ کھلا اور نقاب میں موجود لڑکی چلتی ہوئی فلیٹ کے اندر آئی۔۔۔

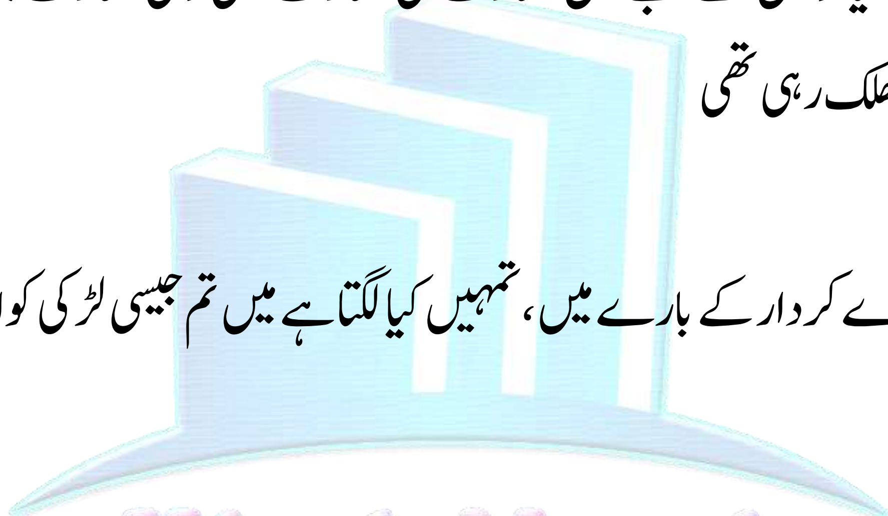
شیر دل اُس کا چہرے دیکھے بغیر جان گیا تھا کہ یہ سیٹھ اکبر خان کی بیٹی ردا تھی۔۔۔ شادیوں کی مکس گیدرنگ ہو یا پارٹیز اُس نے ہمیشہ اِس لڑکی کو یونہی نقاب میں دیکھا تھا لیکن واسطہ اِس لڑکی سے آج پہلی بار پڑنے والا تھا

"امید کرتا ہوں تمہیں یہاں تک پہنچنے میں کوئی تکلیف نہیں ہوئی ہو گی۔۔ کیا تمہارے باپ نے تمہیں یہاں بھیجنے کا مقصد تم پر واضح کیا ہے یا پھر میں تمہیں بتاؤں کہ تمہارے باپ نے تمھیں میرے پاس کس مقصد کے لیے بھیجا ہے"

شیر دل ردا کی جانب قدم بڑھاتا ہوا اُس کی سرخ آنکھیں دیکھتا ردا سے پوچھنے لگا جن کی لالی نقاب سے واضح نظر آرہی تھی

"مجھے اپنے باپ کے کریکٹر اور عادتوں کا بھی علم ہے اور تمہارے کردار سے بھی میں اچھی طرح واقف ہوں"

ردا نے بولنا شروع کیا تو اُس کے لہجے میں حقارت ہی حقارت تھی وہی حقارت جو اس وقت اُس کی آنکھوں سے واضح جھلک رہی تھی



"کیا جانتی ہو تم میرے کردار کے بارے میں، تمہیں کیا لگتا ہے میں تم جیسی لڑکی کو اپنے منہ لگانے کے قابل سمجھتا ہوں"

ردا کی بات پر شیر دل بھڑکتا ہوا اُس سے بولا

"وہ تم ہی ہو ناں جس نے میرے باپ سے میرا سودا کیا ہے ایک رات میرے ساتھ گزارنے کے لیے"

ردا غُصے میں چیختی ہوئی سامنے کھڑے اُس مرد سے بولی۔۔۔

اسے اپنی زندگی سے نفرت محسوس ہو رہی تھی جس مرد کی عیاش طبعیت کو دیکھتے ہوئے اُس نے اِس کے رشتے کو رد کیا تھا مگر تقدیر نے اُس کے ساتھ کیا کھیل کھیلا تھا۔۔۔وہ اُس کی بیوی نہیں بننا چاہتی تھی مگر اب اُس ناپسندیدہ مرد کے ساتھ رات گزارنے کے لیے اُسی کے سگے باپ نے اس کو یہاں بھیجا تھا

"ہاں میں نے تمہارے باپ سے سودا کیا ہے تمہارا کیو کہ مجھے تمہارے باپ کو اُس کی اوقات بتانی تھی اور تمہیں بھی تمہاری اوقات بتانی تھی۔۔۔ تم نے شیر دل کے رشتے کو ریجیکٹ کیا تھا تمہاری اتنی اوقات ہے ؟؟؟آج میں تمہیں بتاؤں گا ریجیکٹ کرنا کسے کہتے ہیں،، میں تمہیں چھونا تو دور کی بات اِس قابل بھی نہیں سمجھتا کہ تمہارا چہرہ پر نظر بھی ڈالو۔۔۔ لیکن جب تم صبح کے اُجالے میں میرے اِس فلیٹ سے واپس جاؤں گی تو تم پر ٹیک لگ چکا ہو گا بدنامی کا۔۔۔گھر سے باہر رات گزار کر جو لڑکی گھر پہنچے، تم اچھی طرح جانتی ہو گی معاشرہ اُسے کیسا سمجھتا ہے"

شیر دل ردا سے بولتا ہوا فتح یاب انداز میں مسکراتا ہوا اپنے فیلٹ سے جانے لگا

"آج میں اپنے رب کا جتنا شکرادا کروں کم ہے کہ اُس پاک ذات نے مجھے تم جیسے گدھ سے بچالیا۔۔ تم نے آج مجھے ریجیکٹ نہیں کیا بلکہ میرے اللہ نے تم جیسے شیطان سے میری حفاظت کی ہے۔۔۔ تم نے ایک باپردہ لڑکی کو بدنام کرنے کے لیے اُسے مجبور کر کے یہاں بلایا ہے ناں میری بددعا ہے تمہیں اپنی زندگی میں ایسی لڑکی سے محبت ہو جو بات بات پر تمہیں تمہاری اوقات یاد دلائے"

ردا کی بات پر شیر دل مذاق اڑانے والے انداز میں اُس پر ہنسا

"دیکھتے ہیں"

وہ بولتا ہوا اپنے فلیٹ سے باہر نکل گیا

"نذیر صبح یہاں واپس آکر بی جی کو اُن کے گھر واپس چھوڑ آنا"

شیر دل گاڑی میں بیٹھتا ہوا اپنے ڈرائیور سے بولا

******

دلاور اپنے کمرے میں ٹہلتا ہوا مسلسل مشی کے رویے کے بارے میں سوچ جا رہا تھا جس نے سارا دن اپنے کمرے کا دروازہ بند رکھا ہوا تھا وہ رات میں کھانے کے وقت بھی باہر نہیں نکلی تھی۔۔۔نہ جانے کیا بات تھی جو اس نے اسطرح کا رویہ اختیار کیا ہوا تھا۔۔۔

اپنے کمرے میں آنے کے بعد دلاور مشی کے بارے میں سوچ ہی رہا تھا تب اس کے کمرے کا دروازہ بجا، دلاور نے پھرتی سے کمرے کا دروازہ کھولا تو عین توقع کے مطابق سامنے مشی کو کھڑا پایا

آج جیسے ہی وہ دلاور کے کمرے میں آئی دلاور نے اُس کے بولنے سے پہلے اپنے کمرے کا دروازہ بند کر دیا

"کیا ہو گیا ہے آپ کو آپ ٹھیک ہیں ناں۔۔۔بڑی بیگم صاحبہ اور مالک آپ کے رویے کو لے کر کافی پریشان تھے"

دلاور ٹہرے ہوئے انداز میں مشی سے بولا مگر وہ یہ نہیں بول سکا وہ خود بھی اُس کے رویے سے کتنا ڈسٹرب ہو چکا تھا

"دلاور ایک بات بتاؤں میں تمہیں دکھنے میں کیسی لگتی ہوں"

مشی نے اُس کے سوال کو نظرانداز کرتے ہوئے اچانک دلاور سے ایسا سوال کیا جسے سن کر وہ حق دہق رہ گیا

"یہ کیسا سوال ہے"

وہ مشی کے حسن سے نظریں چراتا ہوا اُس سے بولا

"اتنا آسان سا سوال تمہیں سمجھ نہیں آیا۔۔۔ کیا میں دکھنے میں خوبصورت ہوں؟؟"

مشی اُس کی بے وقوفی پر اپنا غصّہ ضبط کرتی ہوئی اس سے بولی دلاور نے ایک نظر اس کے چاندی جیسے روپ پر ڈالی، اس سے پہلے اس کی نظریں اس من موہنی سی لڑکی کی نظر میں آتی اور گستاخ ٹھہرائی جاتی وہ فوراً مشی کے چہرے سے اپنی نظریں ہٹاتا ہوا بولا

"آپ یہ سوال آئینے سے کیوں نہیں پوچھ لیتی وہ ایک دم کھرا جواب دے گا"

دلاور مشی کا چہرہ دیکھنے کی بجائے دائیں جانب دیکھتا ہوا بولا تو مشی دائیں جانب آکر کھڑی ہو گئی

"تمہیں معلوم ہے میں اس وقت یہاں تمہارے کمرے میں کیوں موجود ہوں۔۔۔ کیونکہ مجھے لگتا ہے کہ تم آئینے کی طرح کھرے ہو جو بولو گے بالکل سچ بولو گے"

مشی دلاور کو دیکھتی ہوئی بولی۔۔۔ وہ غور سے مشی کا چہرہ دیکھنے لگا

حسن جاناں کی تعریف ممکن نہیں۔۔۔ حسن جاناں کی تعریف ممکن نہیں۔۔۔ آفرین آفرین۔۔۔ آفرین آفرین۔۔۔

وہ مشی کا چہرہ دیکھتا ہوا خیالوں میں کسی اور جہاں میں پہنچ چکا تھا

"خاموش کیوں ہو گئے دلاور بتاؤ ناں کیا میں دکھنے میں خوبصورت نہیں لگتی تم تو سوچ میں ہی پڑ گئے"

مشی اس کو خاموش دیکھ کر دوبارہ پوچھنے لگی

"آپ کو کس نے کہہ دیا آپ خوبصورت نہیں"

دلاور نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے الٹا مشی سے سوال پوچھ لیا یقیناً وہ بیوٹی کانٹیس کے اوڈیشن میں سلیکٹ نہیں ہو پائی ہو گی تبھی اتنی افسردہ تھی

"دانیال کی آنکھوں نے۔۔۔وہ مجھے بتاتی ہیں کہ مجھ سے زیادہ وانیہ خوبصورت ہے اس کی نظروں میں"

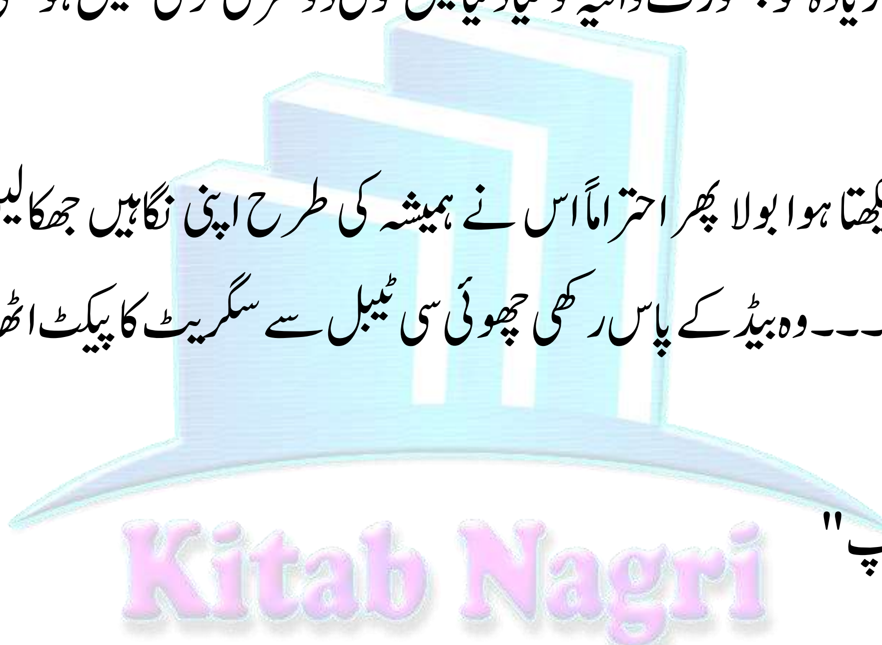
مشی افسردگی سے بولی۔۔۔

"دانیال"

دلاور کو اپنے اندر کچھ کرچی کرچی ہوتا محسوس ہوا۔۔ مگر وہ اگلے ہی پل تلخی سے ہنسا۔۔ بھلا وہ کیوں چاند کو پانے کی خواہش کر بیٹھا تھا

"مشی بی بی ابھی تھوڑی دیر پہلے آپ ہی کے الفاظ تھے کہ میں جو بھی بولوں گا سچ بولوں گا تو مان لیں میری بات آپ سے زیادہ خوبصورت وانیہ تو کیا دنیا میں کوئی دوسری لڑکی نہیں ہو سکتی"

دلاور مشی کا چہرہ دیکھتا ہوا بولا پھر احتراماً اس نے ہمیشہ کی طرح اپنی نگاہیں جھکا لیں مگر مشی کو جیسے مطمئین نہیں کر سکا۔۔ وہ بیڈ کے پاس رکھی چھوٹی سی ٹیبل سے سگریٹ کا پیکٹ اٹھانے لگی



"یہ کیا کر رہی ہیں آپ"

دلاور مشی کو سگریٹ کے پیکٹ میں سے سگریٹ نکالتا دیکھ کر حیرت سے پوچھنے لگا

"تمہاری طرح گنگنا کر میں خود کو ریلکس نہیں کر سکتی دلاور لائٹر دو"

"یہ بہت غلط طریقہ ہے مشی بی بی آپ پلیز اِس طرح سے۔۔۔

دلاور مشی کی جانب بڑھتا ہوا بولا مگر اس کا باقی کا جملہ منہ میں ہی رہ گیا

"شٹ اپ دلاور، حد میں رہو اپنی۔۔۔ تم مجھے بتاؤ گے مجھے کیا کرنا چاہیے کیا نہیں۔۔۔ تمہیں جو بولا ہے وہی کرو لائٹر دو"

مشی نے جیسے اُس کو اس کی اوقات یاد دلائی تو دلاور ایک نظر اس سنگدل لڑکی کو دیکھتا ہوا اپنی پاکٹ سے لائٹر نکلنے لگا

دلاور لائٹر نکال کر اسے تھما چکا تھا اور بے بسی سے مشی کو دیکھتا رہا جو اُس کی ذات کو اگنور کیے اُس کے سامنے بیٹھی کسی دوسرے کو سوچے اُس کے لیے اسموکنگ کر رہی تھی

*****

"مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے جیسے تم کچھ کہنا چاہتے ہو مجھ سے"

شیر دل اپنے برابر میں خاموش بیٹھے ڈرائیونگ کرتے دلاور سے بولا

"سیٹھ اکبر خان بے شک اچھے کردار کا مالک نہ ہو مگر اس کی بیٹی باپردہ اور پاکیزہ تھی مالک"

دلآور ڈرائیونگ کرتا ہوا بناء شیر دل کی طرف دیکھئے اس سے بولا تو شیر دل دلاور کو دیکھنے لگا

"وہ پاکیزہ تھی نہیں ابھی بھی پاکیزہ ہے کل رات میرے فلیٹ پر گزارنے کے باوجود وہ وہاں سے واپس اپنے گھر ویسے ہی گئی ہے جیسے وہ آئی تھی۔۔۔ شیر دل زبردستی کا قائل نہیں ہے دلاور لیکن میں اپنے دشمن کو اور اپنی ذاتی تذلیل کرنے والوں کو آسانی سے بخش دوں ایسا ممکن نہیں"

شیر دل کی بات سن کر دلاور نے ایک نظر اپنے برابر میں بیٹھے شیر دل کو دیکھا مگر شیر دل سامنے دیکھ رہا تھا پھر ایک دم چیخا

"دلاور اُس کار کا پیچھا کرو اس میں وہی لڑکی ہے جو مجھے چاہیے"

شیر دل کی ایک دم ڈھار پر دلاور اس گاڑی کا پیچھا کرنے لگا

"دلاور فاسٹ وہ لڑکی ہاتھ سے نکلنی نہیں چاہیے۔۔۔ مجھے وہ لڑکی ہر قیمت پر چاہیے"

شیر دل کے دوبارہ چیخ کر بولنے پر دلاور کار کی اسپیڈ مزید تیز کرتا ہوا ہانیہ کی کار کا پیچھا کرنے لگا جس کی وجہ سے اس کو سگنل توڑنا مگر ہانیہ کی خوش قسمتی یہ تھی شیر دل کی گاڑی کو دوسرے سگنل پر روک لیا گیا جس پر شیر دل غصّے میں پیچ و تاب کھا کر رہ گیا

*****

"مگر سر مجھے سمجھ نہیں آرہا آپ کی اِس بات پر میں آپ سے کیا بولوں میں بہت عام سا انسان ہوں، آپ کے آفس کا ایک معمولی سا ایمپلائے اور کہا آپ کی بیٹی"

حسام سامنے کرسی پر بیٹھے اپنے باس کی بات پر اچھا خاصا کنفیوز ہو چکا تھا

"کوئی بھی انسان عام یا معمولی نہیں ہوتا حسام اور مجھے تمہاری قابلیت سے زیادہ تمھاری ایمانداری نے متاثر کیا ہے۔۔ میں تمہیں اپنی بیماری اور رشتہ داروں سے لے کر ساری صورت حال بتا چکا ہوں میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے اور میں اپنی بیٹی کا ہاتھ کسی ایماندار اور قابل اعتبار انسان کے ہاتھ میں دینا چاہتا ہوں"

فہیم حسام کو دیکھتا ہوا بولا پچھلے تین سال سے وہ حسام کو اپنے آفس میں کام کرتا دیکھ رہا تھا حسام کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کر چکا تھا فیملی کے نام پر اس کی صرف ایک ماں تھی جس کا دو ماہ پہلے انتقال ہو چکا تھا، حسام نہ تو کسی بری عادتوں میں ملوث تھا اور آفس میں بھی اس کی ریپوٹیشن کافی اچھی تھی۔۔۔ خوش شکل، تعلیم یافتہ سب سے بڑھ کر ایماندار اور شریف لڑکا تھا جو اسی کے گھر میں ہانیہ کے ساتھ آرام سے ایڈجسٹ ہو جاتا

فہیم ہانیہ کو بھی حسام کے متعلق سے سب کچھ بتا چکا تھا، ہانیہ فہیم کی خاطر حسام سے شادی کرنے پر آمادہ ہو چکی تھی لیکن اُس نے یہی شرط رکھی تھی کہ وہ فہیم سے دور کہیں نہیں جائے گی اور فہیم کے لیے بھی مشکل نہیں تھا کہ وہ حسام کو اپنے ساتھ رکھ لیتا

*****

"یہاں اکیلی بیٹھی کیا سوچ رہی ہو"

دانیال کلاس روم سے باہر بیٹھی مشی کے پاس آکر بینچ پر اُس کے برابر بیٹھتا ہوا مشی سے پوچھنے لگا تو مشی حیرت سے دانیال کو دیکھنے لگی

"کیا آج وانیہ نہیں آئی کالج"

مشی دانیال کو یہ نہیں بول سکی وہ اُس کے علاوہ اور کیا سوچ سکتی تھی۔۔۔ وانیہ کا دانیال سے اِس لیے پوچھنے لگی کیونکہ جب سے وانیہ کالج میں آئی تھی تب سے دانیال اور وانیہ ایک ساتھ ہی نظر آتے

"وانیہ تو کالج آئی ہے لیکن مجھے تم سے ضروری بات کرنا ہے اُس لئے تمہارے پاس آگیا"

دانیال مسکراتا ہوا مشی کو دیکھ کر بولا۔۔

وہ مشی کے دیکھنے کے انداز ہی جان چکا تھا مشی اس میں دلچسپی رکھتی ہے لیکن زبان سے کچھ نہیں کہتی تھی مگر اُس کی آنکھیں ہر راز بیان کر دیتی تھی

"کیسی سے ضروری بات۔۔۔بولو"

مشی پوری طرح اُس کی طرف متوجہ ہوئی، دل میں ایک ہوک سی اٹھی کہ کاش دانیال جان سکتا کہ وہ اُس کی زندگی میں کیا مقام رکھتا ہے

"یار سمجھ میں نہیں آرہا کہ تم سے بولوں یا رہنے دوں"

دانیال کچھ کنفیوز ہوتا مشی سے بولا

"ایسی کیا بات ہے جس کو بولتے ہوئے مسٹر دانیال اتنا سوچ رہے ہیں"

مشی مسکراتی ہوئی دانیال سے بولی کیونکہ وہ کلاس میں کافی کانفیڈینٹ اور شاطر مانا جاتا تھا مشی کی بات پر وہ خود بھی مسکرایا

"کچھ باتیں ایسی ہوتی ہیں جنہیں بولتے ہوئے اگلے کے ردعمل سے ڈر لگتا ہے میں بھی یہی سوچ کر کنفیوز ہورہا ہوں کہیں وہ بات بول کر تمہاری اور میری روستی ختم نہ ہو جائے"

دانیال کچھ سوچتا ہوا مشی سے بولا تو وہ نہ سمجھنے والے انداز میں دانیال کو دیکھنے لگی

"کیا تم وانیہ کو پرپوز کرنے والے ہو"

دل میں آیا خیال نہ جانے کیسے لفظوں کی صورت اُس کے منہ سے ادا ہوا جبکہ دانیال حیرت زدہ ہو کر مشی کو دیکھنے لگا

"بات تو میری اور تمہاری ہو رہی ہے یہ بیچ میں وانیہ کہاں سے آگئی، ویسے اگر مجھے وانیہ کو پرپوز کرنا ہوتا تو اِس وقت میں یہاں تمہارے پاس نہیں بیٹھا ہوتا"

دانیال الجھتا ہوا مشی سے بولا

"نہیں دانیال میرے وہ کہنے کا مطلب نہیں تھا۔۔۔ مطلب تمہاری اور وانیہ کی اچھی خاصی انڈراسٹینڈنگ ہے تو۔۔۔

مشی کو سمجھ نہیں آیا وہ کس طرح دانیال کو اپنی بات سمجھائے

"پھر وانیہ۔۔۔ایک منٹ مشی پہلے مجھے وانیہ اور اپنی فرینڈ شپ کو کلیئر کرنے دو۔۔۔دیکھو وانیہ اور میں بہت اچھے دوست ہیں۔۔۔اور اچھے دوست ہونے کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وہ آگے جا کر اچھی لائف پارٹنر بھی ثابت ہو۔۔۔میں اپنی لائف پارٹنر میں جو خوبیاں دیکھتا ہوں وہ مجھے وانیہ میں نظر نہیں آتی"

دانیال مشی کو سمجھاتا ہوا بولا

"وانیہ میں نظر نہیں آتی تو پھر کس میں نظر آتی ہیں"

مشی دانیال کو دیکھتی ہوئی اس سے پوچھنے لگی

"اُس میں نظر آتی ہیں جس کے سامنے میں اِس وقت بیٹھا اپنا سر کھپا رہا ہوں"

دانیال اب مشی کو گھورتا ہوا بولا اُس کی بات سن کر مشی دانیال کو دیکھتی رہ گئی ہوش تب آیا جب دانیال نے بینچ پر رکھے ہوئے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا



"کیا شادی کرو گی مجھ سے"

وہ اسے پرپوز کر رہا تھا شادی کا پوچھ رہا تھا یہ سب خواب میں نہیں حقیقت میں ہو رہا تھا

"کب"

اپنے پوچھے گئے بے وقوفانہ سوال پر مشی خود ہی شرمندہ ہوگئی جبکہ دانیال ہنس دیا

"ابھی فوراً نہیں، دو سال بعد"

وہ ہنستا ہوا مشی سے بولا تو مشی خاموش ہی رہی

"میرے پرپوز کرنے پر کچھ بولا نہیں تم نے"

دانیال اس کی خاموشی پر دوبارہ بولا تو مشی دانیال کے ہاتھ کے نیچے سے اپنا دبا ہوا ہاتھ نکالتی ہوئی کھڑی ہو گئی



"فون پر بولوں گی"

وہ اپنی خوش قسمتی پر یقین کرنا چاہتی تھی مگر دانیال کے سامنے بغیر کسی تاثر کے بولی

"ٹھیک ہے پھر میں آج رات کو تمہیں کال کروں گا"

دانیال مسکراتا ہوا مشی سے بولا تو وہ بھی مسکراتی ہوئی وہاں سے چلی گئی تبھی بینچ پر دانیال کے پاس کنعان آ کر بیٹھا

"پٹا لیا تُو نے اُسے"

کنعان دانیال کو دیکھتا ہوا اس سے پوچھنے لگا

"مشکل کام نہیں تھا اس کو سیٹ کرنا سمجھ لے یہ اب میری مٹھی میں ہے"

دانیال کنعان کو دیکھتا ہوا اسے بولا

"اگر وانیہ نے اس کو ہمارے بارے میں کچھ بتا دیا تو"

کنعان اپنا شک ظاہر کرتا ہوا دانیال سے بولا

"وانیہ اگر اس کے سامنے منہ کھولے گی تو خود ہی پھنسے گی۔۔وہ ایسا ہرگز نہیں کرے گی"

دانیال کنعان سے بولتا ہوا اٹھا کیو کہ سامنے سے وانیہ آرہی تھی اور دانیال اسے اچھی طرح کچھ سمجھانا چاہتا تھا

*****



"کیا ہوا کوئی بہت خاص بات ہے جو اتنی گہری سوچ میں ڈوبے ہوئے ہو کہ آس پاس کا تمہیں ہوش ہی نہیں ہے"

رات کے وقت دلاور گھر کے لان میں بیٹھا ہوا مشی کے بارے میں سوچ رہا تھا تب اچانک شیر دل وہاں چلا آیا اور دلاور سے پوچھنے لگا دلاور اس کو دیکھ کر ہوش میں آتا ہوا جلدی سے کرسی سے اٹھنے لگا

"بیٹھے رہو"

شیر دل دلاور کو بولتا ہوا خود بھی دوسری کرسی پر بیٹھ چکا تھا شیر دل نے کبھی اس کے ساتھ ملازموں جیسا سلوک نہیں کیا تھا مگر دلاور نے اپنی حیثیت پہلے دن سے ہی اپنے ذہن میں رکھ کر اس کے پاس نوکری کی تھی، شیر دل کی بات پر وہ کرسی پر بیٹھا رہا اور شیر دل سے بولا

"خالی ذہن ہو پھر سوچیں تو آتی جاتی رہتی ہیں مالک کچھ سوچے ایسی بھی ہوتی ہیں جن کو سوچتے ہوئے اپنے آس پاس کا ہوش نہیں رہتا نہ ہی خود پر اختیار رہتا ہے دل کرتا ہے بس ان سوچوں میں کھوئے رہو"

دلاور کی بات پر شیر دل نے معنی خیز مسکراہٹ سے اُس کی طرف دیکھا

"یہ علامت تو خطرے کی گھنٹی دے رہی ہے دلاور کہیں تم عشق و عاشقی کے چکر میں تو نہیں پڑ گئے، بہت برا روگ ہوتا ہے یہ۔۔۔ دیمک کی طرح انسان کو اندر ہی اندر چاٹ جاتا ہے اگر اپنے محبوب تک رسائی ممکن نہ ہو تو انسان کہیں کا نہیں رہتا۔۔ سوچ سمجھ کر اس چکر میں پڑنا میرے دوست"

شیر دل اسے مشورہ دیتا ہوا بولا اور لائیٹر سے سگریٹ جلانے لگا شیر دل کی بات پر دلاور تلخی سے مسکرایا

"کون کافر چاہتا ہے کہ وہ کسی موذی مرض میں مبتلا ہو جائے یا کوئی روگ اسے لاحق ہو جائے جس کے بعد وہ کسی کام کا نہ رہے۔۔ یہ جذبہ ہی ایسا ہے کہ کب انسان کو اپنے رنگ میں رنگ لے بندے کو معلوم ہی نہیں ہوتا۔۔۔ لیکن دلاور نے شروع میں ہی اپنے دل کو لگامیں ڈال دی ہیں مالک۔۔۔ دلاور بے شک حیثیت میں معمولی انسان ہو مگر اندر سے بہت سخت دل ہے اپنی سوچوں کو اور اپنے جذبات کو قابو میں رکھنا اچھی طرح جانتا ہے"

دلاور شیر دل کو بولتا ہوا اپنے ذہن سے مشی کی سوچوں کو جھٹکنے لگا ویسے بھی جہاں رسائی ناممکن ہو اس کو سوچنا کیا، دلاور اپنے دل کو سمجھانے لگا

"دلاور تم نے اپنی تعلیم کیوں آدھوری چھوڑ دی تھی، اگر آج تمہاری تعلیم مکمل ہوتی تو تمہیں میری یا کسی دوسرے کی غلامی نہیں کرنی پڑتی میرا مطلب۔۔۔۔۔

شیر دل بات کا رخ بدلتا ہوا دلاور سے بولا

"آپ کا مطلب میں اچھی سمجھ گیا ہوں مالک مگر وقت اور حالات کبھی بھی انسان کے ایک جیسے نہیں رہتے۔۔۔ بابا سائیں کو اپنی زمینوں سے بہت محبت تھی جو ماروی (بڑی بہن) کی شادی اور ماں جی کی بیماری کے باعث انہیں گروی رکھنا پڑی ان زمینوں کے ہی چکر میں میرے بڑے بھائی کا خون ہو گیا۔۔ سگے چچا نے زمینوں کی لالچ میں میری بڑی بہن کو اپنے گھر کی بہو بنایا تھا اپنی زمین کا آدھے سے زیادہ حصّہ بابا سائیں کو ماروی کے شوہر کے نام کرنا پڑا۔۔۔ ماں جی اور بڑے بھائی کے دنیا سے جانے کے بعد بابا سائیں نے بھی زندگی کی خوشیوں سے منہ موڑ لیا وہ صرف زرش اور میرے لیے ہی زندہ ہیں"

دلاور کی بات سن کر شیر دل خاموش ہو گیا یہ سارے وہ حالات تھے جو شیر دل پہلے سے جانتا تھا جیسے دلاور سے اس کا ماضی اور بچپن کچھ ڈھکا چھپا نہیں تھا۔۔۔ شیر دل نے شروع میں دلاور کی مدد بھی کرنی چاہی مگر دلاور کی خودداری نے اسے اجازت نہیں دی کہ وہ شیر دل سے مدد لیتا

"میں نے کبھی بھی تمہیں کمتر یا اپنا ملازم نہیں سمجھا دلاور تم ان لوگوں میں سے ہو جن کو میں نے اپنی زندگی میں اہمیت دی تھی جو میری نظر میں خاص ہیں، یہاں تک کہ میرے سگے والدین کو بھی یہ مقام حاصل نہیں ہے ان دونوں نے اپنی اپنی شادی شدہ زندگی کے بعد بھی اپنی پسند دیدہ زندگی کو ترجیحات دی بانسبت اپنی اولاد کے۔۔۔ تمام تر آسائشات کے باوجود میرا اور مشی کا بچپن کافی ادھورا گزرا بغیر

ماں باپ کی محبت اور توجہ کے۔۔۔ سمجھ نہیں آتا ان محرومیوں کا بدلہ کس لو، مرے ہوئے باپ سے یا پھر اُس سگی ماں سے جس کو آج بھی مجھ سے مشی کی ذات سے کوئی سروکار نہیں"

شیر دل تلخی سے بولتا ہوا سگریٹ کا ٹکڑا ہوا میں اچھال کر نیچے پھینک چکا تھا جس کے بعد ان دونوں کے درمیان خاموشی حائل ہو گئی جس سے توڑتا ہوا شیر دل دلاور سے بولا

"دلاور مجھے کیسے بھی وہ لڑکی چاہیے"

شیر دل پُر سوچ انداز میں دلاور سے بولا تو دلاور نے چونک کر اسے دیکھا

"وہی لڑکی جس کی گاڑی کا پیچھا کرنے کے باوجود اُس کا معلوم نہیں ہو سکا"

دلاور شیر دل سے پوچھنے لگا۔۔۔ایسا پہلی بار تھا جب اُس کا مالک کسی لڑکی کو ذہن میں رکھے بیٹھا تھا

"بالکل وہی لڑکی جب تک میں اپنے گال پر پڑنے والے تھپڑ کا اس سے بدلہ نہ لے لو تب تک اُس کا چہرہ میری سوچوں میں آکر مجھے غصّہ دلاتا رہے گا"

شیر دل دلاور سے بولتا ہوا کرسی سے اٹھ گیا

"اگلے ہفتے کے بعد ہمیں بزنس ڈیل کے سلسلے میں ملیشیاہ جانا ہے اگر تمہیں گاؤں جانا ہے تو کل جا کر اپنے باباسائیں اور بہن سے مل آؤ"

شیر دل دلاور سے بولتا ہوا وہاں سے چلا گیا جبکہ دلاور وہی بیٹھا مشی کمرے کی جلتی ہوئی لائٹ کو دیکھنے لگا

******

وہ دلہن کے لباس میں تیار بیڈ پر بیٹھی ہوئی حسام کی آمد کا انتظار کر رہی تھی فہیم کی خوشی کی خاطر اس نے حسام سے نکاح کر کے اپنا آپ اُس کے نام کر دیا تھا تھوڑی دیر بعد کمرے کا دروازہ کھلا تو حسام کمرے کے اندر داخل ہوا۔۔۔ قدموں کی آہٹ پر ہانیہ سر اٹھا کر حسام کو دیکھنے لگی

"آج آپ کو دیکھ کر مجھے اپنی خوش قسمتی پر یقین آچکا ہے ورنہ کل تک مجھے لگتا تھا کہ میری زندگی یونہی بے مقصد گزر جائے گی"

حسام بیڈ پر ہانیہ کے قریب بیٹھتا ہوا اُس سے بولا اور اُس کا مہندی لگا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر اِس سے پہلے وہ ہانیہ کا ہاتھ اپنے ہونٹوں تک لے جاتا ہانیہ بے ساختہ اُس سے اپنا ہاتھ چھڑا کر، دونوں ہاتھوں میں اپنا چہرہ چھپائے رونے لگی

"آ۔۔۔ سوری آپ کو شاید برا لگا میرا اس طرح آپ پر حق جتانا میں سمجھ سکتا ہوں آپ دلی طور پر اِس رشتے کے لئے تیار نہیں ہوگیں۔۔۔ میں نے آپ کے فادر کو سمجھانا چاہا تھا کہ میں حیثیت میں بہت کم تر ہوں آپ کی بیٹی کے قابل نہیں مگر انہوں نے۔۔۔

حسام ہانیہ کو روتا ہوا دیکھ کر معذرت طلب انداز میں بولا تو ہانیہ اپنے چہرے سے ہاتھ ہٹا کر آنسو صاف کرنے لگی

"ایسی بات نہیں ہے آپ غلط سمجھ رہے ہیں دراصل میں بابا کی بیماری کی وجہ سے پہلے ہی کافی ٹینس تھی اوپر سے بابا کے اصرار پر اتنی جلدی شادی۔۔۔اچانک آئی اس تبدیلی کو فوری طور پر قبول نہیں کر پا رہی ہوں، آپ اپنے ذہن سے یہ بات نکال دیں کے میں اسٹیٹس کونشیس ہو یا پھر آپ سے شادی کر کے خوش نہیں ایسا کچھ نہیں"

ہانیہ حسام کی غلط فہمی دور کرتی ہوئی اسے بتانے لگی تاکہ وہ اُس کے بارے میں پہلی ہی رات میں کوئی غلط رائے قائم نہ کرلے

"آپ اپنے فادر کی طرف سے پریشان مت ہوں اللہ نے چاہا تو فہیم صاحب جلد صحت یاب ہو جائیں گے۔۔۔آپ کی سوچ اور خیالات جان کر حیرت کے ساتھ خوشی ہو رہی ہے مجھے، ورنہ اتنی خوبصورت لڑکی جو امیر و کبیر بھی ہو وہ ایسی سوچ رکھے یقین نہیں آرہا"

حسام اُس کا حسین روپ دیکھتا ہوا بولا اگر سوچا جائے تو آج سہی معنوں میں اس کے نصیب کھل گئے تھے خوبصورت امیر و کبیر بیوی اگر اُس کا جواری بھائی اور لالچی رشتے دار دیکھ لیتے تو جل کر خاک ہو جاتے

"آپ بار بار مالی حیثیت کے فرق کو بیچ میں مت لائیے۔۔۔اب میرا تعلق آپ سے جڑ چکا ہے جو آپ کی حیثیت ہے اُسی حیثیت سے میں پہچانی جاؤ نگی"

ہانیہ کو بار بار حسام کا خود کو کم تر بولنا عجیب سا لگا تبھی وہ اُس کو ٹوکتی ہوئی بولی لیکن اُس کے بولنے پر حسام اسے جن نظروں سے دیکھنے لگا ہانیہ نے گھبرا کر اپنی نظریں جھکا لیں

"اتنی پیاری باتیں کرتی ہیں آپ، اتنی خوبصورت شکل و صورت کی مالک ہیں۔۔۔اگر آپ برا نہ مانے تو میں آپ کو تھوڑا نزدیک سے دیکھ سکتا ہوں"

یہ سونے کی چڑیا جو قسمت سے اُس کے ہاتھ لگ گئی تھی اُس کا حسن دیکھ کر حسام کا دل بے ایمان ہونے لگا ہانیہ اُس کی بات سن کر خاموش ہو چکی تھی حسام نے اس کی طرف اپنا ہاتھ بڑھا کر ہانیہ کا ہاتھ تھامنا چاہا تبھی حسام کا سیل فون بجنے لگا

"ایکسکیوز می"

موبائل کی اسکرین پر مہرین کا نمبر دیکھ کر حسام ہانیہ کو بولتا ہوا بیڈروم سے باہر نکل گیا

"اِس وقت کال کرنے کی کیا ضرورت تھی تمہیں، میرا بنا بنایا سارا کھیل بگاڑ دو گی تم"

حسام کال ریسیو کرنے کے ساتھ ہی آہستہ آواز میں غُراتا ہوا مہرین سے بولا کیونکہ یہ فہیم کا گھر تھا اور نوکروں کی چہل پہل نے پہلے ہی اُسے محتاط کر دیا تھا

"تمہیں یاد دلانے کے لیے کال کی ہے حسام اگر تم آج رات اپنی بیوی کے قریب گئے تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا میں تمہیں کسی دوسری عورت کے ساتھ شئیر نہیں کر سکتی جلد سے جلد اپنا مفاد پورا کرو اور لوٹ کر واپس آؤ میرے پاس"

مہرین کی غصّے سے بھری آواز اُس کے کانوں سے ٹکرائی تو حسام دل بھر کر بے زار ہوا

"ارے میری بیوقوف سی محبوبہ تم اچھی طرح جانتی ہو میں صرف تم سے ہی محبت کرتا ہوں اور تم ہی سے شادی کروں گا۔۔ تمہاری اور اپنی لائف بنانے کے لیے یہ قدم اٹھایا ہے میں نے لیکن اگر تم ایسے ہی رات کو کالز کرتی رہی تو اُس لڑکی کو اور اُس کے باپ کو شک ہو جائے گا، اور ہاتھ میں آنے والا مال یونہی چلا جائے گا۔۔۔ تمہارے سر کی قسم کھا کر بول رہا ہوں میں نے تو اُس کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا اور نہ ہی دیکھوں گا۔۔۔ اب غُصّہ کرنا بند کرو میں واپس کمرے میں جا رہا ہوں"

وہ مہرین کو بہلاتا ہوا واپس کمرے میں آیا تو ہانیہ وارڈروب سے اپنے لئے کپڑے نکال رہی تھی

"سوری وہ میرے دوست کی کال آگئی تھی وہ شادی میں شرکت نہیں کر سکا تھا تو مبارکباد دینے کے لیے اُس نے کال ملائی تھی۔۔۔ آپ کپڑے کیوں تبدیل کرنے لگ گئی کیا آپ کو برا لگا میرا کمرے سے جانا"

حسام ہانیہ کا بغور جائزہ لیتا ہوا اُس سے پوچھنے لگا

"نہیں برا ماننے والی کیا بات ہے ایسی تو کوئی بات نہیں دراصل میں کافی تھک گئی تھی تو میں نے سوچا چینج کرلو۔۔۔اگر آپ بولتے ہیں تو میں یہی ڈریس پہنے رہتی ہوں"

ہانیہ حسام کو دیکھتی ہوئی بولی لیکن آج وہ ذہنی طور پر اتنی پریشان تھی کہ اس وقت صرف آرام کرنا چاہتی تھی

"آپ کی تابعداری نے تو دل جیت لیا میرا آپ لباس تبدیل کرکے آجائیں صرف آپ سے آپ کو تھوڑا سا وقت اپنے لئے لوں گا اگر آپ کی مرضی اور اجازت ہوئی تو"

اس وقت وہ مہرین کو بھولتا ہوا بہکی نگاہوں سے ہانیہ کو دیکھتا ہوا بولا تو ہانیہ بناء کچھ بولے سر جھکاتی ہوئی کپڑے تبدیل کرنے واش روم چلی گئی

"حسام سمجھ لیں بیٹا تیرا اچھا ٹائم شروع ہو چکا ہے سوری مہرین میری بیوقوف سی محبوبہ، رکھو گا تو میں تمہیں ہی اپنے پاس لیکن وقتی طور پر اِس حسن کی دیوی کے قریب سے دیدار کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے،۔۔۔کون سا تمہیں کچھ معلوم ہو جائے گا کہ تمہارا حسام اصل میں کتنا بڑا کمینہ ہے"

حسام بولتا ہوا نرم سے بستر پر جا کر لیٹ گیا تو ہانیہ کپڑے تبدیل کر کے واپس آئی سادہ سے قمیض شلوار میں وہ بناء میک اپ کے اور بھی زیادہ حسین لگ رہی تھی

"ایک دفعہ میں تو دل بھی نہیں بھرے گا لگ رہا ہے تھوڑا عرصہ مزید ڈرامہ کرنے پڑے گا گھر داماد بننے کا۔۔۔"

حسام بہکی بہکی نگاہوں سے ہانیہ کے روپ کو دیکھتا ہوا دل ہی دل میں سوچنے لگا ہانیہ جو اس کی نگاہوں سے بے حد کنفیوز ہو رہی تھی اُس کے دل کی عجیب سی کیفیت ہونے لگی نہ جانے کیوں آج اُس کا دل بری طرح گھبرا رہا تھا

"آپ رک کیوں گئیں یہاں آجائیے"

حسام بیڈ سے اٹھ کر ہانیہ کے پاس آتا ہوا اس سے بولا وہ اس کے قریب آیا تو اچانک کمرے کا دروازہ زور سے بجنے لگا ہانیہ جو پہلے ہی گھبرائی ہوئی تھی بے ساختہ اس نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا

"فہیم صاحب کی طبیعت اچانک خراب ہوگئی ہے ابھی انہیں خون کی اتنی بڑی الٹی ہوئی ہے وہ کافی نڈھال سے لگ رہے ہیں"

ملازم گھبراتا ہوا ہانیہ سے بولا

"بابا"

ہانیہ بناء حسام کی طرف دیکھے فہیم کو پکارتی ہوئی کمرے سے بھاگی۔۔۔ مجبوراً حسام کو بھی اُس کے پیچھے فہیم کے کمرے میں جانا پڑا

*****

"کہا گیا ہے شیر بتائے بغیر کتنے غصّے میں تھا تمہیں بھی ساتھ لے کر نہیں گیا۔۔۔ فون کر کے پوچھو دلاور کہاں ہے وہ، میرا تو دل ہولے جا رہا ہے"

ہال میں چکر کاٹتی رملہ دلاور سے بولی جو وہی کھڑا تھا رملہ کی بات پر وہ دوبارہ شیر دل کو کال ملانے لگا۔۔۔ گھنٹہ بھر پہلے وہ اچھا خاصا گھر میں موجود تھا مگر اچانک شیر دل کے موبائل پر کسی کی کال آئی تھی جس کے بعد وہ غصّے میں بھرا ہوا بغیر کسی کو کچھ بتائے یادلاور کو اپنے ساتھ لیے گھر سے نکل گیا تھا

"مالک کال نہیں اٹھا رہے آپ پریشان مت ہو، میں جا کر خود معلوم کر کے آتا ہوں"

دلاور رملہ کو پریشان دیکھ کر اُس سے بولا اُس کا ارادہ آفس جانے کا تھا مگر تبھی اُسے کاریڈور سے مشی کی روتی ہوئی آواز آئی جس پر دلاور چونکا، رملہ بھی ایک دم مشی کی آواز پر متوجہ ہوئی

دلاور کو حیرت کا جھٹکا لگا شیر دل غصّے میں مشی کو بازو سے پکڑ کر گھسیٹا اپنے ساتھ ہال میں لا رہا تھا اور مشی کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا

"شیر یہ سب کیا ہے"

رملہ حیرت میں ڈوبی شیر دل سے بولی شیر دل نے غصّے میں مشی کو رملہ کی طرف دھکیلا رملہ نے ایک دم مشی کو تھام لیا

"پوچھیں اس سے کیا کرتی پھر رہی ہے یہ کالج میں"

وہ غصّے بھری آواز میں زور سے دھاڑا تو رملہ کے ساتھ دلاور بھی شیر دل کے بعد مشی کو دیکھنے لگا جو بدستور روئے جارہی تھی

"ناجائز فائدہ اٹھایا ہے اِس نے پڑھائی کے نام پر۔۔۔آج کے بعد اِس کا کالج جانا بند، کہیں باہر آنا جانا بند۔۔۔نہ ہی اِس سے کوئی گھر میں ملنے آئے گا اور نہ ہی یہ گھر سے باہر نکلے گی"

شیر دل روتی ہوئی مشی کو دیکھ کر شدید غصّے میں زور سے چیختا ہوا بولا

"آخر ایسا ہوا کیا ہے مجھے بتاؤ تو سہی"

رملہ شیر دل کو غصّے میں دیکھ کر آئستہ آواز میں اُس سے پوچھنے لگی جبکہ دلاور کی نظریں ابھی تک مشی کے روتی ہوئے چہرے پر جمی ہوئی تھیں جو ہاتھوں میں چہرہ چھپائے بے تحاشہ رو رہی تھی

"عاشقیاں چل رہی ہیں اِس کی کالج میں کسی بے غیرت لڑکے کے ساتھ۔۔۔ یہ سب آپ کے ڈھیل کا نتیجہ ہے۔۔۔ ہوتی اگر اِس کی جگہ آپ کی سگی بیٹی تو اُس کی پرورش ایسے ہی کرتیں آپ"

شیر دل کے طعنے پر جہاں رملہ کا دل چھلنی ہو کر رہ گیا وہی عاشقی کی بات پر دلاور ضبط کرتا رہ گیا جبکہ مشی روتی ہوئی ایک دم اپنے چہرے سے ہاتھ ہٹا کر بولی

"وہ بے غیرت نہیں ہے، محبت کرتا ہے مجھ سے شادی کرے گا میرے ساتھ"

جیسے ہی مشی نڈر انداز میں بولی شیر دل آگ بگولہ ہوتا مشی کی طرف بڑھا اِس سے پہلے اُس کے ہاتھ میں کرارا تھپڑ مشی کے گال پر پڑتا رملہ بیچ میں آگئی

"شیر پلیز"

وہ شیر دل کا ہاتھ پکڑتی کر اُسے پیچھے ہٹاتی بولی جبکہ دلاور ضبط سے اپنے دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں سختی سے بھینچ گیا

"اگر اب اِس نے گھر سے باہر اپنے قدم نکالے تو میں اِس کی دونوں ٹانگیں توڑ ڈالوں گا اور ساتھ ہی اُس لڑکے کے ٹکڑے کر ڈالوں گا۔۔۔ قابو میں کر کے رکھیں اِسے"

شیر دل رملہ کو وارن کرتا بولا اور تن فن کرتا اپنے کمرے میں چلا گیا دلاور بھی خاموشی سے بوجھل قدموں کے ساتھ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا

****

"بیٹا آپ کیوں اتنا پریشان ہو رہی ہیں، اب میں بالکل ٹھیک ہوں میری جان۔۔۔ جائیے جا کر اپنے کمرے میں ریسٹ کریں"

تین دن اسپتال میں ایڈمٹ رہنے کے بعد آج فہیم گھر آگیا تھا۔۔۔ تین دن سے ہانیہ اسپتال میں فہیم کے ساتھ ہی موجود تھی وہ فہیم کو ایک پل کے لئے بھی اکیلا چھوڑنے کو تیار نہیں تھی یہاں تک کہ تین دن سے وہ یہ تک بھولی ہوئی تھی کہ حسام سے اس کا کتنا حساس اور قریبی رشتہ جڑ چکا تھا

"میں پریشان نہیں ہوں بابا اور اپنے روم میں جا کر مجھے بالکل اطمینان نہیں آئے گا میں یہی ٹھیک ہو آپ کے پاس آپ کے روم میں"

اسے اندر سے انجانہ ساخدشہ گھیرے ہوئے تھا کہ اُس کا باپ اسے اکیلا چھوڑ کر نہ چلا جائے اِس لیے وہ فہیم کو اپنی نظروں سے اوجھل نہیں کرنا چاہتی تھی ابھی بھی وہ فہیم کو انکار کرتی ہوئی بولی اور فہیم کے سرہانے بیڈ پر بیٹھ گئی

"بیٹا آپ بھول رہی ہیں اب آپ شادی شدہ ہیں۔۔۔ حسام کو بھی آپ کی توجہ کی ضرورت ہو گی آپ مسلسل تین دن سے صرف میرے پاس ہیں، آپ کو حسام کا بھی خیال کرنا چاہیے"

فہیم ہانیہ کو پیار سے سمجھاتا ہوا بولا کمرے میں حسام کے قدم وہی رک گئے۔۔۔

"حسام بہت اچھے ہیں بابا وہ بات کو سمجھنے والے انسان ہیں۔۔۔ مجھے امید ہے وہ اِس بات کا برا نہیں مانیں گے کہ ابھی میں آپ کو ٹائم دیتی ہوں وہ اس بات کو سمجھتے ہو گے کہ اِس وقت میری ضرورت کس کو زیادہ ہے"

ہانیہ فہیم کو اطمینان دلانے کی غرض سے بولی جبکہ کمرے سے باہر کھڑا حسام ہانیہ کی بات پر بری طرح جل گیا

"سر کیسی طبیعت ہے اب آپ کی۔۔۔ معذرت میں آپ کو اسپتال سے واپس گھر لانے کے لیے نہیں آسکا دراصل آفس میں آج کام کا برڈن بہت زیادہ تھا انصاری صاحب بھی آفس نہیں آئے تھے۔۔۔ تو سب کچھ مجھے ہی دیکھنا پڑا اور سنبھالنا پڑا"

حسام کمرے میں آنے کے ساتھ ہی فہیم کو اپنے اسپتال نہ آنے کی وجہ بتانے لگا تین دن سے آفس اسی نے سنبھالا ہوا تھا۔۔۔ سنبھالا ہوا کیا تھا جتنا ہیر پھیر کر کے وہ اپنا اکاؤنٹ بھر سکتا تھا وہ بھر چکا تھا اب اسے چیدہ چیدہ چیزیں سمیٹ کر اپنے نام کروانی تو اور یہاں سے نکلنا تھا

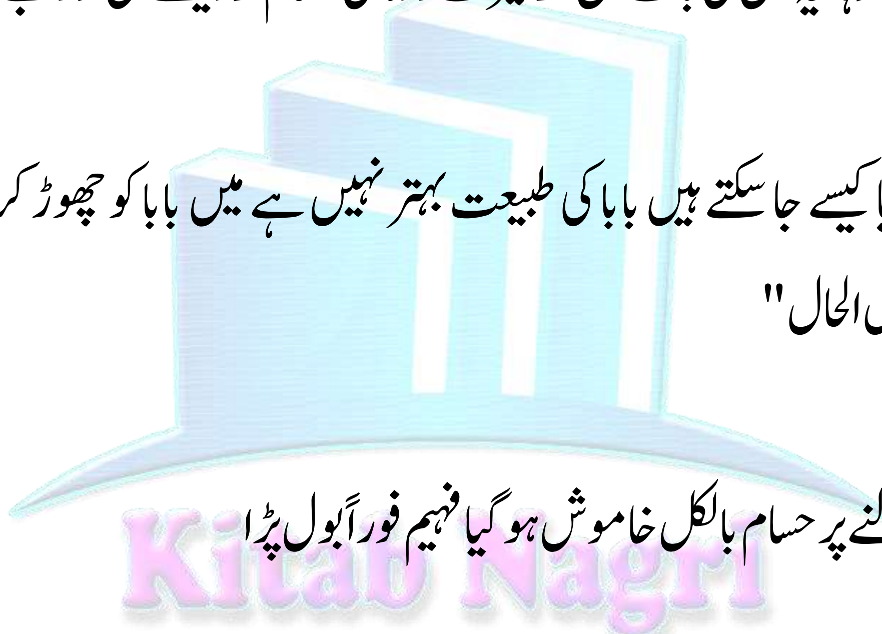
"کوئی بات نہیں بیٹا میں ڈرائیور اور ہانیہ کے ساتھ آرام سے گھر پہنچ گیا تھا آفس تو اب مستقل تمہیں ہی دیکھنا ہے آفس کی ذمہ داری سنبھالنے کے لئے تیار ہو جاؤ اور آفس کے ساتھ ساتھ تمہیں ہانی کا بھی خیال رکھنا ہے بلکہ یوں سمجھ لو آفس سے بڑی ذمہ داری تمہارے اوپر میری بیٹی کی ہے تم اِس کا بہت زیادہ دھیان رکھنا آگے بھی"

فہیم حسام سے بولنے لگا تو ہانیہ فہیم کی بات پر اداس ہونے لگی

"آپ فکر نہیں کریں سر میں کبھی آپ کو شکایت کا موقع نہیں دوں گا آپ اپنی بیماری کو لے کر پریشان مت ہو، آپ بہت جلد صحت یاب ہو جائیں گے ہانیہ کی طرف سے آپ بالکل مطمئن ہو جائیں، یہ اب میری ذمہ داری ہیں میں ان کا آگے بہت اچھے طریقے سے خیال رکھوں گا بلکہ میں تو ہانیہ کے خیال سے،

اپنے اور ہانیہ کے لیے ٹکٹ بھی بُک کروا لیے ہیں کل ہماری ملیشیا کے لیے فلائٹ ہے۔۔۔ہانیہ اور میرا جب ایک ساتھ وقت گزرے گا تب ہی ہم دونوں اچھے سے ایک دوسرے کو سمجھ سکیں گے، جان جائیں گے اور ہانیہ کا دل بھی بہل جائے گا اِسی بہانے"

حسام فہیم کو بتانے لگا تو ہانیہ اُس کی بات سن کر حیرت زدہ سی حسام کو دیکھنے لگی اور بے ساختہ ہی بولی



"حسام ہم ابھی ملیشیا کیسے جا سکتے ہیں بابا کی طبیعت بہتر نہیں ہے میں بابا کو چھوڑ کر کہیں بھی جانے کا سوچ ہی نہیں سکتی فل الحال"

ہانیہ کے ایک دم بولنے پر حسام بالکل خاموش ہو گیا فہیم فوراً بول پڑا

"آپ کو کس نے کہہ دیا کہ میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے اب میں بالکل ٹھیک ہو گیا ہوں اور ڈاکٹر کی اجازت پر ہی اسپتال سے گھر آیا ہوں۔۔۔بیٹا کل آپ حسام کے ساتھ ملیشیا جا رہی ہیں، میں آپ سے اِس بات کا بالکل انکار نہیں سنوں گا۔۔۔یہی دن ہوتے ہیں انجوائے کرنے کے ایک دوسرے کو سمجھنے

کے اور ایک دوسرے کو جاننے کے۔۔۔ حسام بیٹا بہت اچھا فیصلہ کیا ہے تم نے۔۔۔ہانیہ کو لے کر گھومو پھرو، بیٹا میں خوش ہی تو دیکھنا چاہتا ہوں آپ دونوں کو ایک ساتھ"

فہیم کی بات پر حسام خوشی سے مسکرا دیا جبکہ ہانیہ خاموشی سے سر جھکا گئی

*****

"وہ مجھے پسند کرتا ہے شادی کرنا چاہتا ہے مجھ سے ماما میں اُس کے ساتھ خوش رہو گی اِس لیے نہیں کہ وہ مجھ سے شادی کرنا چاہتا ہے یا مجھے پسند کرتا ہے بلکہ اِس لئے کہ میں بھی اُس کو پسند کرتی ہوں پسند بہت چھوٹا سا لفظ ہے میں دانیال سے محبت کرتی ہوں"

مشی رملہ کی گود میں سر رکھے اُسے دانیال کے لئے اپنے احساسات بتانے لگی جبکہ کمرے کے دروازے پر کھڑا دلاور مشی کے جملے پر وہی تھم گیا

"مشی تم شیر کو اچھی طرح جانتی ہو وہ پچھلے تین دن سے کس قدر غُصّے میں ہے اگر اُس نے تمہارے منہ سے اُس لڑکے کا نام دوبارہ سن لیا یہ تم بھی جانتی ہو گھر میں کتنا بڑا طوفان برپا ہو جائے گا پلیز بھول جاؤ اُس لڑکے کو"

رملہ پیار سے اُس کے بال سہلاتی ہوئی مشی کو سمجھانے لگی جس پر مشی نے اُس کی گود سے سر اٹھایا اور اٹھ کر بیٹھ گئی

"کیسے بھول جاؤں اُس کو، جس سے محبت کی جاتی ہے اُن کو بھول جانا آسان ہوتا ہے آپ بھائی کے غصّے سے مجھے ڈرا کر اپنی محبت سے دستبر دار ہونے کا کہہ رہی ہیں کیا اگر میری جگہ یہاں آپ کی سگی بیٹی ہانیہ ہوتی تو کیا آپ اُسے بھی ایسے ہی بولتی کہ اپنے دل کو مار لوں اپنی خوشیوں کو قربان کر ڈالو"

مشی روتی ہوئی رملہ سے بولی جبکہ رملہ افسوس سے مشی کو دیکھنے کے بعد دروازے پر کھڑے دلاور کو دیکھنے لگی جو نہ جانے کس کام سے اُس کے کمرے میں آیا تھا اور اب سرخ آنکھیں لیے خاموشی کی مشی کی باتیں سن رہا تھا۔۔۔رملہ کو دروازے کی جانب دیکھتا پا کر مشی بھی مڑ کر دروازے پر دیکھنے لگی۔۔۔

دلاور کو کھڑا دیکھ کر اُسے غصہ آنے لگا وہ شدید غصّے میں بیڈ سے اتر کر چلتی ہوئی دلاور کے پاس آئی

"کیا سن رہے ہو یہاں کھڑے ہو کر، تمہی نے بتایا ہے ناں بھائی کو دانیال کے بارے میں۔۔۔اب بہت مزہ آرہا ہو گا تمہیں مجھے روتا ہوا اور بے بس دیکھ کر کہ تم پر حکم چلانے والی آج خود اپنی محبت کے لئے چیختی ہوئی اپنی محبت کی فریاد کررہی ہے۔۔۔ خوش ہو جاؤ تم اور یہاں سے جا کر بھائی کو بتاؤ ساری باتیں۔۔۔ لیکن ایک بات میری یاد رکھنا میں دانیال سے محبت کرتی ہوں اور شادی کرو گی تو صرف اسی سے۔۔۔ کیوں چپ کھڑے ہو جاؤ یہاں سے چلے جاؤ"

مشی نے غصّے میں دلاور کے سر پر کھڑے ہو کر نہ صرف اُس کو باتیں سنائی بلکہ آخری جملے پر اسکے سینے پر اپنے دونوں ہاتھوں سے پیچھے دھکیل کر دروازہ بھی بند کر ڈالا

"مشی کیا ہو گیا ہے تمہیں بیٹا خود کو سنبھالو اِس طرح خود کو کیوں تکلیف دے رہی ہو"

رملہ مشی کے سخت رویے کو دیکھ کر اٹھ کر اس کے پاس آکر مشی کو گلے لگاتی ہوئی بولی تو مشی رملہ کے گلے لگ کر رونے لگی

"آپ بھائی کو سمجھائے ماما اُن کو بولیں کہ وہ دانیال کے لیے مان جائے پلیز آپ ان سے بات کریں میری خاطر۔۔۔اگر آپ کو مجھ سے پیار ہے تو"

مشی روتی ہوئی رملہ سے بولی

"اچھا میں بات کروں گی اس سے اب خاموش ہو جاؤ"

رملہ مشی کو چپ کرواتی ہوئی بولی مگر وہ اچھی طرح جانتی تھی اگر وہ مشی کی خاطر شیر دل سے بات بھی کر لیتی تب بھی شیر دل کبھی اس بات کے لئے راضی نہیں ہوتا جس بات سے وہ ایک بار انکار کر چکا تھا

*****

گال پر پڑنے والے زوردار طماچے سے وانیہ کا گال بری طرح جل اٹھا وہ اپنے گال پر ہاتھ رکھے دانیال کو دیکھنے لگی جواب اس کے بالوں کو بے دردی سے اپنی مٹھی میں بھر چکا تھا

"کیوں بتایا تم نے مشی کے بھائی کو میرے اور مشی کے متعلق جواب دو"

دانیال غصّے میں وانیہ کے بال مٹھی میں پکڑے اس سے پوچھنے لگا

"شکر کرو کہ صرف تمہارے اور مشی کے متعلق ہی بتایا ہے یہ نہیں بتایا کہ تم اس کی بہن کے ساتھ کیا کرنے والے ہو۔۔۔ میں تمہیں ایک اور لڑکی کی زندگی برباد کرنے نہیں دو گی۔۔۔آآ چھوڑو میرے بال"

وانیہ کرہاتی ہوئی دانیال سے بولی تو دانیال نے جھٹکے سے اُس کے بال چھوڑے وہ فرش پر جا گری

"اگر تم نے مشی اور میرے معاملے کے بیچ ٹانگ اڑائی یا کسی سے کوئی بکواس کی تو یاد رکھنا۔۔۔ جو تمھاری تصویں میرے پاس موجود ہیں ان کے ساتھ میں وہ کروں گا جسے دیکھنے کے بعد تمہاری زندہ رہنے کی خواہش ہمیشہ کے لیے دم توڑ دے گی"

دانیال اس کو دھمکاتا ہوا کمرے سے باہر نکلا

******

فلائٹ میں وہ سارا وقت خاموش رہی تھی حسام اس سے کچھ بات کرنے کی کوشش کرتا تب ہانیہ ہاں، ہوں میں جواب دے دیتی۔۔۔ حسام نے اسے ٹوکا بھی کہ وہ خود سے کچھ بات کرے مگر ہانیہ کے پاس فلالحال اپنے باپ کے علاوہ کوئی اور دوسرا ٹاپک نہیں تھا جس پر وہ حسام سے بات کرتی حسام کو محسوس ہوا وہ اچھی خاصی بور کر دینے والی لڑکی تھی اُس کی باتوں سے حسام کافی مایوس ہوا تھا۔۔ مگر اسے ہانیہ کو یہاں لاکر اپنا مقصد پورا کرنا تھا

"لگ رہا ہے تم کافی تھک گئی ہو گی"

کیپ ہوٹل کے پاس اگر رکی تو حسام ہانیہ کا اترا ہوا چہرہ دیکھ کر اُس سے پوچھنے لگا

"جی رات میں صحیح طریقے سے نیند نہیں لے سکی تھی اس لئے تھوڑی دیر ریسٹ کرو گی"

ہانیہ آئستہ آواز میں حسام سے بولی وہ اداس تھی فہیم کو یوں بیماری کی حالت میں چھوڑ کر آنے پر۔۔۔اُس کا لہجہ کافی تھکا تھکا سا تھا

"ہاں ہم اسی لئے تو یہاں اتنی دور آئے ہیں کہ تا کہ تم ریسٹ کر سکو"

حسام کا عجیب طنزیہ لہجہ ہانیہ کو اچھا خاصا محسوس ہوا ہانیہ حسام کا چہرہ دیکھنے لگی

"ارے لگتا ہے تم میری بات کو محسوس کر گئی میں نے مذاق میں بولا تھا چلو اب اندر چلتے ہیں روم میں نے پہلے ہی بک کروالیا تھا"

حسام ہانیہ کو بہلاتا ہوا بولا یہ بھی اچھا تھا کہ وہ اسی فلائیٹ میں مہرین بھی یہاں لے آیا تھا۔۔۔اِس لڑکی کے سونے کے بعد کم از کم وہ مہرین کے ساتھ ہی ہنی مون بنالیتا

*****

"میٹنگ تو اچھے سے ہو گئی مالک آگے کیا حکم ہے مزید ٹھہرنا ہے یا پھر واپسی کے لیے فلائیٹ بک کروالو"

دلاور ہوٹل کے لوبی میں شیر دل کی ہمراہ چلتا ہوا شیر دل سے اُس کا ارادہ پوچھنے لگا وہ شیر دل کے ساتھ ضروری میٹنگ کے سلسلے میں ملیشیا آیا تھا

"یہاں رہ کر کون سا ضروری کام کرنا ہے رات یہ شام کی جو فلائٹ آویلیبل ہو تو نکلتے ہیں پھر"

شیر دل دلاور سے بول رہا تھا مگر سامنے سے آتی لڑکی کو دیکھتے ہی وہ وہی رک گیا، وہ لڑکی آج پھر اُس کو قسمت سے مل گئی تھی۔۔۔ مگر اُس کے ساتھ موجود یہ لڑکا؟؟؟

"مالک کیا ہوا سب خیریت ہے"

شیر دل کو ایک دم رکتا دیکھ کر دلاور اس سے پوچھنے لگا۔۔ ساتھ ہی اس نے شیر دل کی نظروں کے تعاقب میں سامنے آتے کپل کو دیکھا۔۔ وہ دونوں لڑکا لڑکی بھی شیر دل کے یوں دیکھنے پر اسی کو دیکھتے ہوئے ہوٹل کے اندر جا چکے تھے

"یہ لڑکی۔۔۔ دلاور یہ وہی لڑکی ہے مجھے جس کی تلاش تھی۔۔۔ سنو یہ لڑکی مجھے چاہیے کسی بھی قیمت پر"

شیر دل دلاور کو دیکھتا ہوا بولا تو دلاور اُسے نہ سمجھنے والے انداز میں دیکھنے لگا

"لڑکی چاہیے مگر کس لئے مالک"

دلاور اِس بات سے واقف تھا مہینے دو مہینے بعد کسی ایسے ہی ٹرپ پر شیر دل کی "ایسی" ڈیمانڈ ہوتی مگر شیر دل نے ایسی ڈیمانڈ آج تک کسی شادی شدہ لڑکی کے لیے نہیں کی تھی نہ ہی کسی مجبور لڑکی کا فائدہ اٹھایا تھا۔۔۔اور یہ لڑکا لڑکی دکھنے سے ہی نیا شادی شدہ جوڑا لگ رہا تھا

"لڑکی کس لئے چاہیے ہوتی ہے دلاور کیا تمہیں بتانا پڑے گا"

دلاور کے پوچھے گئے عجیب سے سوال پر شیر دل جتاتی ہوئی نظروں سے اُسے جواب دیتا پوچھنے لگا

"میرا مطلب تھا مالک وہ لڑکی ویسی نہیں لگ رہی شادی شدہ لگ رہی ہے"

دلاور ہانیہ کے ہاتھوں پر لگی مہندی اور اس کے ساتھ حسام کو دیکھتا ہوا اپنے اندازے سے شیر دل سے بولا

"وہ لڑکی ویسی ہو یا نہ ہو۔۔۔ شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ،، دلاور یہ لڑکی مجھے ایک رات کیلئے چاہیے۔۔۔ جاؤ اس کے شوہر سے بات کرو اور ہم آج پاکستان واپس نہیں جا رہے ہیں"

شیر دل دلاور کو حکم دیتا ہوا وہاں سے چلا گیا جبکہ دلاور وہی کھڑا حیرت زدہ سا شیر دل کی بات کو سوچنے لگا

******

"کون تھا وہ آدمی، کیسی عجیب سی نظروں سے دیکھ رہا تھا تمہیں کیا تم کو جانتا ہے وہ پہلے سے"

ہوٹل کے روم کے اندر آتے ہی حسام ہانیہ سے پوچھنے لگا

"مجھے نہیں معلوم حسام وہ کون تھا اور اِس طرح کیوں دیکھ رہا تھا مجھے۔۔۔میں اُس کو نہیں جانتی"

ہانیہ وہاں شیر دل کو دیکھتے ہی پہچان چکی تھی۔۔۔لیکن وہ حسام کو اُس کے متعلق کیا بتاتی یہ بات تو اس نے فہیم کو بھی نہیں بتائی تھی۔۔۔اِسلیے شیر دل کو پہچاننے سے انکار کرتی ہوئی بولی

"ہاں چھوڑو دفع کرو ہوگا کوئی، ایسا کرو تم تھوڑی دیر ریسٹ کرلو، یہاں میرا ایک دوست بھی آیا ہوا ہے میں اُس سے مل کر آجاتا ہوں"

حسام نے ہانیہ سے اِس لئے دوسرا کوئی سوال نہیں کیا کہیں ہانیہ اُس کو شکی مزاج نہ سمجھے۔۔۔اور ویسے بھی مہرین اِسی ہوٹل کے دوسرے کمرے میں موجود تھی اگر حسام اُس کے پاس فوری طور پر نہیں جاتا تو مہرین کی کال حسام کے پاس آنے لگ جاتی۔۔۔اِس لیے وہ ہانیہ کو آرام کا بولتا ہوا مہرین کے پاس جانے کا ارادہ کرنے لگا

"حسام میرے ریسٹ کرنے پر آپ ناراض تو نہیں ہیں اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ کے ساتھ وقت گزاروں باتیں کروں تو ٹھیک ہے۔۔۔ریسٹ میں بعد میں کرلوں گی"

ہانیہ حسام کی ناراضگی کے خیال سے اپنے ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں مروڑتی ہوئی اس سے بولی۔۔۔ حسام اُس کی اِس معصوم سی ادا پر مسکرادیا

"تمہیں معلوم ہے ہانیہ تم ظاہری طور پر خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ ایک خوبصورت دل کی بھی مالک ہو۔۔۔ناراض نہیں ہوں میں تم سے، تم ابھی ریسٹ کرلو، رات میں ہم دونوں ایک ساتھ ڈھیر سارا وقت گزارے گے"

حسام کے بولنے پر ہانیہ نظریں جھکا گئی تب حسام کو کچھ یاد آیا وہ فوراً اُس سے بولا

"ارے ہاں یار ایک کام تو میں بھول ہی گیا"

حسام کچھ یاد کرتا ہوا بے تکلفی سے اُس سے بولا اور اپنے بیگ سے ایک فائل نکالنے لگا

"جاتے جاتے یہ فائل سر نے دی تھی، تمہارے سائن چاہیے تھے اِن پیپرز پر تم ان پر جلدی سے سائن کردو تاکہ میں آج ہی یہ ضروری ڈاکومینٹس واپس بھجوادو"

حسام فائل اور پین ہانیہ کی طرف بڑھاتا ہوا بولا۔۔۔ ہانیہ بہت سارے سوالات ذہن میں آنے کے باوجود خاموشی سے پیپرز پر سائن کرنے لگی وہ اپنے اور حسام کے رشتے میں اعتبار کا رشتہ تاعمر قائم رکھنا چاہتی تھی جبکے ہانیہ کو اتنے آرام سے پیپرز پر سائن کرتا دیکھ کر حسام کے چہرے پر شاطرانہ مسکراہٹ رقص کرنے لگی

"اب تم آرام سے آرام کرو میں تمہیں ابھی بالکل ڈسٹرب نہیں کروگا"

حسام ہانیہ سے فائل لیتا ہوا بولا اس نے آگے بڑھ کر ہانیہ کے ماتھے پر بوسہ دینا چاہتا تبھی کمرے کا دروازہ ناک ہوا

اسلام علیکم

"آپ کو روم نمبر 509 میں شیر دل صاحب نے بلوایا ہے سر"

ویٹر حسام کے لئے پیغام لاتا ہوا اس سے بولا جسے سن کر حسام ہانیہ کو کچھ بولے بغیر وہاں سے چلا گیا

*****

دلاور کے منہ سے ایسی بات سن کر حسام کو غصّہ آگیا جس کا اظہار کیے بغیر وہ شیر دل کو عجیب سی نظروں سے دیکھنے لگا۔۔ صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے شیر دل نے حسام کو دیکھا پھر وہ دلاور سے بولا

"دلاور قیمت دو اسے اِس کی بیوی کی ایک رات کی"

شیر دل بات پر دلاور نے نوٹوں کی موٹی سی گڈی حسام کے سامنے رکھ دی جسے حسام چپ کر کے دیکھنے لگا شیر دل اُس کے سامنے صوفے پر بیٹھا حسام کے چہرے کے تاثرات کو بغور دیکھ رہا تھا جبکہ دلاور وہاں خاموش کھڑا تھا

"وہ شریف لڑکی ہے کبھی بھی اس بات کے لئے تیار نہیں ہو گی"

حسام سامنے بیٹھے شخص کو دیکھتا ہوا کمزور لہجے میں احتجاجاً بولا

"تو تم اپنی بیوی کو راضی کرو۔۔۔ صرف ایک ہی رات کی بات ہے"

شیر دل نے حسام سے بولتے ہوئے دلاور کو اشارہ کیا دلاور نے ایک اور نوٹوں کی موٹی گڈی حسام کے سامنے میز پر رکھی جس کے بعد حسام عجیب الجھن کا شکار ہوا اور ماتھے پر آیا ہوا پسینہ اپنی جیب سے رومال نکال کر صاف کرنے لگا۔۔۔ بات صرف پیسوں کی نہیں تھی اچھی خاصی رقم اور فہیم کا سب کچھ جو ہانیہ کے نام تھا، وہ ہانیہ کے کاغذات پر سائن کروانے کے بعد اپنے نام کروا چکا تھا مگر سامنے بیٹھے شخص کے رعب کے زیرِ اثر حسام ذرا سا بھی احتجاج نہیں کر پایا تھا۔۔۔ اور دلاور کے ہاتھ میں اسلحہ دیکھ کر حسام کی سٹی ویسے ہی گم ہو چکی تھی وہ اندازہ لگا چکا تھا سامنے بیٹھا شخص ایک رات کے لیے اُس سے اُس کی بیوی چاہتا وہ عام انسان ہر گز نہیں تھا اور حسام فطرتاً کافی ڈرپوک آدمی تھا اُس نے فہیم کو چونا بھی اِسی وجہ سے لگایا تھا کیونکہ فہیم کے آگے پیچھے کوئی نہیں تھا اُس کی بیٹی کم عمر اور ایک کمزور سی لڑکی تھی

"کافی زیادہ سوچنے میں وقت ضائع کر رہے ہو تم"

شیر دل حسام کی خاموشی پر اکتائے ہوئے لہجے میں اسے جتاتا ہوا بولا

"بات وہ نہیں ہے دراصل میری اُس سے شادی کو زیادہ دن نہیں گزرے ہیں میں نے ابھی تک اُس کے ساتھ کوئی۔۔۔میرا مطلب ہے وہ ابھی تک ان چھوئی ہے"

حسام بولتا ہوا خاموش ہوا تو شیر دل کمینگی سے ہنسا

"مطلب پھر تو تمہیں دگنی قیمت ملنی چاہیے کیونکہ تم اپنی اَن چھوئی بیوی مجھے ایک رات کے لیے سونپ رہے ہو۔۔۔۔دلاور"

شیر دل نے استزائیہ ہنستے ہوئے دلاور کو دوبارہ اشارہ کیا اُس نے حسام کے سامنے دو اور نوٹوں کی گڈی اچھال کر پھینکی جسے اُٹھاتے ہوئے حسام شرمندہ ہونے لگا

"یہاں ہوٹل کے ہی کمرے میں لے آنا اسے رات میں"

شیر دل کی بات پر حسام اسے دیکھنے لگا اب شیر دل کے چہرے پر پتھریلے اور سخت تاثرات تھے

"اگر آپ برا نہیں مانیں تو آپ آج رات میرے کمرے میں۔۔۔ مطلب میری جگہ پر۔۔۔ میرا مطلب ہے اُسے کسی طرح معلوم بھی نہ ہو اور آپ"

حسام کو کچھ سمجھ نہیں آیا وہ کس طرح شیر دل سے یہ بات بولے مگر شیر دل سگریٹ پیتا ہوا حسام کی بات سن کر انجوائے کرنے لگا جبکہ خاموش کھڑا دلاور حسام کو ناگوار نظروں سے اور شیر دل پر افسوس بھری نظر ڈال کر سر جھٹک چکا تھا

******

زیب تن کی ہوئی نائٹی میں اپنا عکس سامنے آئینے میں دیکھ کر ہانیہ کو عجیب سا احساس ہونے لگا تھوڑی دیر پہلے ہی اُس نے حسام کے کہنے پر یہ نائیٹی پہنی تھی حسام خود اُس کا کمرے میں انتظار کر رہا تھا

اتنی جلدی شادی اور پھر یہ سب کچھ۔۔۔ ڈریسنگ روم میں کھڑی ہانیہ خود کو آنے والے وقت کے لئے اور نئی زندگی کے لئے ذہنی طور پر تیار کرنے لگی جیسے ہی کمرے کا دروازہ کھول کر وہ بیڈروم میں آئی تو کمرہ خالی تھا

"حسام"

اس نے حسام کو پکارا ہی تھا تبھی اس کی پشت پر کھڑے وجود نے ہانیہ کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی

"حسام یہ کیا کر رہے ہیں آپ"

اُس نے حسام سے پوچھنا چاہا مگر وہ جواب دیئے بغیر ہانیہ کا رُخ اپنی جانب کرتا ہوا اُسے اپنے بازوؤں میں اٹھا چکا تھا ہانیہ اُس کے عمل پر بالکل خاموش ہو گئی

اپنے وجود کو نرم سے بستر پر محسوس کرنے کے بعد اُس نے اپنے وجود پر بھاری سا جھکاؤ محسوس کیا جس پر ہانیہ گہرا سانس لے کر رہ گئی

شیر دل اپنی دسترس میں موجود، اُس لڑکی کا چہرہ غور سے دیکھتا ہوا اپنے ہاتھوں کی انگلیاں اُس کے چہرے پر پھیرنے لگا،، جس پر ہانیہ بے چین ہونے لگی۔۔۔اُسی بے چینی کے باعث ہانیہ نے اپنا ہاتھ

آنکھوں پر باندھی ہوئی پٹی کی طرف بڑھایا ہی تھا مگر اُس کا نازک سے نرم و ملائم ہاتھ شیر دل اپنے سخت ہاتھ کی گرفت میں لے چکا تھا۔۔۔ وہ ہانیہ کے ہاتھ پر اپنے ہونٹوں کا لمس چھوڑتا ہوا ہانیہ کے ہونٹوں کو دیکھنے لگا

ہانیہ اپنے ہاتھ پر ہونٹوں کا لمس محسوس کرتی سمٹ کر رہ گئی یہ اُس کی زندگی میں پہلا ایسا لمحہ تھا جس پر وہ شرم سی محسوس کر رہی تھا پہلی بار کسی مرد نے اُسے پورے استحقاق سے چھوا تھا

شیر دل ہانیہ کے چہرے کے تاثرات دیکھتا ہوا عجیب سے انداز میں مسکرایا۔۔۔ وہ مزید ہانیہ کو نروس کرنے کے لیے اپنے ہاتھ کی انگلیاں اُس کی گردن سے نیچے تک لے گیا

جس پر ہانیہ کے کان کی لہویں شرم سے سرخ ہونے لگی۔۔۔ شیر دل اُس کے کان کی لو کو اپنے ہونٹوں سے چومتا ہوا اپنے ہونٹ ہانیہ کے ہونٹوں کے قریب لے آیا۔۔۔ وہ اس کی سانسیں اپنے قابو میں کر چکا تھا

اُس کے عمل سے ہانیہ کا سانس رکنے کو تھا۔۔۔ جس کے بعد ہانیہ کو اپنی تھائیس پر انگلیوں کا لمس محسوس ہوا وہ اس بے باکی پر اپنے ہی اندر سمٹنے لگی

"حسام پلیز"

ہانیہ نے اپنے اوپر جھکے وجود کو پیچھے ہٹانا چاہا۔۔۔ شیر دل اُس لڑکی کے منہ سے یہ نام سن کر بدمزا ہوا تھا۔۔۔ شاید وہ اِس وقت کے لیے تیار نہیں تھی مگر شیر دل کا موڈ کچھ اور ہی تھا وہ ہانیہ کے دونوں ہاتھوں کی کلائیوں کو اپنے ہاتھوں سے جکڑتا ہوا تکیہ پر رکھ چکا تھا

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا حسام کہ آج کی بجائے۔۔۔

نہ جانے کیوں اُسے عجیب گھبراہٹ کا احساس ہو رہا تھا ہانیہ نے اسے روکنا چاہا

"ششش"

ہانیہ کو اپنے کان کے بے حد قریب آواز سنائی دی تو وہ خاموش ہو گئی

اُس کے پاس کوئی چارہ نہیں تھا تمام تر بے باکی اور شدتیں برداشت کرنے کے علاوہ جو وہ خاموشی سے برداشت کرتی رہی۔۔۔وہ انتہاہ کو پہنچ کر بھی جیسے پیچھے ہٹنے کو تیار نہ تھا مگر ہانیہ کی ہمت جواب دینے لگی

"حسام پلیز"

بلآخر وہ بولتی ہوئی رو دینے کو تھی تب اُس کا نازک وجود کسی مضبوط گرفت سے آزاد ہوا

چند منٹ گزارنے کے بعد جب ہانیہ نارمل حالت میں آئی تو اُس نے اپنی آنکھوں پر بندھی ہوئی پٹی اتار دی لیکن اِس کے باوجود اُس کی آنکھیں کچھ بھی دیکھنے سے محروم تھیں اُس کی آنکھوں کے آگے ابھی تک اندھیرا چھایا ہوا تھا

آہستہ آہستہ جب ہانیہ کی آنکھیں کچھ دیکھنے کے قابل ہوئی تب اُسے احساس ہوا کمرے کی لائٹ بند تھی، مکمل اندھیرا ہونے کی وجہ سے ہانیہ کو اپنے قریب بیڈ پر بیٹھے ہوئے وجود کی پرچھائی نظر آرہی تھی جو اپنے منہ کے قریب سگریٹ لے جارہا تھا

"حسام آپ اسموکنگ کرتے ہیں"

ہانیہ نے بے ساختہ سوال کیا تھا۔۔۔ یوں اُس کے اچانک سوال کرنے پر ہانیہ جان نہیں پائی تھی کہ اُس کے چہرے کے کیا تاثرات تھے مگر منٹ بعد ہی اُس کا یہ ردعمل سامنے آیا کہ وہ ہاتھ میں موجود سگریٹ ہوا میں اچھال کر ہانیہ پر سے کمفرٹر ہٹاتا ہوا دوبارہ ہانیہ کو اپنی جانب کھینچ چکا تھا

"کک۔۔۔ کیا ہوا"

ہانیہ اُس کے اچانک اِس عمل پر بوکھلائی تھی۔۔۔ لیکن ایک مرتبہ پھر وہ ہانیہ کو جواب دیے بغیر یا اُس کی سنے بغیر۔۔۔ دوبارہ اپنی من مانی پر اتر آیا تھا۔۔۔ ہانیہ کو اپنے کچھ بھی بولنے پر پچھتاوا ہونے لگا

******

صبح جب ہانیہ کی آنکھ کھلی تو اُس کا پورا جسم بری طرح دکھ رہا تھا کل رات اس کو اپنے شوہر کسی روایتی شوہر کی طرح محسوس ہوا تھا جسے اُس کی تکلیف کا احساس نہیں تھا بس اسے اپنا مطلب پورا کرنا تھا جو وہ پورا کرتا رہا۔۔۔

شدید کوفت کے سبب ہانیہ نے اپنے برابر میں لیٹے ہوئے وجود پر نگاہ ڈالنا بھی گوارا نہیں کی، وہ بیڈ سے نیچے اتر کر کمرے میں موجود اپنے بیگ کی طرف بڑھی اور اپنے کپڑے نکالنے لگی۔۔۔

کپڑے لے کر وہ واش روم چلی گئی واش روم کا دروازہ بند کرنے کی آواز پر شیر دل کی آنکھ کھلی بیڈ کی دوسری جانب بے ترتیب، خراب بیڈ شیٹ اور خالی جگہ کو دیکھ کر شیر دل کے چہرے پر شیطانیت بھری مسکراہٹ رقصاں ہوئی۔۔۔

وہ اپنی شرٹ پہنتا ہوا بیڈ پر بیٹھا پیکٹ سے سگریٹ نکال کر اسموکنگ کرتا ہوا ہانیہ کے واپس آنے کا انتظار کرنے لگا تبھی روم کا دروازہ ناک ہوا۔۔ شیر دل نے بیڈ سے اٹھ کر ہوٹل کے کمرے کا دروازہ کھولا تو سامنے حسام کو کھڑا پایا

"شرماؤ نہیں اندر آ جاؤ یہ تمہارا ہی کمرہ ہے"



شیر دل اسمائل دے کر طنز کرتا ہوا حسام سے بولا تو حسام وہی کھڑا کمرے کا جائزہ لینے لگا جیسے کچھ تلاش کر رہا ہو

"واش روم میں ہے"

شیر دل اُس کی نظروں سے پہچان گیا وہ کیا تلاش کر رہا تھا تبھی وہ حسام سے بولا

"وہ ٹھیک ہے۔۔۔ میرا مطلب ہے،، کل رات"

شرمندگی کے مارے حسام کو سمجھ نہیں آیا وہ شیر دل سے ہانیہ کے متعلق کیا پوچھے ابھی تک تو ہانیہ کو سب معلوم ہو چکا ہو گا کہ کل رات اس کے ساتھ کیا ہوا۔۔ حسام کو یہ بات سوچ کر شرمندگی نے گھیرے میں لے لیا

"کل رات تمہاری بیوی کو کچھ معلوم نہیں ہوا"

شیر دل بیڈروم میں آتا ہوا حسام کو بتانے لگا

"مطلب۔۔۔ کیسے"

حسام اُس کے پیچھے کمرے میں آکر بری طرح کنفیوز ہوتا شیر دل سے پوچھنے لگا

"ایسے"

شیر دل نے بیڈ پر پڑی ہوئی پٹی اٹھا کر حسام کی آنکھوں کے سامنے لہرائی وہی پٹی جو اُس نے ہانیہ کی آنکھوں پر باندھی تھی حسام وہ پٹی دیکھ کر شرمندگی کے مارے نظریں چرا گیا۔۔۔شیر دل حسام کو دیکھ کر کمرے سے جانے لگا تو حسام شیر دل کی طرف دیکھنے لگا

"میں نے تمہیں دی ہوئی قیمت ضائع نہیں ہونے دی اُس قیمت کو میں پوری طرح وصول کرتا رہا ہوں"

شیر دل حسام کو آنکھ مارتا ہوا بولا اور اس کا دھواں دار چہرہ دیکھ کر ہنستا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا

حسام کمرے کا دروازہ بند کر کے پلٹا تو ہانیہ شاور لینے کے بعد واشروم سے واپس کمرے میں آئی۔۔۔ہانیہ کو دیکھ کر حسام کو مزید شرمندگی ہونے لگی

ہانیہ خود بھی اس کی کل رات کی اتنی بے باکی بے تکلفی اور عجیب سے ضد میں آنے والے رویے پر اس سے خائف سی ہو چکی تھی اس لیے بنا کچھ بولے وہ ٹاول سے اپنے بال خشک کرنے لگی

حسام نے شکنوں سے بھری بیڈ شیٹ کی جانب دیکھا تو بیڈ پر بیٹھنے کا ارادہ ترک کرتا ہوا صوفے پر بیٹھ گیا

"تم ٹھیک تو ہو ناں"

یہ سوال پوچھتے ہوئے حسام کو کافی شرمندگی نے گھیر لیا تھا۔۔۔ کچھ بھی تھا وہ سارا پیسہ لے کر فراڈ کر کے وہاں سے چلا جاتا مگر اُس لڑکی کو اپنی عزت بنا کر جو کل رات اُس نے کیا تھا وہ بہت غلط کام تھا

"شکر ہے صبح جاگنے کے بعد آپ کو احساس ہو گیا میرا۔۔۔ رات کو تو شاید آپ نے مجھے کوئی ٹوائے سمجھ لیا تھا"

حسام کے سوال پر ہانیہ اس سے شکوہ کرتی ہوئی بولی تو حسام مزید شرمندہ ہوا

"میں بہت زیادہ شرمندہ ہوں کل رات کے لیے تم سے"

وہ سچ میں شرمندہ تھا مگر ہانیہ اصل وجہ نہیں سمجھ پائی کس وجہ سے نہ وہ بتانے کی ہمت کر سکا

"حسام میں اب ریسٹ کرنا چاہتی ہوں"

کل رات وہ سکون سے دو گھڑی ہی سو پائی تھی۔۔۔اسے سونے ہی کہا دیا تھا۔۔اور اِس وقت وہ اپنے وجود میں اترتی تھکن کے ساتھ ساتھ اپنے جسم میں بخار کی حدت بھی محسوس کر رہی تھی

"ہاں تم ریسٹ کر لو پھر ہم دونوں لنچ ایک ساتھ کریں گے"

ضمیر کو ڈھیروں ملامت کرنے پر حسام ہانیہ کا اترا ہوا چہرا دیکھ کر بولا وہ مزید اس سے نظریں نہیں ملا پا رہا تھا اس لیے کمرے سے چلا گیا۔۔جبکہ ہانیہ فہیم کو کال کرنے کا ارادہ ترک کرتی بیڈ پر لیٹ گئی

******

"ہیلو مشی کیسی ہو تم کالج کیوں نہیں آ رہی ہو اتنے دنوں سے یار۔۔اور تمہارا موبائل بھی بند ہے"

دانیال مشی کی کال ریسیو کرتا اُس سے بے قرار لہجے میں پوچھنے لگا

مشی آج ہمت کر کے شیر دل کے کمرے میں گئی تھی اور اُس کی وارڈروب کی دراز سے اپنا موبائل نکال لائی تھی جس سے اُس نے دانیال کو کال ملائی تھی

"کسی نے میرے بھائی کو تمہارے متعلق بتادیا ہے، انہوں نے مجھ پر بہت غصّہ کیا ہے اور ساتھ ہی وہ میرے اوپر ڈھیر ساری پابندیاں بھی لگا چکے ہیں۔۔۔ نہ تو میں اب کالج جاسکتی ہوں نہ ہی موبائل یوز کر سکتی ہوں میں بہت پریشان ہوں دانیال۔۔۔ بہت زیادہ"

مشی دانیال کو ساری صورتحال سے آگاہ کرتی ہوئی بولی

"اچھا اچھا تم پریشان مت ہو، میں کچھ کرتا ہوں۔۔۔ کوئی نہ کوئی حل نکالتا ہوں اِس مسلئے کا"

دانیال اُس کو تسلی دیتا ہوا بولا

"اس مسلئے کا یہی حل ہے دانیال تم اپنے پرینٹس سے ہمارے لیے بات کرو۔۔۔تاکہ وہ میرے گھر تمہارا پرپوزل لے کر آئیں۔۔۔ تبھی ماما بھی بھائی کو تمہارے لیے کنوینس کر سکیں گیں"

مشی دانیال سے بولی تو وہ خاموش سا ہو گیا اُس سے پہلے مشی اس کے یوں خاموش ہونے کی وجہ پوچھتی دانیال ایک دم بولا

"میں بالکل ایسا ہی کروگا تم پریشان نہ ہو۔۔۔بس میری اگلی کال کا ویٹ کرو"

دانیال کچھ سوچتا ہوا مشی سے بولا جس پر مشی فوراً بولی

"نہیں اب تم موبائل پر بالکل کال مت کرنا، میرا موبائل میرے پاس نہیں بھائی کے پاس ہوگا۔۔۔تم لینڈلائن پر رابطہ کرنا۔۔۔اچھا میں کال رکھ رہی ہوں شاید ماما آرہی ہیں"

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

قدموں کی آئٹ محسوس کر کے مشی دانیال سے آئستہ آواز میں بولی۔۔۔رملہ کے کمرے میں آنے سے پہلے ہی وہ اپنا موبائل چھپا چکی تھی

*****

دوپہر میں حسام ہوٹل میں موجود ڈائنگ ایریا میں ہانیہ کو اپنے ساتھ لنچ کے لیے لے آیا تھا تاکہ ہانیہ کی طبعیت بہل جائے۔۔۔اپنی غلطی کا ازالہ کرنے کی خاطر وہ ہانیہ سے کچھ نہ کچھ بات بھی کر رہا تھا۔۔۔ جس کا ہانیہ بغیر ناراضگی کے نارمل انداز میں جواب دے رہی تھی وہ کب تک کل رات والی بات پر اُس سے منہ بنائے رکھتی اُسے تو میاں بیوی کے رشتے کی سمجھ بوجھ بھی زیادہ نہیں تھی۔۔۔ہانیہ سے بات کرتے حسام کی نظریں داخلی راستے سے اندر آنے والے شیر دل پر پڑی

شیر دل خود بھی حسام اور اُس کے ساتھ بیٹھی ہانیہ کو دیکھ چکا تھا۔۔ وہ عین اُن دونوں کے سامنے والی ٹیبل پر بیٹھ گیا۔۔۔ جس کے بعد اُس نے جس انداز میں خاموش نظروں سے بناء کسی خوف یا ڈر کے ہانیہ کا مکمل جائزہ لینا شروع کیا۔۔۔ حسام شیر دل کی بے باک نظروں کو دیکھ کر ضبط کرتا ہوا پہلو بدل کر رہ گیا

"چلو ہانیہ یہاں سے چلتے ہیں، لنچ ہم کہیں اور کر لیں گیں"

شیر دل اسموکنگ کرتا جس انداز میں مسلسل ہانیہ کو گھور رہا تھا۔۔۔ جب حسام کی برداشت سے باہر ہوا تو حسام ہانیہ سے بولا جو کہ ہانیہ جو اپنے سیل فون پر بزی تھی حسام کو دیکھنے لگی

"لیکن کیوں۔۔۔آرڈو تو آپ کر چکے ہیں لنچ آنے والا ہو گا۔۔۔ایسے بناء لنچ کیے کیوں چلیں جائیں"

ہانیہ حسام کی بات سن کر اپنا موبائل ٹیبل پر رکھتی حیرت سے حسام سے پوچھنے لگی۔۔۔وہ فہیم سے موبائل پر بات کرتی اتنا مگن تھی کہ اُسے اپنے آس پاس کچھ ہوش ہی نہیں تھا

"یہ دیکھیں لنچ آ بھی گیا"

حسام کے کچھ بولنے سے پہلے ہانیہ حسام کو ویٹر کی طرف متوجہ کرتی بولی۔۔۔جو اُن کا آرڈر لا رہا تھا۔۔۔ جسے دیکھ کر حسام خاموش ہو گیا مگر وہ جان کر کرسی سے اٹھ کر دوسری کرسی پر آکر بیٹھ گیا جس سے اب شیر دل کو ہانیہ کے چہرے کی بجائے حسام کی پشت نظر آرہی تھی۔۔۔

حسام کی حرکت پر زیرِلب شیر دل نے حسام کو گالی دی، اور گہری سوچ میں گم اسموکنگ کرنے لگا۔۔۔ دو سیکنڈ بعد دلاور داخلی راستے سے ڈائننگ میں اندر داخل ہوا۔۔۔وہ زرش کی آنے والی کال کی وجہ سے بات کرنے باہر ہی رک گیا تھا

"مالک"

دلاور کے پکارنے پر شیر دل اُس کی طرف متوجہ نہیں ہوا تھا وہ کہیں گم ہوا اسموکنگ کر رہا تھا۔۔۔ جبکہ دوسری ٹیبل پر حسام اور ہانیہ لنچ کی طرف متوجہ تھے

"مالک کیا ہوا۔۔۔ سب خیریت تو ہے ناں"



دلاور شیر دل کو یوں غائب دماغ دیکھتا ہوا دوبارہ اُس کو مخاطب کیے شیر دل سے پوچھنے لگا۔۔۔ شیر دل کی انگلیوں میں دبی سگریٹ جب اُس کی انگلی کو جلا گئی تب وہ ہوش میں آیا اور بے خیالی میں دلاور کو دیکھنے لگا

"کچھ کہا تم نے۔۔۔؟"

شیر دل دلاور کو دیکھتا ہوا پوری طرح ہوش میں آکر اُس سے پوچھنے لگا

"سب خیریت تو ہے مالک"

دلاور تعجب کرتا شیر دل سے دوبارہ پوچھنے لگا۔۔۔یوں پبلک پیلیس میں ایسی بے ہوشی کا عالم دلاور کو واقعی مشکوک کر گیا تھا

"اب لگ رہا ہے دلاور کہ خیریت نہیں ہے"



گہرا سانس لے کر دلاور سے بولتا ہوا وہ کرسی کھسکا کر اس اینگل میں کر چکا تھا جہاں سے اسے دوبارہ ہانیہ کا چہرا نظر آنے لگے

"مالک میں سمجھا نہیں آپ کی بات کا مفہوم"

دلاور شیر دل کی بات پر حیران ہوا پھر اس کی نظروں کا تعاقب کرتا خود بھی ہانیہ کو دیکھنے لگا۔۔۔ہانیہ کو دیکھ کر شیر دل دوبارہ سگریٹ کے پیکٹ سے دوسرا سگریٹ نکال چکا تھا

"دلاور اِس لڑکی کے شوہر سے بات کرو یہ لڑکی مجھے آج رات کے لیے دوبارہ چاہیے"

شیر دل کے منہ سے ایسی بات سن کر دلاور کو زوردار جھٹکا لگا کیوں کہ شیر دل کی عادت تھی وہ کسی بھی لڑکی کو ایک رات استعمال کرنے کے بعد صبح اُس کی طرف دیکھنا گوارا نہیں کرتا تھا

"آآآ"

شیر دل دلاور سے ابھی کچھ اور کہتا وہ ہانیہ کے کراہنے پر اپنی بات بھول کر پوری طرح اُس کی طرف متوجہ ہوا

"دکھاؤ زیادہ جلا تو نہیں"

نہ جانے کیسے سوپ کے باؤل سے گرم سوپ ہانیہ کے ہاتھ پر چھلک پڑا حسام اس کی کلائی پکڑ تا دیکھنے کے غرض سے بولا۔۔۔

حسام کا ہانیہ کی کلائی پکڑنا نہ جانے کیوں شیر دل کو اتنا برا لگا کہ اُس کی آنکھوں میں خون اتر آیا وہ بناء سوچے سمجھے اپنی کرسی سے اٹھ کر تیزی سے ان دونوں کی ٹیبل کی طرف بڑھا

اُس نے حسام کا ہاتھ ہانیہ کے ہاتھ سے ہٹا کر دور جھٹکا۔۔۔شیر دل کی اِس حرکت پر حسام کے ساتھ بیٹھی ہانیہ ہی دنگ نہیں ہوئی تھی بلکہ چند قدم کے فاصلے پر موجود دلاور بھی حیرت میں مبتلا ہو چکا تھا

شیر دل کی آنکھوں میں حسام کے لیے واضح وارننگ تھی کہ وہ دوبارہ اس لڑکی کو چھونے کی کوشش نہ کرے

"یہ کیا بدتمیزی ہے مسلئہ کیا ہے تمہارے ساتھ"

ہانیہ کے سخت لہجے میں بولنے پر شیر دل حسام سے نظریں ہٹا کر ہانیہ کو دیکھنے لگا۔۔۔خود بخود شیر دل کے چہرے کے سخت تاثرات ہانیہ کو دیکھ کر نارمل ہو گئے

"اپنا مسلئہ جلد بتاؤ گا مگر تمہیں نہیں تمہارے شوہر کو"

وہ پُراسرار سی مسکراہٹ ہانیہ پر اچھال کر اُس سے رازداری سے بولا

"کیا بکواس کر رہا ہے یہ، آپ یوں خاموش اُس کی باتیں کیوں سن رہے ہیں"

ہانیہ شیر دل کو نظر انداز کر کے حسام کی طرف دیکھتی ہوئی اُس سے بولی۔۔۔ ایسا نہیں تھا وہ بے خبر تھی اپنے آپ کو دیکھتے وہ شیر دل کی نظریں لنچ کے دوران محسوس کر چکی تھی۔۔۔ لیکن شیر دل کی حسام کا ہاتھ جھٹکنے والی حرکت پر آخر حسام کیوں خاموش تھا ہانیہ کو غصّہ آنے لگا جبھی وہ اس سے بولی

"یہ کچھ نہیں بولے گا۔۔۔ یہ کچھ بولنے کے قابل ہے ہی نہیں"

شیر دل ہانیہ سے بولتا حسام کو اسمائل دے کر وہاں سے چلا گیا۔۔۔ جبکہ ہانیہ کو اِس عجیب واہیات سے شخص پر غصّہ آنے لگا

******

"سرپلیز جو کچھ ایک بار ہو چکا ہے وہ سب اب دوبارہ نہیں۔۔۔ کہیں اُس کو معلوم نہ ہو جائے"

حسام شیر دل کی بات سن کر اُسے انکار کرتا ہوا بولا جس پر شیر دل نے حسام کا گریبان پکڑ لیا

"آج رات کی تمہیں کل رات سے دگنی قیمت مل رہی ہے پھر کیا تکلیف ہے تمہیں"

شیر دل کو اُس کے انکار پر غصّہ آیا تھا جبھی وہ حسام کا گریبان پکڑ کر غراتا ہوا بولا

"وہ عزت ہے میری سر پلیز۔۔۔

حسام ڈرنے کے باوجود ہمت کرتا بولا جس پر شیر دل کا دل کیا اُس کا منہ تھپڑ سے سُرخ کر ڈالے

"اگر تم واقعی اسے اپنی عزت سمجھتے تو کل رات ہی میرے منہ سے ایسی بات سن کر مجھے گولی مار دیتے کل تک تو تمہاری آنکھوں میں پیسے دیکھ کر لالچ کی پٹی بنی ہوئی تھی آج تمہاری غیرت کیسے جاگ اٹھی۔۔۔ مجھے انکار سننے کی عادت نہیں ہے ٹیبل پر پڑے ہوئی رقم اٹھاؤ اور یاد رکھو آج رات گیارہ بجے تمہارے کمرے میں تم نہیں بلکہ میں تمہاری بیوی کے ساتھ ہو گا صبح تک"

شیر دل حسام کا پکڑا ہوا گریبان جھڑکتا ہوا بولا تو حسام ٹیبل پر رکھے پیسے اٹھانے لگا

"سر پلیز آج رات بھی اسے پتہ نہیں لگنے دیئے گا کہ میری جگہ آپ اُس کے ساتھ۔۔۔"

حسام شرمندگی سے اتنا ہی بول سکا تو شیر دل کے تیور پر بل نمودار ہوا

"حسام پیسے لو اور جاؤ یہاں سے"

شیر دل ماتھے پر شکن لاتا حسام سے بولا تو حسام اپنا نام شیر دل کے منہ سے سن کر چونکا جہاں تک اُسے یاد پڑتا تھا تو اُس نے تو اِس شخص کو اپنا نام نہیں بتایا تھا

"آپ کو میرا نام کیسے معلوم ہوا"

حسام حیرت سے شیر دل سے سوال پوچھنے لگا تو شیر دل کے چہرے پر کمینگی بھری اسمائل آئی

"حسام پلیز بس کریں۔۔۔بس اور نہیں حسام۔۔۔پوری رات تمہارا نام تمہاری بیوی کے منہ سے کئی بار سنا ہے"

لفظ تھا کہ زوردار طماچہ حسام اسے برداشت نہیں کر پایا۔۔۔وہ شرمندہ سا پیسے لئے ہوٹل کے کمرے سے باہر نکل گیا

*****



"یہ لائٹ کیوں بند کردی روم کی ابھی سے حسام کہاں ہیں آپ"

ہانیہ کپڑے تبدیل کرکے واپس کمرے میں آئی تو کمرے میں مکمل اندھیرا پایا۔۔۔اِس سے پہلے وہ پیچھے مڑتی شیر دل اُس کو پشت سے ہی اپنے حصار میں قید کرکے بے تکلفی سے اُس کے شانے پر اپنے ہونٹ رکھ چکا تھا

"آہ۔۔۔ڈرادیا آپ نے تو مجھے ابھی سے کیوں لائٹ بند کردی ابھی تو صرف گیارہ بجے ہیں"

ہانیہ نے بولتے ہوئے اپنے پیٹ پر جکڑے ہوئے شیر دل کے ہاتھ ہٹانے چاہے تو شیر دل ہانیہ کے نازک وجود پر اپنا گھیرا مزید سخت کرتا اُس کے بالوں کی کنڈ شنر کی خوشبو اپنے اندر اتارنے لگا

ہانیہ ایک دم سے اس کے بدلتے ہوئے موڈ کے بارے میں سوچتی رہ گئی شام میں جب وہ حسام کے ساتھ واپس ہوٹل کے روم میں آئی تھی تو حسام بالکل خاموش سا تھا ہانیہ نے اُس سے بات کرنی چاہی تب بھی اُسے حسام کچھ الجھا الجھا سا محسوس ہوا لیکن اِس وقت تو وہ ایک الگ ہی موڈ میں تھا

"حسام پلیز"

شیر دل کے دونوں ہاتھ جو اُسکے پیٹ کو چھو رہے تھے آہستگی سے اوپر کی جانب بڑھنے لگے تو ہانیہ کی ہارٹ بیٹ اُس کے ہاتھوں کی حرکت سے مزید بڑھ گئی وہ اُس کے دونوں ہاتھوں کو پکڑتی ہوئی بولی جبکہ شیر دل اُس کی سننے کے باوجود من مانی پر اترا ہانیہ کے دل کی دھڑکنوں کے ساتھ چھیڑ خانی کرتا ساتھ ہی اپنے ہونٹوں سے ہانیہ کا ملائم گال چھونے لگے

"حسام میں آپ سے کچھ کہنا چاہ رہی تھی"

وہ بہت زیادہ بے باک طبعیت کا مالک تھا اِس بات کا اندازہ ہانیہ کو کل رات ہی ہو گیا تھا۔۔وہ شیر دل کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کرتی ہوئی اسے حسام سمجھ کر بولی

"شش۔۔۔

شیر دل ہانیہ کے بولنے پر اُس کو آزاد کیے بغیر اُسکے کان کے قریب ہونٹ لاتا اسے کچھ بھی بولنے سے منع کر چکا تھا

شیر دل نے ہانیہ کا رخ اپنی جانب کرتے ہوئے جیسے ہی اس کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھے۔۔۔چند قدم کے فاصلے پر رکھا ہوا ہانیہ کا موبائل بجنے لگا

جس سے کمرے میں ہلکی روشنی پھیلی۔۔۔ہانیہ تیزی سے شیر دل کی گرفت سے خود کو آزاد کرواتی ہوئی اپنے موبائل کی جانب فہیم کی کال ریسیو کرنے کے لیے بڑھی

"بابا آپ کی طبعیت ٹھیک ہے ناں۔۔۔واقعی سچ بول رہے ہیں آواز سے تو نہیں لگ رہا"

یوں اندھیرے میں فہیم سے بات کرتے اسے الجھن ہو رہی تھی جبکہ دوسری طرف شیر دل اُس کے موبائل پر بات کرنے پر جی بھر کے بے زار ہوا تھا۔۔۔

وہ اپنی شرٹ اتار کر چلتا ہوا ہانیہ کی جانب آیا، ہانیہ کی پشت شیر دل کی طرف تھی۔۔۔وہ ایک بار پھر ہانیہ کے نازک وجود کو پشت سے اپنے بازو میں بھر کر اپنے دوسرے ہاتھ سے ہانیہ سے موبائل لے کر آف کر چکا تھا

"یہ کیا کیا آپ نے مجھے بابا سے بات کرنا تھی"

ہانیہ اندھیرے میں اپنا رُخ شیر دل کی طرف کرتی اُس سے شکوہ کرنے لگی مگر شیر دل اُس کی بات سن کر اثر نہ لیتے ہوئے ہانیہ کے ہونٹوں پر جھکتا ہوا اس کی سانیس اپنی سانسوں میں قید کر چکا تھا

"میں آج ریلکس نہیں ہوں پلیز"

ہانیہ اُس کا موڈ دیکھتی ہوئی بولی۔۔۔دوپہر میں چڑھا ہوا بخار کب کا اتر چکا تھا لیکن اُس کی کنڈیشن ایسی نہیں تھی کہ وہ آج رات بھی کل کی طرح اس کی شدتیں سہہ پاتی

مگر ہانیہ کا اُس کے سامنے بولنا بے کار رہا وہ بناء کوئی جواب دیئے ہانیہ کو اپنے بازوؤں میں اٹھا کر بیڈ پر لٹاتا ہوا اُس کی گردن پر جھک چکا تھا۔۔۔اُس کا ہاتھ ہانیہ کی کمر سے نیچے سرکتا تھائیس تک آگیا

ہانیہ کے پاس اِس کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا کہ وہ خاموشی سے اُس کی بے باکیاں برداشت کرتی۔۔۔ شدید اندھیرے سے گھبرا کر ہانیہ نے آگے ہاتھ بڑھاتے ہوئے لیمپ جلانا چاہا تبھی شیر دل اُس کا ہاتھ اپنی گرفت میں لیتا ہوا ہانیہ کے ہاتھوں کی انگلیوں میں اپنے ہاتھوں کی انگلیاں پھنسا کر اس پر مکمل طور پر قابض ہو چکا تھا

*****

صبح بیدار ہوتے ہی وہ کل کی طرح اپنے شوہر پر نظر ڈالے بناء بیڈ سے اٹھی اور وارڈروب میں رکھے بیگ سے اپنے کپڑے نکالنے لگی۔۔۔ہانیہ کے اٹھنے سے شیر دل کی آنکھ بھی کھل گئی وہ بنا اٹھے یونہی بیڈ پر لیٹا ہوا ہانیہ کی پشت کو دیکھنے لگا جو وارڈروب کھولے اپنے کپڑے نکال رہی تھی

شیر دل اُس کے اسمارٹ فگر کو دیکھتا ہوا کل رات کی کاروائی سوچ کر محظوظ ہونے لگا یہ پہلی ایسی لڑکی تھی جسے اُس نے دوراتیں استعمال کیا تھا ورنہ ایک رات وہ جس لڑکی کو استعمال کرلیتا صبح اُس کی طرف دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا تھا ہانیہ کے واشروم میں جانے کے بعد شیر دل اٹھ کر بیڈ پر بیٹھ گیا شرٹ پہننے کی اس نے زحمت نہیں کی تھی بغیر شرٹ کے وہ اسموکنگ کرتا ہوا ہانیہ کے باہر آنے کا ویٹ کرنے لگا

*****

روم کی بالکونی میں کھڑا دلاور اسموکنگ کررہا تھا، چار دن ملائیشیا میں گزار کر وہ اُکتا چکا تھا۔۔۔ وہ اپنے مالک جیسے شوق نہیں رکھتا تھا ورنہ خود بھی یہاں اپنی راتیں رنگین بنالیتا۔۔۔ شیر دل نے پہلی بار کسی کال گرل کو نہیں بلکہ کال گرل کی بجائے ایک ایسی لڑکی کو دھوکے میں رکھ کر اسے لوٹا تھا جو شادی شدہ ہونے کے ساتھ ساتھ شریف بھی تھی۔۔۔ پہلی بار دلاور کا دل اپنے مالک سے بری طرح خفا ہوا تھا مگر اُس کی حیثیت اتنی نہیں تھی کہ وہ اپنی خفگی کا اظہار کرتا

اُسے اندر سے اُس لڑکی کے لیے بے حد افسوس ہورہا تھا جو پچھلی دو راتوں سے بے خبری میں لٹ رہی تھی اور اُس لڑکی کا شوہر۔۔۔ دلاور کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اُس کے شوہر کو خود اپنے ہاتھ سے گولی مار دیتا، جو اپنی عزت کی حفاظت کرنا نہیں جانتا تھا

دلاور اسموکنگ کرتا سوچ ہی رہا تھا کہ اس کے موبائل پر انجانے نمبر سے کال آنے لگی

"میں پہچانا نہیں آپ کو آپ کون بول رہی ہیں۔۔۔ نام کیا ہے محترمہ آپ کا، اپنا نام بتایئے"

وہ کوئی لڑکی تھی اور بات کرتے ہوئے کافی زیادہ ڈر رہی تھی شاید اُس نے چھپ کر دلاور کو کال ملائی تھی دلاور نے اُس کا نام اس لئے پوچھا تا کہ وہ اس لڑکی کے نام سے اُس کی شناخت کر لے

"میں آپ کو اپنا نام نہیں بتا سکتی میں نے چند دنوں پہلے مشی کے بھائی کو بھی فون کر کے بتایا تھا کہ مشی کی جس لڑکے سے دوستی ہے وہ لڑکا صحیح نہیں ہے اور نہ ہی وہ مشی سے مخلص ہے مگر مشی میری بات کبھی سچ نہیں مانے گی۔۔۔۔ بہت مشکل سے میں نے آپ کا نمبر تلاش کیا ہے۔۔۔آپ پلیز مشی کو اُس لڑکے سے بچالیں ورنہ وہ لڑکا مشی کو برباد کر ڈالے گا"

وانیہ دلاور سے بول کر کال کاٹ چکی تھی جبکہ دلاور صحیح معنی میں وانیہ کی بات سن کر پریشان ہو چکا تھا عجیب بے بسی کی کیفیت میں وہ گھر کے نمبر پر کال ملانے لگا

"ہاں دلاور سب خیریت ہے بولو کب واپس آنا ہو رہا ہے تم دونوں کا"

رملہ اُس کا فون اٹھاتی ہوئی دلاور کی آواز سن کر اس سے پوچھنے لگی

"مالک کو اپنے پرسنل کام کے لیے مزید دو دن روکنا پڑا۔۔۔جب تک انہیں نہیں لگتا کہ ان کا مقصد پورا ہو گا تب تک آنے کا کچھ معلوم نہیں۔۔۔آپ سے کچھ پوچھنے کے لیے فون کیا تھا"

دلاور جھجھکتا ہوا رملہ سے بولا

"ہاں کیا پوچھنا چاہ رہے ہو دلاور بولو"

رملہ اُس کے لہجے میں چھپی بے چینی کو محسوس کرتی دلاور سے بولی

"آپ میری بات سن کر کوئی برا خیال دل میں مت لائیے گا مجھے مشی بی بی کے بارے میں آپ سے کچھ پوچھنا تھا۔۔۔وہ کیسی ہیں؟؟ میرا مطلب ہے وہ ٹھیک ہے ناں"

دلاور ہزاروں خدشے دل میں لانے کے باوجود کہ اُس کی بات کو کس معنوں میں لیا جائے گا دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر رملہ سے مشی کے بارے میں پوچھنے لگا جس پر رملہ کا ماتھا ٹھنکا مگر وہ ظاہر کیے بغیر بولی

"مشی ٹھیک ہے دلاور شیر سے کہو اُس کی فکر مت کرے۔۔۔جب وہ خود پاکستان واپس کرے گا تب میں شیر کی مرضی سے اُسے کالج جانے کی اجازت دو گی وہ کالج جانے کی کافی ضد کر رہی تھی مگر میں نے اسے جانے نہیں دیا"

دلاور کی بات سن کر رملہ بے ساختہ بول اٹھی

"بیگم صاحبہ خدارا انہیں کالج یا پھر کہیں بھی جانے کی اجازت مت دیجیے گا۔۔۔مالک نے کچھ سوچ کر انہیں گھر سے باہر نکلنے سے منع کیا ہے آپ پلیز اُن کا خیال رکھیے گا"

بات کرتے ہوئے دلاور کی بے بسی آسمانوں کو چھونے لگی تھی وہ التجائی انداز میں رملہ سے بولا اُس کے لہجے اور انداز پر رملہ دوبارہ چونکی مگر کچھ بھی ظاہر کیے بغیر دوبارہ بولی

"بے فکر رہو دلاور مشی مجھے اپنی سگی بیٹی کی طرح عزیز ہے میں اس کا خیال رکھوں گی"

رملہ کے بولنے پر اسے تھوڑا اطمینان ہوا وہ مشی کو کسی دوسرے کے ساتھ خوشحال تو اپنا دل بڑا کر کے دیکھ سکتا تھا مگر اُس کو برباد ہوتا نہیں دیکھ سکتا تھا جیسے وہ فون کال والی لڑکی اسے بول رہی تھی

*****

"تم۔۔۔تم یہاں روم میں کیسے آئے،اور یہ کون سا انداز ہے کسی کے روم میں بیٹھنے کا"

ہانیہ شاور لینے کے بعد جیسے ہی روم میں واپس آئی سامنے بیڈ پر اُس نے اُسی اجنبی شخص کو بیٹھے دیکھا جو مسلسل اُسے اِس ہوٹل میں دو دن سے نظر آرہا تھا جس کا امیج اُس کی نظروں میں لائبہ کی بات پر بری طرح خراب ہوا تھا۔۔ہانیہ پہلے تو اُس شخص کو ہوٹل کے اِس روم میں دیکھ کر ڈر گئی تھی پھر اپنا دوپٹہ صوفے سے اٹھا کر اُس سے سخت لہجے میں پوچھنے لگی

"حیرت ہوئی تھی مجھے تمہیں یہاں ملیشیاء میں دیکھر کر مگر حیرت کے ساتھ اِس بات کی خوشی بھی ہوئی کہ تم نے مجھے اپنے حافظے میں محفوظ رکھا ہے"

شیر دل بیڈ سے اٹھ کر اپنے شرٹ کے بٹن بند کرتا ہوا بے تکلفی سے ہانیہ کے پاس آتا بولا۔۔۔یوں روبروِاس لڑکی سے بات کر کے اُسے کافی اچھا لگ رہا تھا

"تمہاری حیرت یا خوشی میرے لیے کوئی معنی نہیں رکھتی۔۔۔تم یہاں اِس روم میں کر کیا رہے ہو"

ہانیہ ابھی بھی غصّے کے ساتھ حیرت میں ڈوبی اُس سے پوچھنے لگی جو اتنی بے تکلفی سے بناء کسی خوف کے ہوٹل کےاِس روم میں موجود تھا جس روم میں پچھلے دو دن سے وہ رہ رہی تھی۔۔۔اور یہ حسام،، وہ اچانک کہاں چلا گیا تھا ہانیہ کو سمجھ نہیں آیا

"میری ذات تمہارے لیے معنی نہیں رکھتی ڈارلنگ لیکن اب جو میں تمہیں بتانے والا ہوں وہ بات تمہارے لیے معنٰی بھی رکھے گی اور تمہیں خوف میں بھی مبتلا کر دے گی۔۔۔کیا ہے ناں ہماری دوسری ملاقات میں جو خوف تمہارے چہرے پر موجود تھا میں اُس خوف کو دوبارہ تمہارے چہرے پر دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔یہ سن کر تمہیں برا تو لگے گا کہ پچھلی دو راتیں تمہارے ساتھ تمہارے شوہر نے نہیں بلکہ میں نے تمہارے ساتھ گزاری ہیں اور کافی مزا آیا مجھے تمہارے ساتھ رات میں اپنا وقت گزار کر"

شیر دل کمینگی سے اسمائل دینے کے ساتھ آنکھ مارتا ہوا ہانیہ کا چہرا دیکھ کر بولا جو ایک پل کے لیے سچ میں اُس کی بات سن کر خوف سے سفید پڑ گیا تھا مگر اگلے ہی پل ہانیہ نے ایسی گری ہوئی بات اُس کے منہ سے سن کر اپنا ہاتھ فضا میں بلند کیا جو شیر دل نے اپنے گال پر پڑنے سے پہلے اپنے مضبوط ہاتھ کی گرفت میں پکڑ لیا

"دوبارہ مجھ پر ہاتھ اٹھانے کی غلطی مت کرنا۔۔۔ یہ تمہارے پہلے تھپڑ کا ہی بھگتان ہے جو تمہیں دو راتیں میرے ساتھ گزار کر بھرنا پڑا۔۔۔ تمہارے اندر جتنا دم خم ہے وہ میں پچھلی راتوں کو دیکھ چکا ہوں اسلیے دوبارہ ایسے کوئی غلطی مت دہرانا کہ تمہیں مزید دس راتیں اپنے لٹنے کا ماتم کرنا پڑے"

شیر دل اُس کا ہاتھ سختی سے پکڑے اب کے بار سخت لہجے میں ہانیہ کو وارن کرتا بولا

"بکواس کر رہے ہو تم، مجھے ڈرانے کے لیے جھوٹ بول رہے ہو مجھ سے۔۔۔ حسام کہاں ہیں"

ہانیہ شیر دل کی بات سن سچ میں خوفزدہ ہو چکی وہ چیختی ہوئی اُس سے حسام کا پوچھنے لگی

"ششش"

ہانیہ کے چیخنے پر شیر دل اُس کے کان کے قریب اپنے ہونٹ لاتا اس کے وجود کو جکڑتا ہوا بولا جس پر خوف سے ہانیہ کی ریڑھ کی ہڈی سنسنانے لگی۔۔۔وہ صدمے سے پھٹی پھٹی آنکھوں سے شیر دل کو دیکھنے لگی یہ انداز۔۔۔کیا وہ سچ بول رہا تھا

"میں تمہاری جان لے لوں گی مار ڈالوں گی تمہیں"

ہانیہ غصّے کی شدت سے اُس کی قید میں پھڑپھڑاتی ہوئی چیخی تو شیر دل نے اُس کے وجود کو اپنی گرفت سے آزاد کرتے بیڈ پر دھکیلا

"اگر جان لینی ہے تو اپنے شوہر کو مار ڈالوں جو پچھلی دو راتیں تمہیں میرے حوالے کر کے مجھ سے تمہاری قیمت وصول کر کے خود برابر والے کمرے میں اپنی محبوبہ کے ساتھ راتیں گزار رہا ہے۔۔۔ ایسے ہی حوالے نہیں کیا اُس نے تمہیں، قیمت دی ہے میں نے تمہارے شوہر کو تمہارے اس بدن کی"

شیر دل کی بات سن کر ہانیہ صدمے کی کیفیت میں اُس کو دیکھتی رہ گئی یہ سامنے کھڑا لمبا چوڑا مرد کہیں سے بھی مرد کہلانے کے لائق نہیں تھا وہ بیڈ سے اٹھ کر شیر دل کے سامنے آئی

"میرے مارے ہوئے تھپڑ کا بدلہ لینے کے لیے تم نے مجھے بے لباس کر ڈالا۔۔ مجھے دو راتوں تک استعمال کر کے بدلے کے نام پر اپنی ہوس مٹاتے رہے۔۔۔ صحیح کہاں تم نے مجھ میں واقعی اتنا دم خم نہیں جو میں مضبوط اور طاقتور مرد کا مقابلہ کر سکوں لیکن میں آج دکھی دل سے تمہیں بد دعا دیتی ہوں کہ اوپر والا تمہیں بھی پوری دنیا کے سامنے ایسے ہی بے لباس کرے، ذلت تمہارے مقدر میں لکھی جائے رسوا ہو کر رہ جاؤ تم خود اپنی ہی نظر میں"

ہانیہ روتی ہوئی شیر دل کو دیکھ کر بولی جس پر شیر دل مسکراتا ہوا اس کا روتا چہرہ دیکھنے لگا پھر وہ رکی نہیں اپنا دوپٹہ فرش سے اٹھا کر اپنا موبائل لیتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی

برابر والے کمرے سے ویٹر باہر نکل رہا تھا کچھ سوچ کر ہانیہ ویٹر کے دروازے بند کرنے سے پہلے کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔ اندر کا منظر دیکھ کر ہانیہ کا دماغ ایک بار پھر چکرا گیا کمرے میں موجود لڑکی اُس کو کمرے میں آتا ہوا دیکھ چکی تھی

حسام کی پشت پر ہانیہ کھڑی تھی حسام نہیں جانتا تھا کہ ہانیہ وہی کمرے میں موجود ہے نہ ہی مہرین نے حیرت کا اظہار کر کے حسام کو ہانیہ کی موجودگی کا احساس ہونے دیا

بلکہ مہرین نے ہانیہ کے سامنے بغیر شرمائے اپنا کام جاری رکھا وہ حسام کی سانسوں میں اپنی سانسیں انڈیلے شاید جان بوجھ کر حسام کو خود سے جدا نہیں ہونے دے رہی تھی

"ڈارلنگ کل رات سے تمہاری اداسی کتنی مرتبہ ختم کر چکی ہوں اب تو نارمل ہو جاؤ۔۔۔اپنی بیوی سے پراپرٹی کے پیپرز پر تو تم نے سائن کروا کے اُس سے سب کچھ اُس کا چھین ہی لیا ہے تو اب اسے پلان کے مطابق طلاق دو اور دور کرو اپنی زندگی سے تاکہ ہم دونوں مزے سے اپنی زندگی گزار سکے"

مہرین شاطرانہ انداز میں مسکراتی ہوئی حسام سے بولی لیکن وہ باتیں ہانیہ کو سنا رہی تھی ایک مرتبہ پھر صدمے سے ہانیہ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھرنے لگی

"طلاق تو میں اُس کو دوں گا لیکن ابھی فوراً نہیں"

حسام مہرین سے بولتا ہوا کسی احساس کے تحت پیچھے مڑا تو وہاں ہانیہ کو دیکھ کر دم بخود رہ گیا ہانیہ چلتی کوئی حسام کے پاس آئی غصے کی شدت میں وہ جتنی زور کا طماچہ حسام کو مار سکتی تھی اس نے حسام کے گال پر مارا جس سے حسام اور مہرین دونوں ہی سناٹے میں آ گئے

"نکاح کیا تھا تم نے مجھ سے، نکاح وہ پاک رشتہ ہوتا ہے جس کے بعد ایک مرد اُس لڑکی کو اپنی عزت بنالیتا ہے۔۔۔اس کا نگران بن کر اس کو تحفظ فراہم کرتا ہے۔۔۔ جانتے ہو بیوی کیا ہوتی ہے اُس مرد کے لئے اُس کی غیرت، اُس کی عزت۔۔۔ تمہیں ذرا شرم نہیں آئی یوں دوسرے مرد سے میرا سودا کرتے ہوئے مجھے کسی غیر مرد کے آگے ڈالتے ہوئے۔۔۔ دو راتوں تک مجھے کوئی غیر مرد استعمال کرتا رہا، میرے ساتھ اُس نے۔۔۔

بولتے ہوئے ہانیہ کی آواز بند ہونے لگی، وہ اپنے ساتھ ہوئے ظلم کو سوچتی ہوئی رونے لگی

"اُس غیر مرد نے مجھے چھوا بے لباس کیا عزت صرف میری پامال نہیں ہوئی تمہاری بھی پامال ہوئی۔۔۔ تمہیں پیسے چاہیے تھے تم مجھ سے میرا سب کچھ چھین لیتے مگر مجھے یوں کسی دوسرے مرد کے سامنے

زلیل اور رسوا نہیں کرتے،، جس آدمی نے مجھے استعمال کیا اُس سے زیادہ اِس وقت مجھے تم سے نفرت محسوس ہو رہی ہے"

ہانیہ روتی ہوئی حسام کا گریبان پکڑ کر بولی حسام شرمندگی کے مارے بنا کچھ بولے اپنا سر جھکا گیا وہاں کھڑی مہرین نے ہانیہ سے حسام کا گریبان چھڑوایا

"یہ ایموشنل ڈرامے یہاں نہیں کرو حسام ابھی طلاق دوں اُس کو اور یہ قصّہ ختم کرو"

مہرین ہانیہ کو دیکھ کر جتاتی ہوئی نظروں سے حسام سے بولی حسام نظریں اٹھا کر ہانیہ کو دیکھنے لگا

" صحیح بول رہی ہے یہ تم جیسے بے غیرت آدمی سے ایک منٹ بھی رشتہ قائم رکھنا میرے لئے ذلت کا باعث ہے ابھی کے ابھی طلاق دو مجھے"

ہانیہ غصّے میں چیختی ہوئی حسام سے بولی

ہانیہ کو طلاق دیتے ہوئے اُسے مزید شرمندگی نے گھیرا۔۔۔ حسام سے طلاق لینے کے بعد وہ ہوٹل کے کمرے سے باہر نکلی اور اپنے برباد ہونے کے غم میں دیوار سے جڑ کر نیچے بیٹھتی ہوئی زار و قطار رونے لگی

*****

"میری بات سمجھنے کی کوشش کرو دانیال، بھائی جب سے واپس پاکستان آئے ہیں اُن کا رویہ بہت عجیب سا ہو گیا ہے وہ پچھلے دو ہفتوں سے ہر وقت غصّے میں رہتے ہیں۔۔۔ میں تو کیا ماما خود بھی میرے لئے کالج جانے کی پرمیشن لینے سے ڈر رہی ہیں اور تم ہو کہ مجھ سے ملنے کی بات کر رہے ہو جبکہ تمہیں تو یہاں اپنے پیرنٹس کو لے کر آنا چاہیے"

مشی چوری چھپے دلاور کہ موبائل سے دانیال کو کال ملاتی ہوئی اسے اپنی مجبوتی بتاتی ہوئی بولی

"یار ایسا تو کہیں نہیں ہوتا اتنی دقیانوسی فیملی ہے تمہاری وہ بھی آج کل کے دور میں ایسی پابندیاں کون لگاتا ہے۔۔۔ میرے پیرنٹس نے صاف بول دیا مجھ سے، کہ تمہیں جو لڑکی پسند ہے پہلے تم اُس لڑکی کو

ہم سے ملواؤ اس کے بعد ہی وہ دونوں میرا پرپوزل تمہارے لیے لائے گیں مشی تمہیں ایک بار ہماری محبت کی خاطر میں گھر آنا پڑے گا میری پیرنٹس سے ملنے کے لیے"

دانیال کی بات پر مشی انکار کرتی ہوئی بولی

"میرا گھر سے نکلنا مشکل ہے دانیال تم میری مجبوری کو سمجھنے کی کوشش کرو"

مشی بے بسی سے دانیال کو اپنی مجبوری سمجھاتی ہوئی بولی جس پر دانیال برہم ہوا

"مشی یار تم سے زیادہ مجبور اور بے بس لڑکی تو دنیا میں کوئی دوسری ہو ہی نہیں سکتی۔۔۔اگر تم سچ میں مجھ سے پیار کرتی ہو اور چاہتی ہو کہ ہم دونوں زندگی بھر ایک ساتھ رہے تو تمہیں ابھی اور اِسی وقت مجھ سے ملنے کے لیے اپنے گھر کے قریبی مال میں آنا ہوگا میں وہاں تمہارا انتظار کروں گا اگر تم آج نہیں آئی تو اس کے بعد میں تم سے کوئی رابطہ نہیں رکھو گا"

دانیال نے بولتے ہوئے موبائل پر رابطہ منقطع کر دیا تو مشی کو بے بسی سے رونا آنے لگا۔۔۔وہ دلاور کے موبائل سے دانیال کا نمبر ڈیلیٹ کرتی ہوئی موبائل واپس رکھتی جیسے ہی پلٹی تو دلاور کو کمرے میں کھڑا پایا

"آپ یہاں میرے کمرے میں خیریت تو ہے"

دلاور مشی کو اپنا موبائل رکھتا ہوا دیکھ چکا تھا مگر انجان بنا مشی سے پوچھنے لگا

"یہ پورا گھر میرے باپ کا ہے دلاور۔۔۔ یہ کمرہ بھی جو تمہیں استعمال کے لیے دیا گیا ہے میں جب چاہے یہاں آسکتی ہوں کسی دوسرے کے باپ میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ مجھ سے سوال کرے"

دلاور کو دیکھ کر مشی اکڑے ہوئے لہجے میں بولی تو دلاور ضبط سے لب بھینچ کر رہ گیا

"معافی چاہتا ہوں مشی بی بی بے شک یہ کمرہ میری ملکیت نہیں نہ ہی میرے باپ کا ہے۔۔۔آپ جب تک چاہیں اِس کمرے میں رہیں جب آپ یہاں سے چلی جائیں گیں تو میں اِس کمرے سے اپنا سامان اٹھا کر سرونٹ کوارٹر میں شفٹ ہو جاؤ گا"

دلاور مشی سے بولتا ہوا کمرے سے جانے لگا تو مشی کو اپنے رویے کا احساس ہوا۔۔ یہ کمرہ شیر دل کے حکم پر دلاور کو دیا گیا تھا اگر شیر دل کو ذرا بھی علم ہو جاتا کہ اِس کی وجہ سے دلاور سرونٹ کوارٹر میں شفٹ ہوا ہے تو مشی کی خیریت نہیں تھی اور مشی ایسی صورتحال میں ذرا بھی فساد نہیں چاہتی تھی

"دلاور رکو سوری میرے کہنے کا یہ مطلب ہر گز نہیں تھا۔۔ میں یہاں تمہارے کمرے میں تمہارے لیے ہی تو آئی ہو تم سے کچھ کہنا ہے مجھے"

مشی جلدی سے دلاور کو روک کر بات بناتی ہوئی بولی تو دلاور پلٹ کر مشی کو دیکھنے لگا

خوبصورت ہے وہ، دل کا مہمان ہے۔۔۔

میرے محبوب کی یہی پہچان ہے۔۔۔ میرے محبوب کی یہی پہچان ہے۔۔۔

تھوڑا معصوم ہے تھوڑا نادان ہے۔۔۔ میرے محبوب کی یہی پہچان ہے۔۔۔

"بولیے۔۔۔ میرے کمرے میں میرے لئے کس "خاص وجہ" سے آئی ہیں آپ"

دلاور "خاص وجہ" پر زور دیتا ہوا مشی سے پوچھنے لگا تو مشی ایک دم بوکھلا گئی مگر فوراً ہی اُس کے دماغ میں ایک خیال ابھرا جس کے تحت اُس نے بے ساختگی سے دلاور کا ہاتھ پکڑا

"دلاور پلیز تم تو جانتے ہو ناں بھائی مجھے گھر سے باہر جانے نہیں دیں گے مجھے یہاں گھر سے قریب مال سے اپنے لئے کچھ ضروری چیزیں لینی ہیں۔۔۔ کیا بھائی سے تم میرے لئے پرمیشن لے سکتے ہو، اپنی ذمہ داری پر، وہ تمہیں کبھی بھی منع نہیں کریں گے پلیز دلاور انکار مت کرنا"

مشی دلاور کا ہاتھ پکڑے امید بھرے لہجے میں بولی۔۔۔ وہ اِسی طرح چھپ کر دانیال کے بلانے پر دلاور کے ساتھ باہر جاسکتی تھی جبکہ دوسری جانب دلاور اپنے ہاتھ کو دیکھتا رہ گیا جو اِس وقت مشی کے دودھیا ہاتھ میں موجود تھا، لیکن اِس خوبصورت خواب کی تعبیر ناممکن تھی

"مالک کبھی بھی نہیں مانیں گے آپ کو خود بھی اندازہ ہے آج کل وہ کتنے غصّے میں ہیں۔۔۔آپ مجھ سے ایسی کوئی فرمائش نہیں کریں جو میں پوری نہیں کر سکوں"

دلاور اس کو انکار کرتا ہوا بولا تو مشی نے اُس کا پکڑا ہوا ہاتھ بے دردی سے جھٹک دیا

"ایک کام کرو مجھے زہر لا کر دے دو یہ فرمائش تو پوری کر سکتے ہو ناں تم میری"

مشی غصے بھرے لہجے میں دلاور سے بولی تو دلاور بے بسی سے اس کو دیکھتا ہوا بولا

"ایسا تو دلاور مر کر بھی نہیں کر سکتا"

دلاور کے انکار سننے کے بعد مشی نے میز پر رکھا ہوا سگریٹ کا پیکٹ اٹھا لیا اور اس میں سے اپنے لئے سگریٹ نکالنے لگی۔۔۔دلاور مشی کی حرکت پر اُس کو دیکھتا رہ گیا یہ لڑکی نہ جانے کیوں اُس کا امتحان لینے پر تلی ہوئی تھی

"یہ اچھی عادت نہیں ہے مشی بی بی آپ اچھی لڑکی ہیں خدارا اِس سگریٹ کو پھینک دیں"

دلاور اُس کے ہاتھ سے سگریٹ چھین نہیں سکتا اس لئے مشی کے آگے درخواست کرتا ہوا بولا

"میں جانتی ہوں دلاور کے میں اچھی لڑکی ہوں مگر اچھی لڑکیوں کے سینے میں بھی دل ہوتا ہے، اچھا ہے ناں میں سگریٹ جلاؤ گی یہ سگریٹ میرا دل جلائے گی"

مشی سگریٹ جلاتی ہوئی بولی

"میں مالک سے بات کرتا ہوں اگر انہوں نے اجازت دی تو میں آپ کے ساتھ ہر اُس جگہ پر اُس شاپ پر جاؤں گا جہاں آپ کو شاپنگ کرنا ہو گی اور ہم کہیں دوسری جگہ نہیں جائیں گے آپ کو جو بھی چیزیں لینی ہو گی بس وہ لے کر ہم جلد گھر واپس آجائیں گے"

دلاور کے راضی ہونے پر مشی اپنی کامیابی پر مسکرا دی اور سگریٹ پھینکتے ہوئے دلاور کے کمرے سے جانے لگی

"میں باہر تمہارا گاڑی میں ویٹ کر رہی ہو، تم بھائی سے پرمیشن لے کر آ جاؤ"

مشی دلاور کو بولتی ہوئی کمرے سے باہر جانے لگی پھر کچھ سوچ کر کی اور پلٹ کر دلاور کو دیکھنے لگی دلاور بھی اُسی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ جیسے جاننا چاہ رہا ہو کہ اب کیا ہوا

"تم بہت اچھے ہو"

مشی اچھے موڈ میں بولتی ہوئی وہاں سے چلی گئی تو دلاور نے اپنا سر جھٹکا وہ ذرا بھی خوش فہم نہیں ہونا چاہتا تھا کیونکہ اُس کا محبوب تھوڑی دیر میں دل توڑنے کا فن بھی جانتا تھا

*****

تجھے عشق ہو خدا کرے

کوئی تجھ کو اس سے جدا کرے

تیرے ہونٹ ہنسنا بھول جائیں

تیری آنکھ پرنم رہاکرے

تو اس کی باتیں کیا کرے

تو اسکی باتیں سنا کرے



اسے دیکھ کے تو رک پڑے

وہ نظر جھکا کے چلا کرے

تجھے ہجر کی ایسی جھڑی لگے

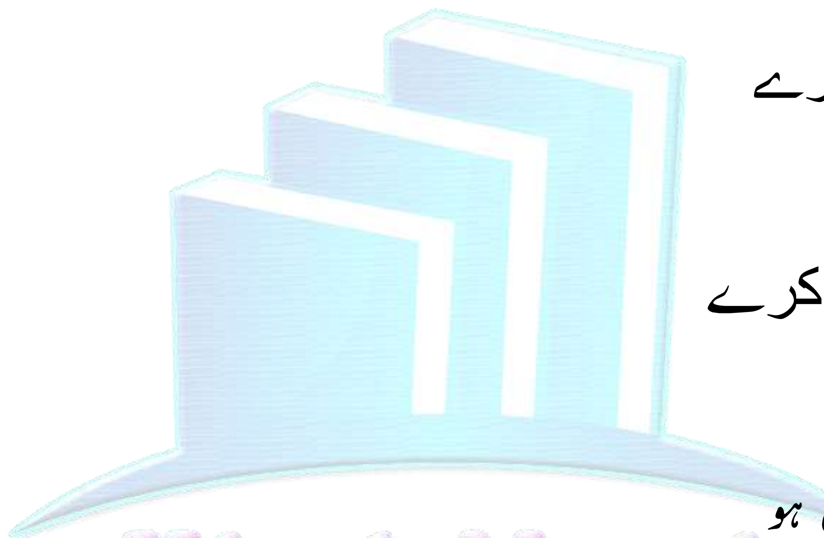
تو ملن کی ہر پل دعا کرے

تیرے خواب بکھرے ٹوٹ کر

تو کرچی کرچی چنا کرے

تو نگر نگر پھرا کرے

تو گلی گلی صدا کرے



تجھے عشق ہو پھر یقین ہو

اسے تسبیحوں پہ پڑھا کرے

میں کہوں کہ عشق ڈھونگ ہے

تو نہیں نہیں کہا کرے

شیر دل راکنگ چیئر پر بیٹھا اسموکنگ کرتا ہوا صرف اُس لڑکی کو سوچے جارہا تھا جس لڑکی نے اُس کی بھرے مجمعے میں اِنسلٹ کی۔۔۔اپنی ہونے والی بے عزتی کا بدلہ شیر دل نے جس انداز میں لیا اس سے وقتی طعر پر تو اس کا دل شاد ہوا مگر اب وہ خود عجیب سی کیفیت کا شکار ہو چکا تھا۔۔اُس لڑکی کی آنکھوں کے آنسو جس پر وہ خود اُس وقت ہنس رہا تھا، اب یاد کر کے شیر دل کا دل عجیب سی کیفیت میں گھر چکا تھا۔۔۔

شیر دل ہانیہ کو ڈھونڈنا چاہتا تھا مگر وہ دوبارہ نہ جانے کہاں چھپ کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔ایسا نہیں تھا کہ شیر دل نے ہانیہ کو تلاش نہیں کیا ہر جگہ اُس نے ہانیہ کو ڈھونڈا مگر اُس دن کے بعد سے ہانیہ اسے دوبارہ نہیں دکھی

شیر دل کو نہیں معلوم تھا کہ اگر وہ دوبارہ اُس کے سامنے آجاتی تو شیر دل کیا کرتا وہ بالکل نہیں جانتا تھا۔۔۔وہ اپنے اندر پلنے والی اِس کیفیت سے یکسر انجان تھا، لیکن وہ چاہتا تھا کہ ہانیہ سے ایک بار مرتبہ دوبارہ اُس کا سامنا ہو۔۔۔پھر شاید وہ کبھی اُس کو اپنے سے دور نہیں جانے دے گا مگر کیا ایسا ممکن تھا؟ کیا ہانیہ اُس دن والی بے عزتی کے بعد اب اُس کی شکل دیکھنا چاہے گی؟ سگریٹ کے ٹکڑے کو ایش ٹرے

میں مسلتا ہوا وہ اضطرابی کی سی کیفیت میں اپنے بالوں میں انگلیاں پھنسائے بیٹھا تھا تبھی کمرے کا دروازہ بجنے لگا

"مالک میں ہوں"

شیر دل کے پوچھنے پر دلاور کمرے کا دروازہ کھولتا ہوا بولا

"بتاؤ دلاور کیا خبر لائے ہو پتہ چلا اس لڑکی کے بارے میں"

شیر دل کے لہجے میں عجیب سی بے چینی تھی وہ راکنگ چیئر سے اٹھ کر دلاور کی طرف قدم بڑھاتا ہوا پراُمید لہجے میں اس سے پوچھنے لگا

"مالک اس لڑکی کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو سکا اِس وقت وہ کہاں ہے کس حال میں ہیں کچھ معلوم نہیں"

دلاور اُس کی امیدوں پر پانی پھیرتا ہوا بولا تو شیر دل نے دلاور کے دونوں شانوں پر اپنے ہاتھ جمائے

"وہ اِسی دنیا کی باسی ہے مریخ سے نہیں آئی تو اسی دنیا میں موجود ہوگی دلاور معلوم کرو وہ لڑکی کہاں ہے پتہ لگاؤ اس کا مجھے وہ لڑکی ہر قیمت پر چاہیے تمہیں سمجھ میں آرہی ہے میری بات۔۔۔ ہر قیمت پر تمہارے مالک کو وہ لڑکی چاہیے"

شیر دل دلاور کے کندھوں پر دباؤ ڈالتا ہوا ایک ایک لفظ پر زور دیتا ہوا بولا

"برباد ہوچکی ہے وہ لڑکی مالک، اپنے شوہر کے ہاتھوں اور آپ کے ہاتھوں۔۔۔اب اُس بے چاری کا پیچھا چھوڑ دیں اس کا خیال اپنے دل سے نکالنے کی کوشش کریں"

دلاور شیر دل کی کیفیت کو دیکھتا ہوا شیر دل کو سمجھاتا ہوا بولا تو شیر دل نے اس کے شانوں سے ہاتھ ہٹا لیے

"وہ بے چاری ہے تمہیں اِس وقت میں بے چارا نہیں لگ رہا۔۔۔ نہیں سوچو اُس کے بارے میں، اُس کے بارے میں نہیں سوچو تو پھر کیا سوچوں دلاور۔۔۔ مجھے جواب دو کیا سوچوں میں،، میں اُس لڑکی کا پیچھا نہیں چھوڑ سکتا دلاور اُس کا پیچھا چھوڑ دیا، اس کو سوچنا چھوڑ دیا تو سمجھو پھر سب کچھ ختم۔۔۔ شیر دل کا سب کچھ ختم۔۔۔ پھر شاید شیر دل بھی ختم"

شیر دل ہانیہ کو سوچ کر اتنا تھک چکا تھا کہ اُس کا اپنا آپ خود اپنے بس میں نہیں رہا تھا، دلاور کو اِس وقت اپنا مالک سچ میں بے چارہ لگا دلاور شیر دل کی بے بسی محسوس کرتا ہوا اس سے پوچھنے لگا

"اگر وہ لڑکی دوباہ آپ کے سامنے آجاتی ہے تو کیا کریں گے آپ"

دلاور کے سوال پر شیر دل کی آنکھوں میں ایسی چمک نمودار ہوئی جیسے شیر دل کو کسی نے نئی زندگی کی نوید سنائی ہو

"قید کرلوں گا اسے دلاور۔۔۔ ہمیشہ کے لئے اپنے پاس قید کرلوں گا تاکہ وہ دوبارہ میری دسترس سے دور جا ہی نہ جاسکے۔۔۔ اُس کے لئے میری تڑپ تم نہیں سمجھ سکتے دلاور اُس کے ساتھ غلط کرتے ہوئے

اُس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر مجھے اُس وقت احساس ہی نہیں ہوا کہ کتنی تکلیف دی ہے میں نے اس کو مگر اب اپنے گناہ کا سوچتا ہوں تو مر جانے کا دل کرتا ہے"

شیر دل بے بسی سے بولا تو دلاور خاموشی سے اپنے مالک کو دیکھتا رہا کہاں چند دن پہلے سامنے کھڑا شخص اُسے عشق کی علامت کا بتاتا ہوا اُسے اس جھنجٹ سے بچنے کا مشورہ دے رہا تھا اور اِس وقت وہ خود سر سے پاؤں تک ایک ایسی لڑکی کے عشق میں ڈوبا ہوا تھا جسے وہ خود اپنے ہاتھوں برباد کر چکا تھا۔۔ دلاور نے دراز سا میڈیسن باکس نکالا جس میں سے ٹرینگولائزر نکال کر وہ شیر دل کی طرف بڑھا

"یہ لیجئے مالک اسے لے کر آپ کو وقتی طور پر سکون آجائے گا آپ کو ابھی سکون کی ضرورت ہے"

دلاور کے ہاتھ سے میڈیسن لیتا ہوا شیر دل اُس کو پانی سے نگلنے لگا شاید دلاور صحیح بول رہا تھا اُس لڑکی کو سوچ اور اس کا دماغ بری طرح شل ہو چکا تھا اگر وہ وقتی سکون نہ لیتا تو اُس کی دماغ کی رگیں پھٹ جاتی

"آپ سے ایک اجازت بھی لینی تھی مالک، مشی بی بی کو پاس ہی مال میں کچھ کام ہے اگر آپ کی اجازت ہو تو انہیں لے جاؤ یا پھر راشدہ سے بول دو وہ میرے ساتھ جا کر مشی بی بی کا بولا ہوا سامان لے آئے"

میڈیسن لے کر شیر دل نے بیڈ پر لیٹنا چاہا تو دلاور جس کام کے لئے اُس کے پاس آیا تھا پوچھنے لگا

"میری بہن مجھے بہت عزیز ہے دلاور دنیا میں اگر اِس وقت میں کسی پر بھروسہ کرتا ہوں تو وہ فی الحال تم ہو۔۔۔ مشی کو اگر کہیں جانا ہے تو میں تمہیں اُس کی ذمہ داری سونپتا ہوں خیال رکھنا مشی کا"

شیر دل کی بات سن کر دلاور اقرار میں سر ہلاتا ہوا کمرے سے نکل گیا

*****

"ہانیہ بیٹا صائمہ بتا رہی تھی آپ نے دوپہر میں کھانا نہیں کھایا۔۔۔ بیٹا ایسے تو آپ بیمار ہو جائیں گیں"

عزیر ہانیہ کے پاس آتا ہوا اس سے بولا جو فہیم کی تصویر اپنے ساتھ لئے بیٹھی تھی

"بیماری ہو جاؤں گی مر تو نہیں جاؤں گی۔۔۔ آپ دعا کریں ناں میں بھی اپنے بابا کی طرح مر جاؤ اب اِس زندگی میں ان کے علاوہ کچھ نہیں بچا میرے پاس۔۔۔ میں ہی تو اپنے بابا کی موت کی وجہ بنی ہوں اب زندہ رہ کر کیا کرو"

ہانیہ افسردہ لہجے میں عزیر کو دیکھتی ہوئی بولی تو عزیر اس بچی کی باتوں پر افسوس کرتا اسے سمجھانے لگا

"بیٹا آپ کی ایسی باتیں سن کر فہیم کی روح کو تکلیف پہنچے گی کوئی کسی کی موت یا جینے کی وجہ نہیں بنتا۔۔۔ فہیم کا اتنا ہی وقت لکھا تھا اب میں آپ کے منہ سے ایسی ناامیدی کی باتیں نہ سنو"

جب وہ برباد اجڑی حالت میں پاکستان آئی تھی اور فہیم کو اُس کے ساتھ ہوئے حادثے کا پتہ چلا تو وہ اپنی بیماری کی بجائے بیٹی کی برباد حالت کا صدمہ لے کر دنیا سے جا چکا تھا آج اس کو مرے ہوئے پندرہ دن گزر چکے تھے عزیر ہانیہ کو اپنے ساتھ اپنے گھر لے آیا تھا کیونکہ اُس کی ساری پراپرٹی اور گھر سب کچھ حسام اپنے نام کر چکا تھا

"ہانیہ بیٹا آپ سے مجھے آپ کی ماما کے سلسلے میں بات کرنا تھی آج اُن کی میرے پاس دوبارہ کال آئی تھی۔۔۔بیٹا آپ اپنی ماما سے ایک مرتبہ بات کرلیں"

عزیر ہانیہ کو ایک مرتبہ پھر سنجھاتا ہوا بولا تو ہانیہ فہیم کی تصویر رکھتی ہوئی عزیر کو دیکھنے لگی

"اگر آپ کو لگتا ہے کہ میں آپ پر بوجھ ہوں تو میں آج ہی آپ کے گھر سے چلی جاتی ہوں"

ہانیہ عزیر کی بات کا برا مانتی ہوئی اس سے بولی تو اس سے زیادہ برا عزیر نے اس کی بات کا مانا

"بیٹا فہیم میرا دوست نہیں میرے بھائی کی طرح تھا اور میں نے آپ کو ہمیشہ اپنی بیٹی سمجھا ہے آپ خود کو اکیلا محسوس کرتی ہیں تبھی میں نے آپ کو مشورہ دیا کہ آپ اپنی ماما سے بات کرلیں۔۔۔ لیکن آئندہ گھر سے جانے والی بات مت بولیے گا ورنہ میں آپ سے ناراض ہو جاؤں گا"

عزیر برا مناتا ہوا ہانیہ سے بولا تو ہانیہ بھی ایک دم بول پڑی

"پھر مجھے آپ بھی اُن سے ملنے کے لیے دوبارہ نہیں بولیے گا۔۔۔میری زندگی میں مجھے صرف اپنے بابا سے محبت تھی جو اب اِس دنیا میں نہیں رہے ہیں۔۔۔ مجھے اب کسی دوسرے رشتے میں کوئی دلچسپی نہیں"

ہانیہ بے دلی سے بولتی ہوئی ان لوگوں کے بارے میں سوچنے لگی جس نے اُسے تباہی اور بربادی کے دہانے پر لا کھڑا تھا وہ حسام اور اس شخص کو کبھی معاف نہیں کرنے والی تھی جن دونوں نے اُس کو برباد کیا تھا نہ ہی اُسے رملہ سے ملنے کی کوئی خواہش تھی

******

"تم میرے پیچھے پیچھے کہاں آرہے ہو دلاور"

مشی مال کے اندر داخل ہو کر اپنے ساتھ چلتے دلاور کو دیکھتی اُکتائے ہوئے لہجے میں بولی

"مالک نے اسی شرط پر آپ کو باہر نکلنے کی اجازت دی ہے کہ میں آپ کے ساتھ ساتھ رہوں"

دلاور مشی کو یاد دہانی کرواتا بولا وہ مشی کے چہرے سے اندازہ لگا سکتا تھا اُس کی بات پر مشی کا موڈ خراب ہو چکا ہے ورنہ ابھی تک گاڑی میں اس کا موڈ کافی خوشگوار تھا

"کیا اب مجھے اپنی ذاتی چیزوں کی شاپنگ تمہارے سامنے کرنا پڑے گی"

مشی غصہ دباتی ہوئی دلاور سے پوچھنے لگی وہ جس شاپ کے سامنے کھڑی تھی دلاور کی نگاہیں شاپ پر پڑی جہاں مخصوص زنانہ چیزوں کی بھرمار تھی

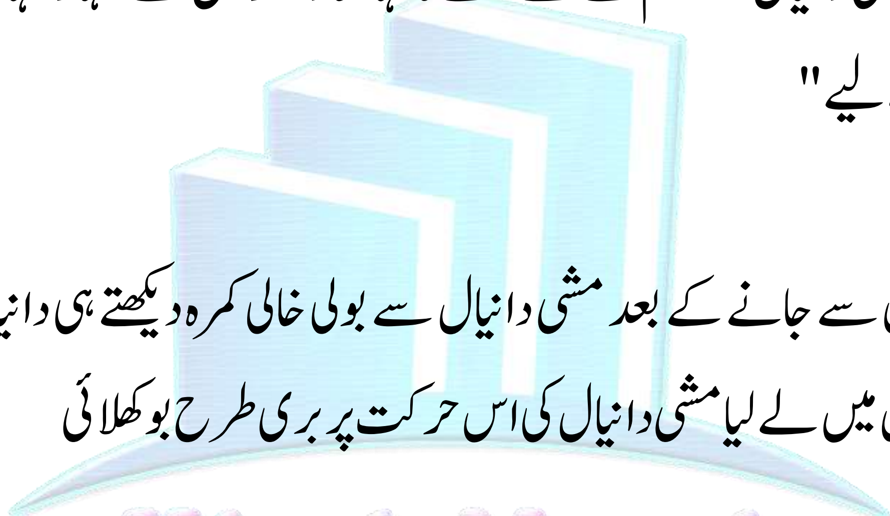
"میں باہر ہی آپ کا انتظار کرتا ہوں آپ کو جو لینا ہے وہ لے کر آجائیں پھر ہم گھر چلتے ہیں"

دلاور مشی سے نظر ملائے بغیر پورے مال کا جائزہ لیتا ہوا مشی سے بولا، تو مشی نے اِسی میں اپنی عافیت جانی وہ شاپ کے اندر چلی گئی جہاں اُس نے پہلے ہی دانیال کو جاتا ہوا دیکھ لیا تھا

"اس دم چھلے کو اپنے ساتھ کیوں چپکا کر لائی ہو"

دانیال تپے ہوئے انداز میں مشی کو دیکھ کر بولا ساتھ ہی اُس نے شاپ کیپر کو اشارہ کیا۔۔۔وہ اُن دونوں کو شاپ کے اندر بنے ہوئے ایک روم کی طرف لے جانے لگا

"اکیلی نہیں آسکتی تھی دانیال۔۔۔تم نے مجھے آنے کا کہا تھا دیکھو میں نے تمہارا کہا مان لیا،،اتنا ہی کافی ہونا چاہیے تمہارے لیے"



شاپ کیپر کے وہاں سے جانے کے بعد مشی دانیال سے بولی خالی کمرہ دیکھتے ہی دانیال نے مشی کو اپنی جانب کھینچ کر باہوں میں لے لیا مشی دانیال کی اس حرکت پر بری طرح بوکھلائی

"یہ کیا کر رہے ہو دانیال چھوڑو مجھے"

مشی دانیال سے بولتی ہوئی خود اپنا آپ دانیال سے چھڑانے لگی مگر دانیال اس کو چھوڑے بناء مشی سے بولا

"مجھے معلوم تھا تم میرے بلانے پر ضرور آؤں گی مشی، کیوں کہ میں اچھی طرح جانتا ہوں تم مجھ سے بہت محبت کرتی ہو اور آج یہ بات بھی جان گیا ہو تم میری خاطر کوئی بھی قدم اٹھا سکتی ہو۔۔۔ کیو سچ بول رہا ہوں میں"

دانیال مشی کا خوبصورت چہرہ دیکھتا ہوا اسے پوچھنے لگا تو مشی دانیال کی بات سن کر اپنی پلکیں جھکا گئی

"سنو میری جان اگلے اتوار کے دن تمہیں اِسی طرح بہانہ بنا کر میرے گھر آنا ہو گا جہاں میرے پیرنٹس اور میں تمہارا انتظار کریں گے۔۔۔ ہو سکتا ہے میرے پیرنٹس کی موجودگی میں ہمارا نکاح بھی ہو جائے"

دانیال اُسے باہوں میں لئے اپنا ارادہ بتانے لگے تو مشی حیرت سے دانیال کو دیکھنے لگی

"یہ بہت بڑا قدم ہے دانیال میں اپنی فیملی کے بغیر ایسے کیسے یہ کر سکتی ہوں"

مشی دانیال کی بات سن کر گھبراتی ہوئی بولی

"یار مسئلہ صرف تمہارے بھائی کا ہے اور میں نہیں چاہتا کہ وہ میرے پیرنٹس کو انکار کرے اور اگر تمہارا بھائی اس رشتے سے انکار کر دیتا ہے تو نکاح کرنے کے بعد ہمارا رشتہ اتنا مضبوط ہو گا کہ انہیں نہ چاہتے ہوئے بھی ہماری شادی کرنا پڑے گی کیو کہ ہمارا نکاح پہلے سے ہوا ہو گا"

دانیال کی بات سن کر مشی خاموش ہو گئی تو دانیال مسکرا دیا کیو کہ مشی کی خاموشی مطلب اس کی نیم رضامندی تھی وہ مشی کو باہوں میں لیے مشی کے چہرے پر جھکنے لگا تبھی اچانک دروازہ کھلا

"دلاور"

دلاور کو کمرے میں آتا ہوا دیکھ کر مشی ڈرتے ہوئی پیچھے ہٹی تو دانیال نے بھی مشی کو چھوڑ دیا۔۔۔دلاور مشی کو نظر انداز کرتا دانیال پر ٹوٹ پڑا اور اس کے چہرے اور پیٹ پر یک کے بعد دیگرے مکّے برساتا چلا گیا

"اپنے غلیظ ہاتھوں سے کیسے چھوا تُو نے اِسے بول"

دلاور جنونی کیفیت میں دانیال پر مکّے برساتا ہوا چیخا۔۔۔ مشی خوف سے دلاور کو پہلی مرتبہ اِس قدر غصے میں دیکھ رہی تھی

"تیری کون لگتی ہے جو تجھے اتنا برا لگ رہا ہے پیچھے ہٹ سالے"

دانیال دلاور کو پیچھے دھکیلتا ہوا بولا مگر دلاور دوبارہ اُس پر جھپٹا

"محبت ہے یہ میری سنا تُو نے۔۔۔ خون پی جاؤں گا میں تیرا اگر تُو نے اِس پر بری نظر ڈالی"

دلاور نے شدید غصّے کے عالم میں بولتے ہوئے دانیال کو مزید پیٹنا شروع کر دیا جبکہ مشی دلاور کے منہ سے ایسی بات سن کر سُن کھڑی اُسے دیکھتی رہ گئی

شور شرابے کی آواز سے کمرے کے اندر دو تین افراد آئے اور دلاور سے دانیال کو بچاتے اُس کو وہاں سے لے گئے۔۔۔اِس وقت اس جگہ پر مشی اور دلاور دونوں ہی اکیلے موجود تھے

"چلیے اب ہمیں گھر چلنا چاہیے"

دلاور اپنے ہاتھوں سے بال سنوار کر ساتھ ہی گریبان درست کرتا مشی سے بولا۔۔۔اِس وقت اُس کا چہرا شدید غُصّے اور ضبط سے سُرخ ہو رہا تھا

"پہلے یہ بتاؤ تھوڑی دیر پہلے کیا بکواس کی تھی تم نے ابھی"

مشی اُس کے غصّے کی پرواہ کیے بغیر دلاور سے بولی تو دلاور نے سرخ آنکھوں سے مشی کو دیکھا اور اپنا سر جھکا لیا۔۔۔آج اُس کے منہ سے اِس لڑکی کے سامنے وہ راز فشاں ہو چکا تھا جس کو شاید اُس نے اپنے دل میں رکھ کر قبر میں اترنے کا عہد کیا تھا مگر اُس وقت اُسے غصّہ اتنا شدید تھا کہ وہ غصّے میں کیا بول گیا اُسے خود خبر نہیں ہوئی تھی

"آپ کو عدالت لگانی ہے گھر چل کر لگا لیئے گا جس میں مجرم بن کر میں کٹھرے میں کھڑے ہونے کے لئے تیار ہوں مگر یہاں تماشہ نہیں لگائیے گھر چلیں"

دلاور مشی سے بولتا ہوا اُس کے چلنے کا انتظار کرنے لگا مگر مشی اُس کو دیکھتی ہوئی غصّے میں بولی

"اگر میرا بھائی تم پر بھروسہ کرتا ہے تو تم میرے بھائی کے اعتبار کو اِس طرح چکنا چور کرو گے کہ اُسی کی بہن بری نظر رکھو، اپنی اوقات مت بھولو تم میرے بھائی کے قریب ضرور ہو مگر اُس کے ملازم ہو تمہارا مجھ پر کوئی حق نہیں بنتا نہ ہی تمہیں اختیار ہے کہ تم مجھے۔۔۔

مشی نے اپنا جملہ ابھی مکمل نہیں کیا کہ دلاور نے چہرے پر خطرناک تیور لئے اُس کی جانب قدم بڑھائے جس پر مشی کی بولتی بند ہوئی۔۔۔ دلاور کے چہرے کے خطرناک تاثرات دیکھ کر وہ بے ساختہ دو قدم پیچھے ہوئی

"آپ کے بھائی کے پاس نوکری کرتے ہوئے کبھی میں اپنی اوقات نہیں بھولا نہ کبھی اُن کے بھروسے کو توڑا ہے۔۔۔ نہ کبھی آگے زندگی میں اُن کے اعتبار کو ٹھیس پہچا سکتا ہوں، اگر آپ کے اوپر میں نے بری نظر رکھی ہو یا آپ کے لئے برا خیال میرے دل میں آیا ہو تو گھر پہنچنے سے پہلے مجھے یہی موت آجائے۔۔۔ لیکن آپ حق اور اختیارات کی بات مت کریں۔۔۔ اگر آج دلاور کے پاس حق ہوتا یا اُسے

اختیارات حاصل ہوتے تو دلاور آج کی آپ کی اِس حرکت پر آپ کے ساتھ وہ کرتا کہ آپ آئندہ دوبارہ جھوٹ بول کر گھر سے باہر نکلنے کی ہمت نہیں کرتیں"

دلاور نے بناء آنکھیں جھکائے مشی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر یہ بات بولی جس پر مشی کے چہرے پر غصّے کا ایک رنگ آیا اور دوسرا جانے لگا۔۔اُس نے آگے بڑھ کر دلاور کا گریبان پکڑا

"وہ حق اور اختیارات تم اپنی زندگی میں کبھی حاصل نہیں کر سکتے سنا تم نے،زندگی میں کبھی ایسا وقت آیا کہ تم مشی پر اپنا حق جتاؤ تو اُس سے پہلے مشی موت کو گلے لگانا پسند کرے گی سمجھے تم"

مشی غُصّے میں سے بولتی ہوئی اُس کا گریبان چھوڑ کر وہاں سے چلی گئی

دلاور ضبط کرتا سرخ چہرہ لئے گاڑی تک آیا اور ہمیشہ کی طرح احتراماً مشی کے لیے گاڑی کی پچھلی سیٹ کا دروازہ کھولا

گاڑی میں بیٹھنے کے ساتھ ہی مشی نے اپنا رُخ دوسری جانب پھیر لیا دلاور نے ایک نظر اُس سنگ دل پر ڈال کر گاڑی کا دروازہ بند کیا اور خود ڈرائیو نگ سیٹ پر آ بیٹھا اور گاڑی اسٹارٹ کی

"سائیڈ پر گاڑی روکو بھوک لگ رہی ہے مجھے جاؤ کچھ کھانے کے لیے لے کر آؤ میرے لیے"

مشی جان کر گاڑی رکواتی ہوئی دلاور کو حکم دیتی بولی تاکہ دلاور کو احساس دلا سکے کہ اُس کی نظر میں دلاور کی حیثیت ملازم سے زیادہ نہیں

دلاور سائیڈ پر گاڑی روک کر۔۔۔ مشی کے لیے فاسٹ فوڈ لے کر گاڑی تک آیا جتنی دیر مشی کھانے سے انصاف کرتی رہی اُتنی دیر دلاور گاڑی سے باہر کھڑا اسگریٹ پھونکتا رہا۔۔ جب وہ دوبارہ ڈرئیونگ سیٹ پر آکر بیٹھا تو مشی کو گاڑی میں خاموشی کھلنے لگی

"سی ڈی پلیئر ان کر دو"

دلاور نے اُس کا حکم مانتے ہوئے سسٹم ان کر دیا

"ہم تمہیں چاہتے ہیں ایسے۔۔۔ مرنے والا کوئی، مرنے والا کوئی زندگی چاہتا ہو جیسے۔۔۔ روٹھ جاؤ اگر تم تو کیا ہو،، پل میں ایسے لگے جسم سے جان جیسے جدا ہو۔۔۔

گانے کے بول سن کر مشی نچلا ہونٹ دانتوں تلے دباتی ضبط کر رہ گئی جبکہ دلاور بیک ویو مرر سے زخمی نگاہ اُس کے چہرے پر ڈال کر سونگ چینج کر چکا تھا

اگر تم مل جاؤ زمانہ چھوڑ دیں گے ہم۔۔۔ تمہیں پا کر زمانے بھر سے رشتہ توڑ دیں گیں ہم۔۔۔

گانے کے بول سن کر بے ساختہ دونوں کی نظروں کا بیک ویو مرر میں تصادم ہوا تو دلاور نے سی ڈی پلیئر بند کر دیا

*****

"حسام کیا ہوا ہے تمہیں آخر، کیوں اتنے خاموش رہنے لگے ہو اب تو ہمارے پاس سب کچھ ہے۔۔۔ کیا تمہیں تمہاری بیوی تو یاد نہیں آرہی"

ہانیہ کی تمام پراپراٹی ضبط کرنے کے بعد واپس پاکستان آکر حسام مہرین سے شادی کر چکا تھا۔۔ شادی کے ہفتے بھر تو مہرین نے حسام کو اپنے ساتھ خوش دیکھا مگر اب وہ کچھ چپ چپ سا رہنے لگا تھا

"میرے چپ رہنے کی وجہ وہ نہیں جو تم سمجھ رہی ہو، میں کچھ اور سوچ رہا ہوں۔۔۔ ہانیہ کا چیپٹر اب کلوز ہو چکا ہے پلیز اب اس کے بارے میں ہمارے درمیان اب ڈسکشن نہیں ہونا چاہیے"

حسام مہرین کو ٹالتا بولا کیوکہ مہرین بات کی کھال نکالنے والی اور شکی فطرت لڑکی تھی وہ ہانیہ کے موضوع کو لے کر بلاوجہ مہرین سے بحث نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔اِس لیے اُس کی بات کو غلط ثابت کرنے کے غرض سے بولا

لیکن اندر ہی اندر چند دنوں سے اُسے عجیب سے گلٹ کا احساس ہو رہا تھا۔۔۔ ہانیہ کا جب بھی خیال آتا اُسے اچھی خاصی شرمندگی ہوتی جو کچھ اُس نے اُس لڑکی کے ساتھ کیا، صحیح نہیں تھا وہ اب بھی سوچوں میں گم ہانیہ کو سوچ رہا تھا جبکہ مہرین جلتی ہوئی حسام کو دوبارہ سوچوں میں گم دیکھ رہی تھی

****

"ہانیہ کے لیے میں بہت خوش ہوا عزیر کتنے بڑے گھر سے کتنا اچھا رشتہ آیا ہے اس بچی کا۔۔۔ سب سے بڑی بات ہانیہ کے ساتھ ہوئی ٹریجیڈی کے بارے میں معلوم ہونے کے باوجود بیرسٹر صدیقی ہانیہ کی اپنے بیٹے ہاشم سے شادی کرنا چاہتے ہیں"

تھوڑی دیر پہلے چائے پر بیرسٹر صدیقی اپنی فیملی کے ساتھ ڈاکٹر عزیر کے گھر آئے تھے اور اپنی مدعا بیان کر کے جا چکے تھے جس کے بعد عزیر کی بیوی صائمہ خوشی خوشی اپنے شوہر سے بولی

"کیا ہوا عزیر آپ خوش نہیں ہیں ہانیہ کے لئے۔۔۔ کیا سوچنے بیٹھ گئے"

صائمہ کی بات پر عزیر نے کوئی تبصرہ نہیں کیا تو صائمہ اُس سے پوچھنے لگی اب کی بار صائمہ کی بات پر عزیر اُس کو دیکھتا ہوا بولا

"میں نے بیرسٹر صدیقی کی باتوں سے اندازہ لگایا ہے صائمہ کے اُن کو ہانیہ کو اپنے گھر کی بہو بنانے سے زیادہ دلچسپی اُس کی پراپرٹی میں تھی، جو حسام نے ضبط کرلی ہے۔۔۔ وہ رشتے کی بجائے بار بار حسام کے خلاف دھوکے بازی کا مقدمہ دائر کرنے کی بات کر رہے تھے مجھے ایسا لگا جیسے انہیں ہاشم اور ہانیہ کے رشتے سے زیادہ انٹرسٹ پراپرٹی اور مقدمے میں ہے"

عزیر جو کچھ بیرسٹر صدیقی کے بارے میں سوچ رہا تھا اپنی بیوی سے اپنے خیالات شیئر کرتا بولا

"بھئی وہ بریسٹر ہے ان کا جو پروفیشن ہوگا وہ اُسی کے متعلق تو بات کریں گے۔۔۔ اور کیا برا ہے اِس میں اگر ہانیہ کا اُس کو حق مل جائے گا تو"

صائمہ عزیر کو اپنی بات سمجھاتی ہوئی بولی

"نہیں صائمہ بات صرف یہ نہیں ہے جو کچھ ہانیہ سہہ چکی ہے میں نہیں چاہتا اب اُس معصوم بچی کو مزید کچھ برداشت کرنا پڑے جو کوئی بھی ہانیہ کو صرف دل سے اپنائے گا بناء کسی غرض یا فائدے کے۔۔۔ میں ہانیہ کی شادی اُسی سے کرواؤں گا اور ویسے بھی پچھلے سال ہاشم پر کوئی کیس چلا تھا جس کے لیے بیرسٹر صدیقی کافی زیادہ پریشان تھے، میں آنکھوں دیکھی مکھی نہیں نگل سکتا۔۔ نہ ہی اب کی بار ہانیہ کے لئے کوئی رسک لے سکتا ہوں"

عزیر صائمہ کو بتا رہا تھا تبھی اُس کی نظر ہانیہ پر پڑی جو دروازے پر کھڑی خاموشی سے اُس کی باتیں سن رہی تھی۔۔۔ عزیر اپنے ہانیہ کو دیکھ کر اشارے سے اپنے پاس بلایا تو صائمہ بھی ہانیہ کی طرف متوجہ ہوئی ہانیہ عزیر کے پاس آکر بیٹھ گئی

"انکل میں جانتی ہوں آپ میرے لئے جو بھی سوچیں گے اچھا ہی سوچیں گے لیکن سچ بات تو یہ ہے میں اندر سے ڈر گئی ہوں دو بار شادی کے نام سے۔۔۔ کیا ضروری ہے یہ شادی کرنا"

ہانیی عزیر کو دیکھتی ہوئی اُس سے پوچھنے لگی

"بیٹا ایک تلخ تجربے کو دیکھ کر آپ اپنے دل میں یہ سوچ نہیں بٹھائے کہ دوسری بار بھی خدانخواسطہ آپ کے ساتھ براہوگا۔۔۔آپ اچھے کی اُمید رکھیں اور بھروسہ رکھیں میں آپ کا ہاتھ کسی ایسے انسان کے ہاتھ میں نہیں پکڑاؤگا جو آپ کی قدر نہیں کر سکے۔۔۔اور بیٹا ہر والدین کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اپنی اولاد کا گھر بسا دیکھے اور اس کو خوش دیکھے۔۔۔آپ خود دیکھئے گا جب آپ اپنی شادی شدہ زندگی میں خوش ہو گیں تو حسام کی بے وفائی کو براخواب سمجھ کر بھول جائیں گیں"



عزیر کے سمجھانے پر ہانیہ خاموش ہو گئی

******

مجھے نیند کی طلب نہیں، مگر راتوں کو جاگنا اچھا لگتا ہے۔۔۔

مجھے معلوم نہیں وہ میری قسمت ہے یا نہیں، مگر اسے بار بار خدا سے مانگنا اچھا لگتا ہے۔۔۔

کھڑکی سے باہر کا منظر دیکھ کر وہ اسموکنگ کر رہا تھا تب اپنے کمرے میں کسی کی موجودگی کا احساس پر شیر دل نے پلٹ کر دیکھا تو رملہ چلتی ہوئی اُس کے پاس آئی وہ عام دنوں کے مقابلے میں آج اُسے کچھ پریشان اور بجھی بجھی لگ رہی تھی

"کیا ہوا آپ کو؟ کیا کوئی مسئلہ درپیش آیا ہے"

شیر دل اپنے اوپر چھائے اداسی کی کیفیت سے وقتی طور پر نکلتا ہوا رملہ سے اُس کے بارے میں پوچھنے لگا کیونکہ وہ جانتا تھا رملہ کا اُس کے کمرے میں آنا بے سبب نہیں تھا

"چہرا دیکھ کر دل کا حال جاننا صرف تم ہی اِس فن سے واقف نہیں ہو، میں بھی جاننا چاہتی ہوں تمہارے ساتھ کیا مسئلہ درپیش آیا ہے کیوکہ تم اِس قدر خاموش ہو چکے ہو اور الجھے الجھے دکھائی دیتے ہو جب سے ملیشیا سے واپس آئے ہو۔۔۔ یہ بکھرا حلیہ، بے جا اسموکنگ، خود کو کمرے میں بند رکھنا، آفس سے جلدی واپس آجانا آخر کیا وجہ ہے اِن سب حرکات کے پیچھے"

رملہ کمرے میں موجود کرسی پر بیٹھتی ہوئی شیر دل سے پوچھنے لگی

"ویری نائس یعنی آج آپ اپنا کوئی مسئلہ ڈسکس کرنے نہیں آئی بلکہ مجھ سے میرے حال کے بارے میں پوچھنے آئی ہیں"

شیر دل ہاتھ میں پکڑی ہوئی سگریٹ جوتے سے مسلتا ہوا بولا تو رملہ اُس کو دیکھنے لگی

"دل کی بات شیئر کرنے سے دل کا بوجھ ختم نہ سہی کم ضرور ہو جاتا ہے، شاید تمہارے مسئلے کا ہی کوئی حل مل جائے"

رملہ نرمی برتی ہوئی شیر دل سے بولی کیونکہ پچھلے بیس دنوں سے اُس کی جو حالت ہو چکی تھی وہ قابل غور تھی

"دل کا بوجھ کم نہیں ہوگا اس کی باتیں دل کا بوجھ مزید بڑھا دیتی ہیں۔۔۔ آپ کے پاس میرے مسئلے کا حل نہیں۔۔ میرا مسئلہ اُس کی تلاش ہے جو آپ سے ڈسکس کرنے سے حل نہیں ہو سکتا"

شیر دل رملہ کے سامنے کرسی پر بیٹھتا ہوا بولا تو رملہ غور سے اسے دیکھتی پوچھنے لگی

"کون ہے وہ"

رملہ کے پوچھنے پر شیر دل کے چہرے کے سنجیدہ تاثرات پتھریلے ہوئے

"وہی جس کو داغدار کر دیا میں نے، جس کا دل دکھاتے ہوئے یہ احساس مجھے چھو کر نہیں گزرا کہ بعد میں، میں خود اُس کے لیے کتنا تڑپوں گا۔۔۔ اور اوپر والے نے بالکل صحیح کیا میرے ساتھ اُس کی محبت میرے دل میں پیدا کر کے میری پہنچ سے دور کر دیا اسے لیکن میں بہت تکلیف میں ہوں اندر ہی اندر گھل رہا ہوں ختم ہو رہا ہوں۔۔۔ روز اوپر والے سے معافی مانگتا ہوں، دعا کرتا ہوں وہ مجھے مل جائے لیکن اُسے مجھ پر ترس نہیں آتا"

وہ جوان پورا مرد نم آنکھوں سے رملہ کے سامنے اپنے گناہ اور محبت دونوں کا اعتراف کر رہا تھا رملہ خاموشی سے اس کو دیکھنے لگی وہ شیر دل کی بے بسی محسوس کر سکتی تھی مگر اُس کے لیے کچھ کر نہیں سکتی تھی وہ شیر دل کو یہ بھی نہیں کہہ سکتی کہ جس لڑکی کو اُس نے داغدار کیا اگر وہ لڑکی اُس کو مل بھی جاتی تو اُس کو کبھی معاف نہیں کرتی رملہ خاموشی سے واپس جانے لگی

"نذیر بتا رہا تھا آپ دو مرتبہ ڈاکٹر عزیر کی طرف گئی تھیں"

شیر دل کی آواز پر رملہ کے قدم رکے گھر کے تمام ملازمین شیر دل سے وفادار تھے اُسے ہر چھوٹی خبر سے باخبر رکھتے تھے

"ہانیہ سے ملنے گئی تھی فہیم کی ڈیتھ کے بعد بہت فکر رہنے لگی ہے مجھے اُس کی"

رملہ افسردگی سے شیر دل کو بتانے لگی شیر دل کو یہ معلوم تھا ہانیہ رملہ کے پہلے شوہر فہیم کی بیٹی کا نام ہے جسے نہ تو اُس نے پہلے کبھی دیکھا تھا نہ اُسے دیکھنے کا تجسس ہوا۔۔۔ فہیم کی موت کی خبر سن کر وہ ایک پل کے لیے خاموش ہوا، پھر رملہ کے اداس ہونے کی وجہ شیر دل کے دماغ میں آئی

"اگر آپ اپنی بیٹی کے اکیلے ہو جانے پر پریشان ہیں تو بے شک اُسے یہاں اپنے پاس بلالیں"

شیر دل کو رملہ کی پریشانی کا یہی حل سمجھ میں آیا تبھی وہ اس کو مشورہ دیتا ہوا بولا جس پر رملہ افسردگی سے مسکرائی

"تمہارا غم اور میرا غم ملتا جلتا ہی ہے شیر۔۔۔ جس کو تم نے برباد کیا اُس کی محبت تمہارے دل تمہارے وجود میں سرائیت کر گئی ہے، تم تڑپ رہے ہو مگر وہ تمہیں درکار نہیں۔۔۔ میرے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہے میں نے بھی ہانیہ کو پیدا کیا وہ میرے وجود کا ہی حصہ تھی، میں نے دنیا کی چکا چوند کے آگے اسے تب نظر انداز کیا جب اسے میری ضرورت تھی۔۔۔ اب اُس کے لیے میرا دل تڑپتا ہے مگر وہ میری شکل دیکھنے کی روادار نہیں۔۔۔ دنیا میں اکیلے رہنے کے باوجود وہ میرے پاس آنا تو دور کی بات مجھ سے بات کرنے کے لیے تیار نہیں"

رملہ نم آنکھیں اور بھرائے لہجے میں بولتی شیر دل کے کمرے سے نکل گئی

****

"آپ جاگ گئی بھابھی میں یہی دیکھنے آئی تھی آپ کے لئے ناشتہ بنا دیتی ہوں بھائی نے بتایا تھا رات میں آپ کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں تھی ابھی بخار تو نہیں ہے آپ کو"

مشی بیدار ہو کر بیڈ پر بیٹھی خالی کمرے کو دیکھ رہی تھی تب کمرے میں ایک سولہ سالا لڑکی اُس سے ایسے بات کرنے لگی جیسے اُسے پہلے سے جانتی ہو

"بخار تو کم ہو گیا ہے مگر ابھی بھی سر دکھ رہا ہے میرا"

مشی اپنی کنپٹی پر انگلیوں سے دباؤ ڈالتی ہوئی بولی کل رات کی ٹینشن سے ابھی تک اُس کا سر دکھ رہا تھا مگر اچھی نیند لے کر وہ تھوڑا بہت پہلے کی بانسبت بہتر محسوس کر رہی تھی

"اوہ اچھا آپ ایسا کریں فریش ہو کر آجائیں اور ناشتہ کر لیں پھر میڈیسن لے لیے گا۔۔۔ اگر پھر بھی بہتر محسوس نہ کریں تو بابا سائیں ڈاکٹر کو ئی ہی لے آئیں گے"

زرش مشی کے جواب دینے پر مزید خوش اخلاقی سے بولی

"تم بہن ہو ناں اُس کی"

مشی زرش کو دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی گندمی رنگت والی یہ لڑکی کافی زیادہ دلاور سے مشابہت رکھتی تھی

"جی میرا نام زرش ہے آپ کو معلوم ہے کل جب بھائی نے بتایا کہ وہ آپ کو میری بھابھی بنا کر یہاں لارہے ہیں میں اتنا خوش ہوئی کہ کیا بتاؤں آپ کو۔۔۔آپ دونوں کے نکاح سے پہلے ہی بھائی سے آپ کا کافی دفعہ ذکر سن چکی ہوں اِس لیے آپ کو دیکھنے کا بہت شوق تھا مجھے، کل رات کافی دیر تک انتظار بھی کیا مگر آپ لوگ کافی لیٹ پہنچے"

زرش خوشی خوشی مشی کو بتانے لگی جس پر مشی چونکی

"کیا ذکر کرتا تھا تم سے تمہارا بھائی میرے بارے میں"

مشی تجسّس کے مارے زرش سے پوچھنے لگی تو زرش مسکرا دی

"بھائی بتاتے تھے کہ آپ بے حد حسین ہیں کسی شاعر کی غزل کی طرح، کم از کم اُن کی نظروں میں تو آپ دنیا کی سب سے زیادہ خوبصورت لڑکی ہیں جن پر غُصّہ اور نخرہ دونوں ہی جچتا ہے۔۔۔اور یہ کہ آپ مسکراتی ہوئی بے حد حسین لگتی ہیں کہ بندہ بس آپ کو دیکھتا رہ جائے، بھائی آپ کی آنکھوں کی بھی تعریف کرتے ہیں۔۔۔اور اِس کے علاوہ بھائی نے مجھ سے آپ کی اور بھی بہت سی تعریفیں کی ہیں وہ میں آپ کو فرصت سے بتاؤں گی ابھی میں آپ کے لیے ناشتہ تیار کر دیتی ہوں"

زرش آخری بات ہستی ہوئی بولی جس پر مشی ایک دم جھینپ گئی

"کہاں پر ہے وہ"
اپنی جھینپ مٹانے کے غرض سے مشی دلاور کا پوچھنے لگی جو اس کو ابھی تک کمرے میں نظر نہیں آیا تھا

"بھائی تو سویرے ہی شہر کے لیے روانہ ہو چکے ہیں"

زرش کے بتانے پر مشی پوری آنکھیں کھول کر صدمے سے اُسے دیکھنے لگی

"کیا مطلب شہر روانہ ہو گیا مطلب کہ مجھے یہاں چھوڑ کر دل۔۔۔

وہ اُس کو یہاں اکیلا چھوڑ کر چلا گیا تھا مشی کو جیسے صدمہ پہنچا

"آپ پریشان مت ہو بھابھی میں بھائی کو فون کر کے واپس آنے کا کہہ دیتی ہوں انہیں بتادیتی ہوں کہ بھابھی کا آپ کے بغیر دل نہیں لگ رہا وہ آپ کو یاد کر رہی ہیں"

زرش مشی کو پریشان دیکھ کر سیریس سا ہو کر بولی

"نہیں فون کر کے اسے بلانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔کام تھا اُس کو ضروری جبھی جانا پڑا اُس نے بتایا تھا مجھے"

مشی زرش کو منع کرتی بولی جب دلاور اُس کو خاطر میں لائے بغیر اُس کی پرواہ کئے بغیر یہاں سے چلا گیا تھا پھر اُسے کیا ضرورت تھی کہ وہ اُس کو یہاں واپس بلواتی

"ویسے آپ کے منہ سے دلاور بھائی کو پیار سے "دل" کہنا بہت اچھا لگا مجھے۔۔۔میں آپ کے لئے ناشتہ بنا کر لاتی ہوں"

زرش مشی کو مسکرا کر بولتی ہوئی وہاں سے چلی گئی جبکہ زرش کی بات سن کر مشی حیرت سے منہ کھولے دروازے کو تکتی رہ گئی

دل وہ بھی پیار سے مشی کا سوچتے ہوئے مزید موڈ خراب ہوا

*****

آج صائمہ ہانیہ کو رہائش سے قریب مارکیٹ میں لے آئی تھی کیوکہ صائمہ نے محسوس کیا تھا گھر میں سارا دن رہ کر ہانیہ کی طبعیت عجیب سُست سی ہوچکی تھی عزیر اور صائمہ جتنا ممکن ہو اس کا خیال رکھتے تھے۔۔۔

صائمہ کی پوری کوشش تھی کہ اچھا لڑکا دیکھ کر ہانیہ کی دوباری شادی کردی جائے تاکہ اس کی زندگی میں چینج آجائے ہاشم کے رشتے کو وہ لوگ انکار کر چکے تھے

"میرا خیال ہے وہ سامنے شاپ پر چلتے ہیں شاید 20% آف بھی ہے وہاں پر"

صائمہ کپڑے کی بوتیک کی طرف ہانیہ کو متوجہ کرتی ہوئی بولی

"ارے مسسز عزیر آپ یہاں پر"

صائمہ کی کوئی دوست آکر اس سے ملنے لگی ہانیہ انہیں سلام کر کے خود اس شاپ کی طرف جانے لگی جبکہ صائمہ اپنی دوست کی طرف متوجہ ہو چکی تھی

"یہ کیا بدتمیزی ہے"

سامنے سے آتی لڑکی نے اچانک زور سے ہانیہ کا بازو پکڑا تو بے ساختہ ہانیہ کے منہ سے نکلا مگر اگلے ہی پل ہانیہ اُس لڑکی کو پہچان چکی تھی

"تمہیں کیا لگتا ہے تم حسام کو مجھ سے چھین لو گی، میری ایک بات کان کھول کر سن لو حسام صرف میرا ہے اُس نے تم سے تمہاری پراپرٹی ہتھیانے کے لیے پری پلان شادی کی تھی صرف وقتی گلٹ تھا اُسے جب اُس نے تمہیں اُس اجنبی آدمی کے آگے ڈالا۔۔۔ وہ اب بھی مجھ سے پیار کرتا ہے۔۔۔ میرا ہے حسام اور ہمیشہ میرا ہی رہے گا"

مہرین کو وہاں ہانیہ کا وجود برداشت نہیں ہوا جسے دیکھ کر وہ جو منہ میں آئے بولتی چلی گئی

"اگر وہ سچ میں تمہارا ہے تو یہ بات چیخ چیخ کر پوری دنیا کو بتاؤ مجھے نہیں، کیونکہ میں تو اُسے تم سے چھین لوں گی سنا تم نے۔۔۔اور آئندہ میرے سامنے آکر کوئی بھی بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے دفعہ ہو جاؤ یہاں سے"



ہانیہ مہرین کو دیکھ کر جوابی کاروائی کرتی ہوئی غصّے میں بولی تو مہرین اس کو گھورتی ہوئی وہاں سے چلی گئی

*****

واپس گھر آنے کے بعد بھی ہانیہ کو مہرین بھر شدید غصّہ تھا اُس نے مہرین کو جو کچھ بھی بولا تھا وہ غصّے میں بولا تھا وہ ایسے شخص کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتی تھی جس کی وجہ سے وہ برباد ہوئی تھی مگر اُس کے بولے گئے جملوں پر کہ وہ اس سے حسام کو چھین لے گی۔۔۔ہانیہ نے مہرین کی آنکھوں میں خوف دیکھا تھا تب اسے بہت لطف آیا تھا

"ابھی تک اُس لڑکی کی باتوں کو سوچ کر خود کو ہلکان کر رہی ہو لعنت بھیجو اُس پر ہانیہ۔۔۔ خدا کی مار پڑے گی ایسے بے ضمیر لوگوں پر ان سے تو آخرت میں اللہ حساب لے گا"

صائمہ ہانیہ کے پاس آتی ہوئی اُس سے بولی

" کبھی کبھی دل کرتا ہے آنٹی دنیا میں ہی ایسے بے ضمیر لوگوں کا حشر عبرت بن کر سامنے آجائے۔۔۔ آخرت تک انتظار کرنا مشکل لگتا ہے"

ہانیہ نے تلخی سے بولتے ہوئے سر جھٹکا ایک دم اُس کو متلی کا احساس ہوا وہ واش روم کی جانب بھاگی

"تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے ناں صبح بھی تمہیں وامٹ فیل ہو رہی تھی"

ہانیہ کے واشروم سے واپس آنے پر صائمہ فکر کرتی ہوئی ہانیہ سے پوچھنے لگی

"شاید رات میں کھانا سہی سے ڈائجسٹ نہیں ہوا، بہتر ہو جائے گی طبیعت، شام ہو گئی انکل ابھی تک گھر نہیں آئے"

ہانیہ لاپروائی سے بولتی ہوئی صائمہ سے عزیر کا پوچھنے لگی اِس بات پر بالکل بے خبر ہو کر کہ ابھی اُس کو ایک اور امتحان سے گزرنا ہے

*****

آج شیر دل ایک پارٹی میں مدعو تھا جہاں بہت سے نامور بزنس مین کے علاوہ نئے چہرے اور کچھ سیاسی پارٹی سے تعلق رکھنے والے لوگ بھی موجود تھے۔۔ وہی اُسے حسام نظر آیا تو وہ حسام کو اور حسام اُسے دیکھ کر پہچان چکا تھا

جیسے حسام کو دیکھ کر شیر دل کے چہرے کے تاثرات سخت اور پتھریلے ہو چکے تھے وہی حسام کے چہرے پر بھی شیر دل کو دیکھ کر ناگواری سے در آئی تھی آج وہ بناڈرے بے خوف سا شیر دل کو دیکھ رہا تھا، جس کی شیر دل کو رتی برابر پرواہ نہیں تھی۔۔۔

حسام کے ساتھ موجود لڑکی "وہ" نہیں بلکہ کوئی اور تھی۔۔شاید اس کی گرل فرینڈ جو ہوٹل میں موجود تھی۔۔۔واپس گھر لوٹنے کے بعد بھی شیر دل کی بے چینی ختم نہیں ہوئی تھی اس کا دل ایک مرتبہ پھر اُس کے لیے اداس ہونے لگا

کبھی تنہائی کبھی تڑپ کبھی بے بسی تو کبھی انتظار......
یہ میرا مرض بھی کیا خوب ہے جسے عشق کہتے ہیں......

اُس کا چہرہ یاد کرتے ایک بار پھر شیر دل کی کیفیت عجیب سی ہونے لگی سگریٹ پھونکتا جب وہ تھک گیا تو اپنے کمرے سے باہر نکل آیا تب اسے رملہ کے کمرے کی لائٹ آن دکھی، کچھ سوچتا ہوا وہ رملہ کے کمرے کے دروازے پر دستک دینے لگا

"اندر آجاؤ"

رملہ کی آواز پر شیر دل اُس کے کمرے میں چلا آیا

"جاگ رہی ہیں آپ ابھی تک، کیا ہوا آپ کو"

شیر دل رملہ کے کمرے میں آتا اُس کی سرخ آنکھیں دیکھ کر تشویش کے عالم میں پوچھنے لگا جو ہاتھ میں ٹیب لیے بیڈ پر بیٹھی تھی

"مشی کو واپس بلالو شیر میرا دل بہت اداس ہے اس کے بغیر"

شاید وہ مشی کو یاد کرتی رو رہی تھی جبھی شیر دل کے آنے پر اُس سے بولی

"آپ بلاوجہ کی ضد کر رہی ہیں اچھی طرح جانتی ہیں یہ ناممکن ہے، نہ ہی میں اب اُس کا نام دوبارہ سننا پسند کروں گا اور نہ ہی وہ یہاں آئے گی اور نہ ہی اب اُس کے پاس جانے کی ضد کریں گیں"

شیر دل سنجیدہ تاثرات چہرے پر لیے رملہ کو نرمی سے سمجھاتا ہوا بولا تو رملہ بے بسی میں آنکھیں بند کر گئی

"بہت بد قسمت ہوں میں، میری دونوں بیٹیاں مجھ سے دور ہیں"

رملہ گال پر آئے آنسو صاف کرتی شیر دل سے بولی تو اُس نے لمبا سانس کھینچا

"رات کافی ہو چکی ہے اب آپ جو سونا چاہیے"



شیر دل نے رملہ کے ہاتھ سے اُس کا ٹیبلیٹ لے کر ٹیبل پر رکھنا چاہا مگر ٹیب کی اسکرین پر نظر پڑتے ہی شیر دل کو زوردار جھٹکا لگا وہ مشی کی تصویر تو نہیں تھی بلکہ وہ تو۔۔۔

"یہ۔۔۔یہ کون ہے"

اُس کا دل بے قابو ہونے لگا وہ پوری آنکھیں کھولے شاکڈ کی کیفیت میں رملہ سے پوچھنے لگا

"ہانیہ میری سگی بیٹی پلیز شیر اِس سے جا کر بولو ناں ایک بار یہ میرے پاس آکر میرے سینے سے لگ جائے۔۔۔میں بہت تڑپتی ہوں اِس کے لئے"

رملہ روتی ہوئی شیر دل سے بولی، وہ اپنی ہی ٹینشن میں تھی اِس لیے شیر دل کی کیفیت کو محسوس نہیں کر سکی۔۔۔ جس کے ہاتھ ہانیہ کا نام سن کر کانپ اٹھے کہ وہ بالکل ساکت کھڑا بے یقینی کی کیفیت میں ٹیب کی اسکرین کو دیکھ رہا تھا۔۔۔اُس کے دماغ میں دھماکے سے ہوئے جا رہے تھے



"ہانیہ یہ میری سگی بیٹی۔۔۔ہانیہ، ہانیہ۔۔۔۔

بار بار شیر دل کے کانوں میں رملہ کی آواز گونجنے لگی وہ صدمے کی کیفیت میں مبتلا ٹیب کو وہی چھوڑ کر واپس اپنے کمرے میں چلا آیا

*****

"کیا ہم دونوں آپس میں پہلے بھی ملے ہیں دراصل میں نے پہچانا نہیں آپ کو"

عزیر جو تھوڑی دیر پہلے راؤنڈ پر اپنے پیشنٹس کو دیکھ کر واپس اپنے کمرے میں آکر بیٹھا تھا سامنے بیٹھے نوجوان کو دیکھتا ہوا بولا جو خاص طور پر اُس سے ملنے آیا تھا

"ہم دونوں آج پہلی مرتبہ ملے ہیں مگر میں نے فہیم صاحب سے آپ کا کافی ذکر سنا تھا۔۔۔ فہیم صاحب میرے محسن تھے، جب اُن کا انتقال ہوا تب میں ملک سے باہر تھا اُن کے بارے میں معلوم ہوا تو سوچا آپ سے مل لوں وہ آپ کے کافی قریب تھے انہوں نے مجھے بتایا تھا"

شیر دل نے سوچتے ہوئے الفاظ ڈاکٹر عزیر سے بولتے ہوئے اُس سے اپنا تعارف کروایا



******

"مشی روکیوں رہی ہو مجھ سے بات کرو بیٹا، بتاؤ مجھے تم ٹھیک تو ہو"

رملہ نے مشی کو کال ملائی تو وہ تب سے رملہ کی آواز سن کر روئے جا رہی تھی رملہ پریشان ہو کر مشی سے پوچھنے لگی

"پورے چار دن گزر چکے ہیں اور آج آپ کو میری یاد آئی ویسے تو آپ بولتی ہیں کہ آپ مجھے ہانیہ جتنا ہی پیار کرتی ہیں"

مشی اپنی حماقت نظرانداز کرتی روتی ہوئی رملہ سے شکوہ کرنے لگی آج ہی اُس نے اپنا بیگ خالی کر کے سارے کپڑے الماری میں رکھے تھے تب اُسے معلوم ہوا کہ رملہ نے صرف بیگ میں اُس کے کپڑے ہی نہیں بلکہ قیمتی زیورات، نقدی پیسے اور اس کا موبائل بھی رکھا تھا۔۔۔اپنے موبائل کو آن کرتے ہی رملہ کی کال اُس کے موبائل پر آئی تھی

" پچھلے چار دن سے تمہارا نمبر ٹرائی کر رہی ہو تم نے موبائل آن ہی نہیں کیا تھا اور دلاور تو اب یہاں نہیں رہتا ہمارے پاس، تو اُس سے تمہارے بارے میں کیسے معلوم کرتی۔۔۔دلاور خود پہلے سے زیادہ مصروف ہو چکا ہے شیر نے اُس کے بارے میں بتایا تھا مجھے۔۔۔اور تم شیر کو اچھی طرح جانتی ہو اس کا غصہ اتنی جلدی ختم نہیں ہوتا، میں تو خود بہت پریشان تھی بیٹا تمہارے لئے"

رملہ مشی جو وضاحت دیتی ہوئی بولی اُس نے مشی کو یہ نہیں بتایا کہ وہ خود دو دن سے لو بلڈ پریشر کی وجہ سے بیڈ سے اٹھ نہیں پا رہی تھی

"بھائی کا غصہ کب ختم ہو گا ماما مجھے آپ کی بہت یاد آ رہی ہے۔۔۔اپنا گھر مِس کر رہی ہوں میں۔۔۔میں واپس آنا چاہتی ہوں اپنے گھر"

وہ یہاں کے ماحول کی عادی نہیں تھی اوپر سے بالکل ہی اجنبی لوگ بے شک وہ دونوں اُس کا خیال رکھتے تھے مگر وہ بہت جلد گھبرا گئی تھی

"تم اتنا پریشان کیوں لگ رہی ہو، مجھے سچ سچ بتاؤ دلاور کے گھر والوں کا رویہ تم سے کیسا ہے اور دلاور سے تو تمہاری بات ہوتی ہے ناں"

رملہ مشی کے رونے پر اس سے پریشان ہوتی پوچھنے لگی

"اس کے گھر والے ٹھیک ہیں ماما مگر آپ سمجھ کیوں نہیں رہی ہیں میں یہاں کیسے رہ سکتی ہوں ان لوگوں کے ساتھ، کتنی گرمی ہوتی ہے یہاں پر نہ نہیں بندہ کہیں گھر سے باہر نکل سکتا ہے نہ ہی کچھ کر سکتا ہے"

مشی دلاور والی بات کو نظر انداز کرتی ہوئی رملہ سے بولی

وہ پورا دن گرمی گرمی کا راگ آپلاتی پریشان سی پورے گھر میں پھرتی اسی وجہ سے دوسرے دن ہی اُس کے سُسر نے اس کے لئے کمرے میں ایر کولر لگا دیا تھا زرش اپنی خوبصورت سی بھابھی کو پا کر اُس کی ذرا ذرا سی باتوں کا خیال رکھتی ہے مگر وہ بھی کیا کرتی وہ اِس ماحول کی عادی نہیں تھی

"اچھا ٹھیک ہے تم پریشان مت ہو، میں کسی طرح دلاور سے بات کرتی ہوں کہ وہ تمہیں اپنے ساتھ شہر لے آئے"

رملہ مشی کو بہلاتی ہوئی بولی وہ جانتی تھی مشی جن آسائشات میں پلی بڑھی تھی بھلا کیسے وہ اِس ماحول میں رہ سکتی تھی

******

"شیر دل۔۔۔میں نے تو پہلے کبھی نہیں سنا یہ نام بابا سے لیکن وہ کہہ رہا ہے تو بابا کو جانتا ہو گا۔۔۔آپ کو معلوم تو ہے بابا کی ملنے والوں کا حلقہ احباب کافی وسیع تھا ہر کسی کو تو میں بھی نہیں جانتی"

ہانیہ رات کے کھانے کے بعد عزیر سے بولی جو آج اُس سے شیر دل کے بارے میں پوچھ رہا تھا

"یہ تو آپ صحیح کہہ رہی ہیں بیٹا فہیم کے جاننے والے کافی لوگ تھے مگر شیر دل سے مل کر، بات کر کے کافی اچھا لگا مجھے۔۔۔۔اچھا انسان ہے وہ، آپ ملنا چاہیں گیں اُس سے"

عزیر کی آخری بات سن کر ہانیہ ایک دم بوکھلا گئی

"میں، نہیں انکل۔۔۔میں کیا کروں گی اُس سے مل کر"

ہانی ایک دم انکار کرتی ہوئی بولی اگر وہ اچھا انسان بھی تھا تو اُس سے ملنے کی بھلا کیا تک بنتی تھی

"یہ تو عجیب اتفاق کی بات ہے جب میں نے شیر دل سے یہی سوال پوچھا کہ آپ ہانیہ سے ملنا چاہیں گے تو اس کا بھی آپ کی طرح یہی ری ایکشن تھا وہ بھی اِسی طرح بولا کہ میں کیا کروں گا اُن سے مل کر"

عزیر تعجب کرتا ہوا ہانیہ کو شیر دل کا بولا ہوا جملہ بتانے لگا تو ہانیہ حیرت کا اظہار کرتی عزیر کو دیکھنے لگی

"مگر کیوں انکل۔۔۔آپ کیوں ایسا چاہتے ہیں کہ ہم دونوں ایک دوسرے سے ملیں"

ہانیہ کو پوچھتے ہوئے عجیب سا لگا مگر وہ عزیر کی اِس بات پر کنفیوز بھی تھی

"بیٹا نکاح سے پہلے اچھا ہوتا ہے آپ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ لیتے آمنے سامنے بات کر لیتے ایک بار دوسرے سے"

عزیر نے یہ جملہ بولا نہیں بلکہ ہانیہ کے سر پر بم پھوڑا تھا وہ پوری آنکھیں کھول کر عزیر کو حیرت زدہ سی دیکھنے لگی

"اس میں اتنی حیرانگی کی کیا بات ہے بیٹا یہ میری خواہش نہیں بلکہ شیر دل ہی ایسا چاہتا ہے۔۔۔ یہ اُسی کے الفاظ ہیں کہ میں فہیم صاحب کی صاحبزادی کو اپنی عزت بنانے کے لئے آپ کی اجازت چاہتا ہوں۔۔۔ اس لئے مجھے لگا آپ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ لیتے روبرو بات کر لیتے، اگر آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہوتا تو بات آگے بڑھ جاتی"

عزیر ہانیہ کے حیرت کرنے پر اس سے بولا تو وہ اپنی نظریں جھکا گئی

"آپ نے اُسے میرے ساتھ ہی ٹریجیڈی کے بارے میں بتایا"

تھوڑے وقفے کے بعد ہانیہ نظریں جھکائے عزیر سے پوچھنے لگی

"بیٹا میری نظر میں کسی کو اندھیرے میں رکھ کر اتنا بڑا قدم اٹھانا مناسب نہیں، شیر دل نے جب آپ سے نکاح کی خواہش ظاہر کی تب ہی میں نے اُس کو آپ کے ساتھ ہوئے حادثے کے بارے میں بتادیا تھا

جسے سن کر اُس کے فیصلے میں کوئی خاص فرق نہیں پڑا۔۔۔تو پھر آپ کیا کہتی ہیں کل یا پھر پرسوں بلالوں شیر دل کو گھر پر ڈنر کے لیے"

عزیر کی بات پر ہانیہ ایک پل کے لیے خاموش ہو گئی

"مجھے اُس سے ملنے کی کوئی خاص خواہش نہیں ہے انکل، آپ نے اُسے دیکھ لیا ہے میرے بارے میں سب کچھ بتا دیا ہے۔۔۔آگے جیسا آپ چاہتے وہ کریں"

ہانیہ سر جھکا کر عزیر سے بولی تو عزیر نے ہانیہ کی سعادت مندی پر خوش ہو کر اُس کے سر پر ہاتھ رکھ دیا

ہانیہ خود بھی جانتی تھی عزیر اور صائمہ اُس کی وجہ سے واشنگٹن اپنی اکلوتی بیٹی کے پاس نہیں جا پا رہے ہیں وہ دونوں پہلے ہی اُس کے لیے بہت کچھ کر چکے تھے ہانیہ انہیں اپنی وجہ سے مزید تکلیف نہیں دینا چاہتی تھی

******

"باباسائیں فوراًا اتنی جلدی میں کیسے آسکتا ہوں آپ کے پاس۔۔۔ابھی تو میرے کندھوں پر پہلے سے بھی زیادہ بھاری ذمہ داری والا کام آچکا ہے میری بھی مجبوری آپ سمجھے ناں"

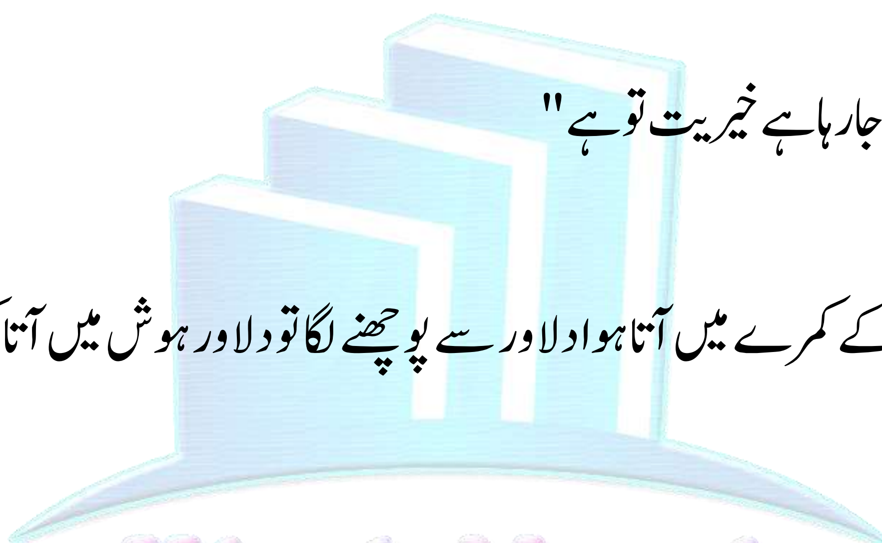
دوبارہ اصرار کرنے پر دلاور اپنے باپ کو سمجھاتا ہوا بولا وہ اِس وقت بھی آفس میں موجود تھا

"اگر اتنی مجبوری تھی تو اتنی جلد بازی میں نکاح کرنے کی کیا ضرورت تھی صبر سے کام لیتے بلاوجہ اُس بچی کو یہاں لاکر قید کر دیا تم نے بناء شوہر کے کیسے مرجھائی مرجھائی اداس رہتی ہے اور تمہاری چچی بھی پوچھ رہی تھی دلاور شہر سے خود ہی دلہن لے آیا ولیمہ بھی کھلائے گا کہ نہیں۔۔۔ہر کوئی محلے سے روز اٹھ کر چلا آتا ہے دلاور بھائی کی شہر سے آئی دلہن کو دیکھنے میں کچھ نہیں جانتا تم کل یہاں آرہے ہو گھر میں ہی ولیمے کی تقریب رکھ دی ہے میں نے بس"

دلاور کا باپ دلاور کو اپنا حکم سنا کر فون بند کر چکا تھا جبکہ دلاور لب بھینچ کر رہ گیا بھلا وہ کیسے اپنے باپ کو بتاتا اُس کی دلہن اُس کی موجودگی میں اور زیادہ اداس ہو جاتی وہ تو شاید اُس کے وہاں سے جانے پر سکون محسوس کر رہی ہو گی

لیکن ولیمہ بھی تو ایک اہم کام تھا جسے نبھٹانے کے لئے اُس کی گاؤں میں موجودگی ضروری تھی پورا ہفتہ بھی گزر چکا تھا اُس نے مشی کا چہرہ نہیں دیکھا تھا اُس کا چہرہ یاد کر کے دلاور کے ہونٹوں کو نرم سی مسکراہٹ نے چھوا

"کیا سوچ کر مسکرایا جا رہا ہے خیریت تو ہے"



اچانک شیر دل اُس کے کمرے میں آتا ہوا دلاور سے پوچھنے لگا تو دلاور ہوش میں آتا کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا

"بیٹھو یار کھڑے کیوں ہو گئے"

شیر دل خود بھی اچھے موڈ میں دلاور کے سامنے کرسی پر بیٹھتا ہوا اسے بولا

"وہ باباسائیں نے کل ولیمے کی تقریب رکھی ہے گھر پر ہی اِس لیے کل گاؤں کے لیے نکلنا پڑے گا"

وہ کرسی پر بیٹھتا ہوا شیر دل کو بتانے لگا۔۔۔ شیر دل دلاور کی بات سن کر خاموش ہو گیا شاید مشی سے ریلیٹ ٹاپک پر وہ بات نہیں کرنا چاہتا تھا

"ہاں تو ٹھیک ہے تم چکر لگا کر آجاؤ مگر منگل کے روز تمہیں یہاں لازمی ہونا ہے۔۔۔ یاد ہے ناں منگل کا دن میرے لیے کتنا خاص ہے"

بولتے ہوئے شیر دل کے چہرے پر رونق در آئی تھی جسے دیکھ کر دلاور بھی مسکرا دیا

"آپ نے آنٹی (رملہ) کو بتایا کہ منگل کے روز اُنہی کی بیٹی سے آپ کا نکاح ہے اور آپ اُن کی بیٹی کو ہمیشہ کے لئے اُن کے پاس لے کر آنے والے ہیں"

دلاور کے پوچھنے پر شیر دل نفی میں سر ہلاتا ہوا بولا

"جب تک ہانیہ میری زندگی میں نہیں آجاتی تب تک میں کسی بھی قسم کا رسک لینے کے لئے تیار نہیں ہوں۔۔۔ تم نہیں جانتے دلاور کتنی دعائیں مانگنے کے بعد وہ قبولیت کا لمحہ میری زندگی میں آئے گا جب ہانیہ ہمیشہ کے لئے میری ہو جائے گی"

شیر دل سکون سے آنکھیں بند کرتا ہوا دلاور سے بولا



نام تیرا خود ہی میری زبان پر آجاتا ہے.....

جب کوئی مجھ سے میری آخری خواہش پوچھتا ہے......

******

"ہائے قسم سے دلاورے دلہن تو تو شہر سے بڑی چن کر لایا ہے اپنے لیے"

مشی اپنے کمرے میں بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی تب اسے دلاور کی چچی کی آواز سنائی دی وہ دلاور سے ہی مخاطب تھیں یعنی دلاور یہاں پہنچ گیا تھا مشی بیڈ سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔۔

ویسے بھی صبح زرش نے اُسے بتایا تھا آج اُس کے ولیمے کی تقریب تھی اِس وجہ سے پورا گھر رشتہ داروں سے بھرا ہوا تھا مہندی لگاتے وقت دلاور کی چچی نے باتیں کر کے اُس کے ناک میں دم کر دیا تھا اُس لیے وہ مہندی لگوانے کے بعد آرام کرنے کا کہہ کر اپنے کمرے میں آگئی تھی اِس سے پہلے مشی سے اٹھ کر کمرے کا دروازہ کھولتی دلاور خود کمرے میں آیا

دونوں کی ہی نظریں ایک دوسرے سے ٹکرائی جہاں ایک کی نظر میں اپنائیت اتنے دنوں کے بعد ملنے کی خوشی اور محبت تھی، وہی دوسرے کی نظر میں اجنبیت لاتعلقی اور شکوہ۔۔ دلاور کمرے کا دروازہ بند کرتا ہوا مشی کے پاس آیا

"کیسی ہیں"

دلاور مشی کو دیکھتا ہوا اُس کا حال پوچھنے لگا

"دکھ نہیں رہا تمہیں"

مشی بیڈ سے اٹھتی ہوئی تڑخ کر جواب دیتی بولی تو دلاور اُس کے اتنے روکھے انداز پر انکھیں بڑی کر کے اُس کو دیکھتا رہ گیا

"میں آپ سے آپ کا حال پوچھ رہا ہوں"

وہ افسوس کرتا مشی کو جتانے لگا بھلا ایسی بھی کیا بے رخی تھی کہ انسان سیدھے منہ جواب ہی نہ دے

"تم جس حال میں مجھے یہاں چھوڑ کر گئے تھے افسوس اُس سے بہتر ہے اب میری طبیعت زندہ ہو میں۔۔۔اِس لیے میری زیادہ فکر کرنے کی یا مجھ سے ہمدردی جتانے کی ضرورت نہیں ہے"

پورے ہفتے بعد وہ یہاں آیا تھا اور فکر ایسے کر رہا تھا جیسے بہت زیادہ پرواہ کرتا ہو اُس کی، مشی طنزیہ لہجے میں کہہ کر کمرے سے جانے لگی

"فکر کرنے کی کیسے ضرورت نہیں ہے آپ ذمہ داری ہیں میری آپ کا خیال رکھنا، پرواہ کرنا فرض بنتا ہے میرا۔۔۔رشتہ جو جوڑ لیا ہے آپ سے نکاح کر کے"

دلاور نے اسے یاد دلانا چاہا اب ان دونوں کے درمیان مالک اور نوکر والا نہیں بلکہ شوہر اور بیوی والا رشتہ موجود ہے۔۔دلاور کی بات پر مشی کے قدم وہی رکے وہ دوبارہ چلتی ہوئی دلاور کے قریب آئی۔۔۔ دلاور پورے استحقاق سے اُس کا چہرہ دیکھنے لگا

"اچھا تو میں تمہارے نکاح میں ہوں۔۔۔میں تو اتنے دنوں سے یہی سمجھ رہی تھی کہ زرش سے میرا نکاح ہوا ہے ہفتے بھر سے وہی میرا خیال رکھ رہی ہے پرواکر رہی ہے۔۔۔مجھے تو لگ رہا ہے میں اُس کی ذمہ داری ہوں"

مشی انجان بننے کی ایکٹنگ کرتی ہوئی دلاور سے بولی تو دلاور کے ہونٹوں پر مشی کی بات سن کر مسکراہٹ دوڑ گئی

"یہ ڈیوٹی زرش کی اُس کا بھائی ہی لگا کر گیا تھا تا کہ میرے پیچھے آپ کو پریشانی نہ ہو لیکن اگر آپ چاہتی ہیں کہ میں اپنی ذمہ داریاں خود سنبھالوں تو آگیا ہوں میں اپنی ذمہ داری نبھانے کے لئے آپ کے پاس"

دلاور نے بولتے ہوئے اچانک اُس کا مہندی لگا ہاتھ پکڑا جس پر مشی ایک دم اُس کی جرات دیکھ کر بری طرح بوکھلائی تھی

"یہ کیا بد تمیزی ہے اپنی حد میں رہو"

مشی اُس کے بے تکلفانہ انداز پر بے ساختہ اسے جھڑکتی ہوئی بولی جس پر ایک دم دلاور کے چہرے کا رنگ تبدیل ہوا وہ خاموشی سے اُس کا ہاتھ چھوڑ کر کمرے سے باہر جانے لگا تبھی مشی کو اپنے بولے گئے جملے کا احساس ہوا

"دلاور سنو میرا وہ مطلب نہیں تھا ایم سوری"

مشی کے سوری بولنے پر دلاور پلٹ کر مشی کا چہرہ دیکھنے لگا

"آپ چاہتی ہیں میں شوہر بن کر آپ کی ذمہ داری تو نبھاؤ مگر اپنی حد میں رہ کر تو آج سے ایسا ہی ہو گا آپ بے فکر رہیں"

دلاور کے بولنے پر مشی کو سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ کیا بولے اتنے میں دلاور چچی کمرے میں آ گئی

"ابھی تنگ تو نہیں کیا کمرے میں آ کر میں نے تم دونوں کو۔۔۔ ہائے میں بھی کیا پوچھ رہی ہوں ابھی کون سی رات ہو رہی ہے"

چچی خود بول کر اپنی بات پر ہنستی ہوئی کھانے کی ٹرے پکڑے بیڈ پر رکھتی ہوئی بولی

"وہاں کھڑا منہ کیا دیکھ رہا ہے دلاور ے سفر سے تھکا ہوا آیا ہے کھانا کھا لے، زرش نے تازہ تازہ روٹیاں ڈالی ہیں، جن میں میں نے خوب سارا گھی لگایا ہے خود بھی مزے سے کھا اور اپنی اِس چھوئی موئی سی دلہن کو بھی کھلا"

چچی مسکراتی ہوئی مشی کو دیکھ کر بولی تو مشی خوف سے دیسی گھی سے لتھڑی ہوئی روٹیاں دیکھنے لگی

"نو دلاور میں یہ بالکل نہیں کھا سکتی ہوں انہیں بتاؤ پلیز اِس کھانے کو دیکھ کر تو میری بھوک مر چکی ہے"

مشی دلاور کو انکار کرتی ہوئی بولی ورنہ بھوک تو اس کو زوروں کی لگی ہوئی تھی

"آئے ہائے لڑکی صحت دیکھ اپنی۔۔۔ابھی تیری ناک پکڑنے کی دیر ہے دم نکل جانا ہے تیرا۔۔۔شوہر کو دیکھ کیسا گبرو جوان ہٹا کٹا منڈا ہے، کچھ تو جان بنا اُس کے مقابلے پر تو آ"

چچی مشی کو نصیحت کرتی ہوئی بولی تو مشی مدد طلب نگاہوں سے دلاور کو دیکھنے لگی

"چچی اِن کو عادت نہیں ہے دیسی کھانوں کی، زرش نے اِن کے لیے اسپیگٹی بنائی ہے شاید،، آپ وہ لے آئیں اِن کے لئے پلیز"

دلاور مشی کے رونے والی شکل دیکھ کر اپنی چچی سے بولا تو اُن کا منہ بن گیا

"لو بھلا وہ بھی کوئی کھانا ہوتا ہے نمکین سوّوائیوں میں سبزیاں ڈال دی۔۔اللہ ہی بھلا کرے اِن ماڈرن لڑکیوں کا"

چچی بڑبڑاتی ہوئی کمرے سے چلی گئی

"شکر ہے تم نے مجھے بچالیا اپنی چچی سے۔۔۔ مقابلے کا تو ایسے بول رہی تھیں جیسے آج رات ہم دونوں کے بیچ کوئی کُشتی کا کمپٹیشن ہونے والا ہے"

مشی اپنا رکا ہوا سانس بحال کرتی دلاور سے بولی تو دلاور کھانے کی ٹرے اپنی جانب کھسکا کر مشی کی بات پر مسکراتا ہوا اُسے دیکھنے لگا

"ایسے اسمائل دے کر کیا دیکھ رہے ہو، کیا کچھ غلط بولا میں نے"

مشی دلاور کے یوں مسکرا کر دیکھنے پر بیڈ کے دوسرے کونے پر بیٹھتی ہوئی اُس سے پوچھنے لگی

"ویسے بالفرض اگر ہم دونوں کے بیچ کوئی کمپٹیشن ہوا تو چچی ٹھیک ہی کہہ رہی تھی مجھ جیسے گبرو جوان ہٹے کٹے منڈے کے آگے آپ جیسی چھوئی موئی کا کیا ہوگا"

وہ ذو معنی بات کو مذاق کا رنگ دیتا ہوا کھانا کھانے لگا کیونکہ اُسے معلوم تھا یہ بات مشی کے سر پر سے گزر جائے گی

"اوہو تو تم مجھے یعنی مشی کو چیلنج کر رہے ہو۔۔۔ ٹھیک ہے پھر آج مقابلہ کر کے دیکھ ہی لیتے ہیں کون کس پر حاوی رہتا ہے معلوم ہو جائے گا"

مشی خشک مہندی لگے ہاتھ جھاڑتی ہوئی ایسے بولی جیسے وہ دلاور کو مزہ چکھانے کا ارادہ رکھتی ہو جبکہ دلاور "آج رات مقابلہ" والی بات سن کر حلق سے بمشکل نوالہ اتارتا ہوا مشی سے بولا

"کیسا مقابلہ چاہتی ہیں آپ"

دلاور پوری آنکھیں کھول کر مشی کو دیکھتا ہوا اُس سے پوچھنے لگا

"پنجھا لڑا کر دیکھ لیتے ہیں کس میں کتنا دم ہے۔۔۔ معلوم ہو جائے گا کہ کون زیادہ اسٹرونگ ہے بھائی کو تو میں یوں چٹکیوں میں ہرادیا کرتی تھی"

مشی ذرا قریب آکر دلاور کے چہرے کے آگے چٹکی بجاتی ہوئی فخریہ انداز میں بولی

"اب مجھے کیا معلوم آپ کے بھائی صرف نام کے شیر ہیں مجھ سے مقابلہ سوچ سمجھ کر کریئے گا کیوکہ ہارنے والے کو جیتنے والے کی بات ماننا پڑے گی"

دلاور مشی کو دیکھتا ہوا بولا

"ڈن ہے سائیں، آج رات معلوم ہو جائے گا۔۔ کس کا پلڑا بھاری رہتا ہے"

مشی اتراتی ہوئی بولی جس پر دلاور مسکرا کر اپنا کھانا کھانے لگا

******

دلہن کے روپ میں مشی اِس قدر حسین لگ رہی تھی کہ دلاور کا دل ہی نہیں کر رہا تھا اُس کے چہرے سے نظریں ہٹانے کا۔۔۔جب اُس کے تمام کزنز نے ہوٹنگ کر کے گانا گا کر چھیڑ چھاڑ شروع کر دی تو وہ خاموشی سے وہاں سے اٹھ کر چلا گیا

تقریب کے اختتام پر سب بڑے ہال میں بیٹھے تھے مشی کو بھی چچی نے وہی بیٹھا لیا۔۔۔جب دلاور اپنے دوستوں سے مل کر وہاں آیا تو چچی نے اپنی جگہ خالی کر کے دلاور کو مشی کے برابر میں بٹھا دیا پھر سلامی اور دعاؤں کا سلسلہ شروع ہو گیا

"دلاور مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے میں تھوڑی دیر اور یہاں بیٹھی تو بے ہوش ہو جاؤ گیں، پلیز کچھ کرو مجھے واپس کمرے میں جانا ہے"

مشی وہاں موجود لوگوں کا احساس کر کے بہت آہستہ آواز میں سرگوشی کرتی ہوئی بولی تو دلاور کو اُس کی حالت پر ترس آنے لگا

"زرش مشی کو ذرا جلدی سے کمرے میں چھوڑ کر آجاؤ"

دلاور اپنی بہن کو مخاطب کرتا ہوا بولا وہی چچی نے زوردار دھموکڑا دلاور کی کمر پر جڑ دیا

"بڑا ہی بے چین ہو رہا ہے جلدی کمرے میں چھوڑ آؤں شرم نہیں آرہی سب کے سامنے ایسے بولنے پر"

بے باک سی چچی نے دلاور کو سب کے سامنے شرمندہ کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی وہاں موجود تمام رشتے دار دانت نکالنے دلاور کو دیکھنے لگے

"چچی انہیں آرام کرنا ہے وہ بیٹھے بیٹھے تھک گئی ہیں میں نے اِس لئے زرش سے کمرے میں چھوڑ آنے کا بولا"

دلاور شرمندگی کے باوجود وضاحت دیتا ہوا بولا کہ اُس نے ایسی بات صاف نیت سے بولی تھی

"اور تُو نے تو بڑا آرام کرنے دینا ہے، بچپن سے جانتی ہوں میں تجھے کتنا گھنّا ہے تُو اندر سے۔۔۔ چل ساری لائن سے بیٹی بہنوں کو نیک دے سب نے مل تیری دلہن کو تیار کیا تھا پھر اسکے بعد خود کمرے میں لے جانا اپنی دلہن کو"



چچی کی بات سن کر جو لڑکیاں کھڑی تھی وہ بھی لائن میں بیٹھ گئی تب دلاور کو مشی کا چہرہ دیکھتے ہوئے سب لائن سے بیٹھی لڑکیوں کو نیک دینا پڑا

******

"اونو مجھے تو پورا کارٹون بنا دیا زرش کے ساتھ مل کر تمہاری ساری کزنز نے"

مشی کمرے میں آنے کے بعد آئینے کے سامنے کھڑی ہو کر روتی شکل بناتی ہوئی دلاور سے بولی جبکہ دلاور کمرے کا دروازہ بند کرتا ہوا اُس کے پاس چلا آیا

"کس بے وقوف نے کہہ دیا آپ سے کہ آپ اِس وقت کارٹون لگ رہی ہیں"

دلاور مشی کے حسین چہرے کو قریب سے دیکھتا ہوا اُس سے پوچھنے لگا

"اس آئینے نے دلاور، یہ آئینہ مجھے صاف بتا رہا ہے کہ میں اِس وقت کارٹون لگ رہی ہوں"

مشی تپ کر آئینے کی طرف اپنی انگلی سے اشارہ کرتی دلاور سے بولی۔۔ کوئی اور وقت ہوتا تو وہ کبھی بھی کسی کو اپنے چہرے پر یوں فنکاریاں کرنے نہیں دیتی مگر حالات کے مطابق اور رملہ کے موبائل پر سمجھانے پر وہ خاموشی سے سب سہتی گئی

"آپ کو کون کہہ رہا ہے کہ آپ یہ آئینہ دیکھیں، آپ میری نظروں سے خود کو دیکھیں تو آپ کو اندازہ ہو گا آپ کتنی اتنی پیاری لگ رہی ہیں اِس وقت"

دلاور بولتا ہوا اُس کے حسن میں کہیں گُم سا ہونے لگا تو مشی بے ساختگی سے بول پڑی

"میں کارٹون بن کر بھی تم کو تو اچھی لگو گی ناں یار محبت جو کرتے ہو تم مجھ سے"

مشی بولنے کے بعد اپنے جملے اور دلاور کی جذبے لٹاتی نظروں کو دیکھ کر تھوڑا سنبھلی۔۔۔ یہاں سب اجنبوں کے بیچ ایک دلاور ہی آشنا تھا تبھی وہ شاید اس سے فرینک ہو گئی تھی

"اب یہاں کیوں کھڑے ہو پیچھے ہٹو میک اپ صاف کرنے دو مجھے"

مشی دلاور سے بولتی ہوئی ٹشو باکس سے ٹشو پیپر نکالتی چہرے کے قریب لائی تو ایک دم دلاور نے اُس کی چوڑیوں سے بھری کلائی پکڑی

"کیا تھوڑی دیر ایسے ہی میرے سامنے نہیں رہ سکتیں صرف چند منٹ تک میری خاطر"

دلاور کی فرمائش سن کر وہ خاموش ہو گئی،اُس نے دوپہر کی طرح دلاور کا ہاتھ بھی نہیں جھٹکا مگر وہ جن استحقاق بھری نظروں سے اُس کو دیکھ رہا تھا مشی کو عجیب سا احساس ہونے لگی

"میں نے اتنی ہیوی جیولری پہلے کبھی نہیں پہنی دلاور میں کافی پریشان ہو رہی ہوں ایسے"

مشی نے فرار کے لیے جو راہ چنی وہ شاید غلط تھی اِس کا اندازہ اُسے دلاور کی اگلی بات پر ہوا

"آپ پریشان مت ہو میں اتار دیتا ہوں آپ کی یہ ساری جیولری"

دلاور مشی کا چہرہ دیکھتا ہوا نرم لہجے میں اُس سے بولا جس پر مشی خاموشی سے دلاور کو دیکھنے لگی،

وہ مشی کا چہرہ دیکھتا ہوا نرمی سے اُس کا ہاتھ تھام کر آہستگی سے ایک ایک کر کے چوڑیاں اتارنے لگا۔۔۔ مشی کو اپنا ہاتھ دلاور کے ہاتھ میں دیکھ کر عجیب سا احساس ہونے لگا

کبھی کبھی میرے دل میں خیال آتا ہے۔۔۔

کہ جیسے تجھ کو بنایا گیا ہے میرے لیے۔۔۔

تُو اب سے پہلے ستاروں میں بس رہی تھی کہیں،،

تجھے زمیں پر اتارا گیا ہے میرے لیے۔۔۔۔

دلاور کے دل میں عجیب سے سُر تال کی جنگ چھڑ گئی وہ مشی کا چہرہ دیکھتا ہوا اُس کے ماتھے پر سجی بندیا اتارنے لگا

مشی اُس کی نظریں اپنے چہرے پر جمی محسوس کر کے اپنی نگاہیں جھکا گئی وہ ابھی بھی بناء پلکیں جھپکائے مسلسل اُس کو تکے جارہا تھا اُس کے ہاتھ مشی کے کان کی لو کو چھونے لگے

بڑے بڑے جھمکوں کے بوجھ سے کان آزاد ہونے کے بعد مشی کو چند پل سکون میئسر ہوا تبھی دلاور کے ہاتھوں کی انگلیاں اُس کی گردن کو چھونے لگیں۔۔۔ عجیب بے بسی کی سی کیفیت نے مشی کو گھیرے میں لے لیا۔۔۔

اِن لمحات میں بھلااُس نے کہاں دلاور کے بارے میں سوچا تھا۔۔۔دلاور اُس کے گلے میں موجود گلوبند اتارنے کے لیے مشی کے مزید قریب آیااور اُس کی گردن پر جھکا۔۔۔دلاور کی سانسوں کی گرمائش اپنی گردن پر محسوس کر کے مشی کی آنکھوں سے آنسو رواں ہونے لگے

مشی کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر دلاور پر چھائی بے خودی کی کیفیت ختم ہوئی وہ مکمل ہوش میں آگیا۔۔۔اُس نے مشی کی گردن پر موجود اپنے ہاتھوں کو جلدی سے پیچھے کیا

"آپ کافی تھک گئیں ہیں چلیں ایسا کریں، میک اپ صاف کر کے لباس تبدیل کر لیں اور سو جائیں"

دلاور کے بولنے پر مشی نم آنکھوں سے اُس کو دیکھنے لگی دلاور مسکرا کر اُس کو دیکھتا ہوا الماری سے اپنے لیے چادر نکال کر فرش پر بچھانے لگا

*****

ناکام نہیں ناشاد نہیں

میں قیس نہیں فرہاد نہیں

پُنّوں بھی نہیں رانجھا بھی نہیں

وامق بھی نہیں مرزا بھی نہیں

وہ لوگ تو بس افسانہ تھے

اُس شدّت سے بیگانہ تھے

میں زندہ ایک حقیقت ہوں

سر تا پا جذبہ الفت ہوں

میں تم کو دیکھ کر جیتا ہوں

ہر لمحہ تم پر مرتا ہوں

میں ایسی محبت کرتا ہوں

تم کیسی محبت کرتی ہو



اپنے موبائل کی اسکرین پر اجنبی نمبر سے غزل اور اُس کے نیچے شیر دل کا نام دیکھ کر ہانیہ کا دل زور سے دھڑکا۔۔۔ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی تو گھر میں سادگی سے اُس کا شیر دل سے نکاح ہوا تھا۔۔۔بے ساختہ اپنے موبائل کی اسکرین کو چھوتے ہوئے اُس کی انگلیاں میسج ٹائپ کرنے لگی

"بغیر جانے بغیر دیکھے اتنا بڑا محبت کا دعوی کرنا۔۔ تعجب کی بات ہے"

ہانیہ نے مسیج ٹائپ کر کے موبائل سائیڈ پر رکھا اور خود آئینے کے سامنے کھڑی ہو کر اپنا عکس دیکھنے لگی

ٹی پنک کلر کی لونگ فراک میں وہ کوئی نازک سی گڑیا لگ رہی تھی صائمہ کے اسرار پر اُس نے جیولری پہنی تھی اور ساتھ ہی میک اپ بھی کیا تھا۔۔ آئینے میں خود کو دیکھنے پر اُس کی توجہ دوبارہ ایک بار اپنے موبائل کی میسج ٹون پر گئی بے اختیار اُس کے قدم اپنے موبائل کی جانب اٹھے جہاں اسکرین پر شیر دل کا نمبر جگمگا رہا تھا

"ضروری نہیں محبت ایک دوسرے کو جان کر یا دیکھ کر کی جائے ویسے تمہاری اطلاع کے لیے عرض ہے۔۔ جب سے میں نے تم کو دیکھا ہے تب سے میرا دل محبت کے مرض میں مبتلا ہو چکا ہے وہ الگ بات ہے اِس بات سے میں خود بھی انجان تھا۔۔ تمہاری سوچوں سے میرے تصور کی دنیا ہر دم آباد رہتی ہے۔۔۔ ہر رات میرے خوابوں میں تمہارا آنا جانا مجھے میرے جینے کی وجہ دیتا ہے۔۔۔ بہت ممکن ہے میری محبت بہت جلد عشق کے منازل طے کر لے

"تم جن کو دیکھتی رہتی ہو

وہ خواب سرہانے رکھتا ہوں

میں تم سے ملنے جلنے کے

کتنے بہانے رکھتا ہوں

میں ایسی محبت کرتا ہوں

تم کیسی محبت کرتی ہو

کچھ خواب سجا کر آنکھوں میں

پلکوں میں موتی چنتا ہوں

کوئی لمس اگر چھو جائے تو

میں پہروں اُس کو سوچتا ہوں

میں ایسی محبت کرتا ہوں

تم کیسی محبت کرتی ہو؟؟؟



اِس کی باتوں سے تو صاف محسوس ہو رہا ہے جیسے اِس نے مجھے دیکھا ہے مگر کہاں؟؟ میں نے ملنے کا تو عزیر انکل کو منع کر دیا تھا۔۔۔ کیا اِس نے مجھے پہلے دیکھا ہے جب بابا حیات تھے، کتنا عجیب سا انسان ہے نکاح ہوئے تھوڑی دیر نہیں گزری اور موصوف تمام لوگوں کے بیچ میں بیٹھ کر مجھے اپنی محبت کے بارے میں بتا رہا ہے

ہانیہ نے سوچتے ہوئے اپنا موبائل واپس رکھ دیا تو کمرے میں صائمہ چلی آئی

"تم بہت لکّی ہو ابھی شیر دل کو دیکھ کر آ رہی ہوں، متاثر کرنے والی پرسنیلٹی ہے اُس کی، میری دعا ہے وہ تمہیں جس مان سے ہمارے پاس سے لے کر جا رہا ہے اُسی مان سے تمہیں اپنے پاس رکھے۔۔۔ ڈھیر ساری محبت دے اور تمہاری قدر کرے"

صائمہ خوش ہو کر خلوصِ دل سے ہانیہ کو دیکھ کر دعا دیتی بولی

"محبت دے یا نہ دے بس دعا کیجئے کا تحفظ ضرور دے۔۔ایک بیوی کو اپنے شوہر سے صرف محبت کی طلب نہیں ہوتی وہ اُسے اپنا محافظ سمجھتی ہے اگر شوہر اُس کی حفاظت نہ کر سکے تو یہ رشتہ پھر بے معنٰی ہے"

ہانیہ کچھ سوچتی ہوئی صائمہ سے بولی

"جو ماضی میں ہو چکا ہے بھول جاؤ اُسے،اپنے مستقبل کے بارے میں سوچو یعنی شیر دل کے بارے میں سوچو وہی تمہارا مستقبل ہے۔۔۔اپنے دل سے تمام تر خدشات نکال کر اپنی نئی زندگی کو جیو"

صائمہ اُس سے بات کر رہی تھی تب اچانک ہانیہ کو زور کا چکر آیا

"کیا ہو گیا ہانیہ کیا ہوا تمہیں"

صائمہ آگے بڑھ کر ہانیہ کو تھامتی ہوئی اُس سے پوچھنے لگی

"چکر سا آ گیا تھا معلوم نہیں کیوں"

ہانیہ اپنا سر تھامتی ہوئی صائمہ سے بولی تو وہ ہانیہ کو سہارا دے کر بیڈ پر بٹھانے لگی پھر اُس کو دیکھ کر بولی

"بلاوجہ میں تم نے اسٹریس لیا ہے یہاں لیٹو میں تمہارے لیے جوس لاتی ہوں جینٹس میں کھانا اسٹارٹ ہو چکا ہے، اُس کے بعد رخصتی کا وقت آجائے گا تب تک تم تھوڑا سا ریسٹ کر لو"

صائمہ اُس کو آرام کرنے کا کہہ کر کمرے سے باہر نکل گئی



*****

عجیب ہی انسان ہے کہاں تو ایسے محبت کا دعوے کر رہا تھا لیکن رخصتی ہونے سے قبل ضروری کام کا کہہ کر چلا گیا اور میرے لئے اپنے ڈرائیور کو بھیج دیا۔۔ گھر میں کوئی دوسرا فرد موجود نہیں تھا ہانیہ کے استقبال کے لیے ملازمہ نے ہانیہ کو شیر دل کے کمرے میں پہنچادیا۔۔ گلاب کی پتیوں سے کمرے کی

سجاوٹ دیکھ کر وہ کمرے کی کھڑکی کے پاس آکر کھڑی ہو گئی تب ہانیہ کو اپنی پشت پر کسی کی موجودگی کا احساس ہوا اس سے پہلے وہ مڑتی، شیر دل نے اپنے دونوں ہاتھ اسکی آنکھوں پر رکھ دیئے

"مجھے دیکھنے سے پہلے ایک بات اچھی طرح جان لو تمہاری چاہ میں بہت تڑپا ہے میرا دل، تمہیں پانے کی خواہش میں بہت رویا ہوں میں، ہر جگہ تمہیں تلاش کیا، خدا سے ہر وقت تمہیں مانگا۔۔۔ تمہارے حصول کی خواہش نے یہ باور کرایا ہے کہ شیر دل سر تا پا تمہاری محبت میں ڈوب چکا ہے تب جا کر خدا کو مجھ پر ترس آیا اور اُس نے دوبارہ تمھیں مجھ سے ملا دیا۔۔۔ تمہیں پانے کی جستجو بے معنی نہیں تھی بہت اہم ہو تم میرے لئے۔۔۔ شدید محبت کرتا ہے شیر دل تم سے"

یہ آواز یہ لمس ہانیہ کو خوف میں مبتلا کرنے لگا وہ شیر دل کے ہاتھ اپنی آنکھوں سے ہٹاتی ہوئی جیسے ہی اُس کی طرف مڑی سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر پورا کمرہ اُس کی آنکھوں کے سامنے گول گول گھومنے لگا وہی لمبا چوڑا مرد جو پست کردار کا مالک وہ آج اس کے شوہر کے روپ میں اُس کے سامنے موجود تھا

"آج میں اندھیرے میں نہیں روشنی میں تمہارا سامنا کرنا چاہتا ہوں ہانیہ یقین کرو تمہارے ساتھ برا کر کے میرے ساتھ بھی اچھا نہیں ہوا میرے دل میں تمہاری محبت ڈال کر اوپر والے نے مجھے اوقات بتادی۔۔۔شدید محبت کرتا ہوں میں تم سے"

شیر دل نے ہانیہ کے پتھرائے ہوئے وجود کو دیکھ کر بولتے ہوئے اچانک اُس کے دونوں ہاتھوں کو جیسے ہی پکڑا ویسے ہی ہانیہ کے وجود میں کرنٹ سا دوڑ گیا،، وہ شیر دل سے اپنے دونوں ہاتھوں کو چھڑواتی ہوئی تیزی سے پیچھے ہوئی

"چھوا کیسے تم نے مجھے اپنے اِن ناپاک ہاتھوں سے، میرا سامنا تم اندھیرے میں نہیں کرنا چاہتے اور اندھیرے میں رکھ کر تم نے مجھ سے نکاح کر لیا"

ہانیہ غصّے میں چیختی ہوئی شیر دل سے بولی

"اُس دن میں نے جو بھی تمہارے ساتھ کیا اس کے لیے بہت پشیمان ہوں میں۔۔۔ میں بہت زیادہ محبت کرنے لگا ہوں تم سے ہانیہ"

شیر دل نے بولتے ہوئے ہانیہ کو بازوؤں سے تھامنا چاہا جنہیں ہانیہ نے بے دردی سے ایسے جھٹک دیا جیسے کوئی نجس چیز ہو

"اپنے یہ گندے ہاتھ دوبارہ مجھے مت لگانا کراہیت محسوس ہوتی ہے مجھے تمہارے بارے میں سوچ کر۔۔۔ نفرت ہے مجھے تم سے،سناتم نے شدید نفرت کرتی ہوں میں تم سے"

ہانیہ ایک بار پھر شدید غصّے کے مارے زور سے چیخی اس کو ابھی تک یقین نہیں ہو رہا تھا اس کا نکاح سامنے کھڑے اس شخص سے ہوا ہے ہانیہ کے چیخنے کی آواز پر کمرے کا دروازہ بجنے لگا

"شیر کون ہے تمہارے کمرے میں،دروازہ کھولو شیر"

رملہ کی باہر کمرے سے آتی آواز پر شیر دل اپنے کمرے کا دروازہ کھولا تو ہانیہ کو دوسرا جھٹکا وہاں رملہ کو دیکھ کر لگا جبکہ رملہ ہانیہ کو شیر دل کے کمرے میں دیکھ کر خود بھی شاکڈ ہو گئی

"آپ کو اپنی بیٹی اِس گھر میں چاہیے تھی میں اِسے اپنی بیوی کی حیثیت سے یہاں لے آیا ہوں، آج ہی ہمارا نکاح ہوا ہے اب یہ ہمیشہ آپ کے پاس رہے گی"

شیر دل کے بولے گئے جملے پر رملہ کو دوسرا شدید جھٹکا لگا وہ بے یقین سی شیر دل اور پھر ہانیہ کو دیکھنے لگی جبکہ ہانیہ کو اِس سے زیادہ بڑا جھٹکا لگا وہ چکرا کر گرنے والی تھی

"کون ہے یہ، کیا رشتہ ہے اِس کا آپ سے"

ہانیہ حیرت زدہ سی رملہ سے پوچھنے لگی

"یہ ضمیر (دوسرے شوہر) کا بیٹا، میں نے پالا ہے اسے۔۔۔ شیر اتنا بڑا فیصلہ کرتے ہوئے تم نے مجھے بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا کہ تم ہانیہ سے نکاح کرنے والے ہو۔۔۔ شیر ایسا کیسے کر سکتے ہو تم"

رملہ ہانیہ کو بتانے کے ساتھ شیر دل سے شکوہ کرتی ہوئی بولی اِس عمل پر اُس کو سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ خوشی کا اظہار کرے یا دکھ کا

"شیر نہیں گیدڑ ہے یہ، اِس شخص نے میرے شوہر سے میرا سودا کیا۔۔۔ دو راتوں تک اِس نے مجھے نوچا اپنی ہوس کا نشانہ بناتا رہا ہے یہ مجھے، آپ نے اِس انسان کی پرورش کی ہے، شکر خدا کا میری پرورش آپ نے نہیں میرے بابا نے کی ہے آپ نے صرف مجھے پیدا کیا۔۔۔ یہ ہے آپ کی پرورش، ایک زانی مرد جس نے آپ ہی کی بیٹی کو"

ہانیہ روتی ہوئی شیر دل کی اصلیت رملہ کو بتانے لگی جس پر شیر دل کا سر شرم سے جھک گیا جبکہ رملہ سکتے کی کیفیت میں شیر دل کو دیکھتی رہ گئی یعنی ہانیہ وہ لڑکی تھی جس سے شیر دل محبت کرتا تھا اور اسی کو برباد کر ڈالا تھا یعنی شیر دل اُس دن اُس سے ہانیہ کا ذکر کر رہا تھا

"شیر وہ سب کچھ تم نے میری سگی بیٹی کے ساتھ کیا"

بولتے ہوئے رملہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہونے لگے لیکن شیر دل کی توجہ رملہ کے آنسوؤں پر نہیں ہانیہ کے وجود نے سمیٹ لی جو بے ہوش ہو کر گرتی اُس سے پہلے ہانیہ کے وجود کو شیر دل نے اپنے بازوؤں میں بھر لیا

"ہانیہ،ہانیہ پلیز آنکھیں کھولو اپنی"

شیر دل ہانیہ کو ایک بازو سے اپنے حصار میں لیے دوسرے ہاتھ سے اُس کا گال تھپتھپاتا ہوا پریشانی کے عالم میں بولا

"ایسے کیا دیکھ رہی ہیں بعد میں شکوے کریئے گا،ابھی پلیز ڈاکٹر کو فون کر کے یہاں بلائیے۔۔۔دیکھیں یہ آنکھیں نہیں کھول رہی ہے اپنی"

شیر دل پریشان ہوتا ہوا رملہ سے بولا اور ہانیہ کے وجود کو بازو میں اٹھاتا ہوا اسے بیڈ پر لٹانے لگا

******

"محبت اور جنگ میں سب جائز ہوتا ہے۔۔۔اِس مکالمے پر اتر کر تم نے دھوکہ سے شادی کی ہے ہانیہ سے۔۔۔اپنے اِس فعل پر تمہیں شرمندہ ہونا چاہیئے"

دوسرے دن صبح ہال میں سب کی موجودگی میں ڈاکٹر عزیر نے شیر دل سے بولا شیر دل ایک نظر خاموش بیٹھی رملہ پر جبکہ دوسری نظر غصّے میں بیٹھی ہانیہ پر ڈالی

"جو عمل پہلے مجھ سے سرزد ہوا تھا اُس پر میں شرمندہ ہوں، لیکن کل نکاح کر کے میں نے ایسا کوئی غلط کام نہیں کیا جس پر مجھے شرمندگی ہو"

شیر دل ڈاکٹر عزیر اور اس کی بیوی کو دیکھتا ہوا بولا دلاور خاموش وہاں بیٹھا اسے اپنا آپ عجیب لگ رہا تھا

"میں اِس کے ساتھ کسی بھی رشتے میں باندھ کے رہنے کے لیے تیار نہیں ہوں، اِس سے کہیں یہ ابھی اور اِسی وقت مجھے اِس رشتے سے آزاد کرے"

ہانیہ کی آواز ہال میں گونجی تو دوبارہ ہال میں سناٹا چھا گیا شیر دل ہانیہ کا چہرہ دیکھنے لگا جو غصے بھری نظروں سے اُسی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔رات کو اُسے اپنا ہوش نہیں تو صبح ہوتے ہی اُس نے ڈاکٹر عزیر اور صائمہ کو فون کر کے یہاں بلاوالیا تھا

"ایسا ممکن نہیں ہے نہ ہی میں تمہیں اِس رشتے سے آزاد کر سکتا ہوں اور نہ ہی تمہیں ایسا کرنے دوں گا"

شیر دل ہانیہ کو دیکھ کر اپنا حتمی فیصلہ سناتا ہوا بولا باقی تمام افراد اُن دونوں کو دیکھنے لگے

"بھابھی کم از کم آپ کو خیال کرنا چاہیے تھا ہانیہ آپ کی سگی اولاد تھی"

ڈاکٹر عزیر رملہ کو دیکھ کر بولا تو شیر دل بول اٹھا

"انہیں میرے ارادے کے بارے میں علم نہیں تھا ہانیہ سے شادی کرنا میرا اپنا ذاتی فیصلہ ہے"

شیر دل ڈاکٹر عزیر کو دیکھ کر بتانے لگا تو ہانیہ صوفے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی

"یہ تمہارا ذاتی فیصلہ ہو سکتا ہے مگر میرا نہیں، میں کسی بھی قیمت پر تمہارے ساتھ نہیں رہنا چاہتی۔۔۔ انکل مجھے اِس شخص کے ساتھ نہیں رہنا آپ کے ساتھ گھر جانا چاہتی ہوں میں"

ہانیہ کی بات پر شیر دل صوفے سے اٹھ کر چلتا ہوا ہانیہ کے پاس آیا

"اب کی بار تم کہیں نہیں جاؤں گی میں تمہیں کہیں نہیں جانے دوں گا یہی رہوں گی تم میرے پاس"

شیر دل نہایت سنجیدگی سے ہانیہ کو دیکھ کر بولا اس سے پہلے ہانیہ کچھ بولتی ڈاکٹر عزیر شیر دل کی طرح اپنی جگہ سے کھڑا ہوا

"ہانیہ سے نکاح کے بعد تم اُس پر زبردستی اپنا فیصلہ مُسلط کرنے کا حق نہیں رکھتے ہو شیر دل"

ڈاکٹر عزیر کے بولنے پر صائمہ بھی اپنی جگہ سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی تو شیر دل نے پلٹ کر اُن دونوں میاں بیوی کو دیکھا

"آپ کو چاہیے کہ یہاں بات بڑھانے کی بجائے معاملات کو طے کر کے یہاں سے جائیں، اِسی میں سب کی بہتری ہو گی۔۔۔ قانونی اور شرعی لحاظ سے ہانیہ میری بیوی ہے اِس پر سب سے زیادہ میرا حق ہے۔۔۔اِس سے پہلے آپ یہاں سے جائیں میں آپ کو ایک بات اور بھی بتادوں کہ ہانیہ صرف میری بیوی ہی نہیں میرے بچے کی ماں بھی بننے والی ہے۔۔۔ شی از پریگنٹ، مجھے نہیں معلوم کہ یہ بات آپ

سب کے علم ہے یا نہیں مگر اِس خبر سے آپ کو یہ اندازہ تو اچھی طرح ہو گیا ہو گا۔۔آپ یا پھر کوئی اور، یا پھر یہ خود بھی یہاں سے اتنی آسانی سے نہیں جا سکتی نہ میں اِس کو یہاں سے جانے دوں گا"

شیر دل کی بات سن کر رملہ کو چھوڑ کر سب کو سانپ سو کھ گیا سب کا منہ حیرت سے کھلا کا کھلا رہ گیا سب شیر دل کا چہرہ دیکھنے لگے

"بکواس کر رہا ہے یہ، جھوٹ بول رہا ہے ایسا نہیں ہو سکتا ایسا کیسے ہو سکتا ہے"

ہانیہ سب سے پہلے ہوش میں آتی ہوئی پریشانی سے بولی تو صائمہ ہانیہ کو بھی حیرت سے دیکھنے لگی ہانیہ کا چکر آنا کمزوری محسوس کرنا وامٹ کا احساس ہونا۔۔ بھلا اُس کا دماغ یہاں تک کیوں نہیں گیا

"شیر بالکل ٹھیک کہہ رہا ہے۔۔۔ کل ڈاکٹر سے چیک اپ کے بعد ہی ہم لوگوں کو یہ بات معلوم ہوئی"

اب کی بار رملہ کے بولنے پر ہانیہ خوفزدہ ہو کر اسے اور پھر شیر دل کو دیکھنے لگی

*****

"کیوں آئی ہیں آپ یہاں، چلی جائیں یہاں سے نہ میں آپ کی شکل دیکھنا چاہتی ہوں نہ آپ کے بیٹے کی، جس نے میری زندگی برباد کر کے رکھ دی"

صبح رملہ کو اپنے کمرے میں آتا دیکھ کر ہانیہ اس سے بولی

"معاف نہیں کروگی اپنی ماما کو، میں قسم کھا کر کہتی ہو ہانی مجھے ذرا علم نہیں تھا کہ شیر۔۔۔

رملہ کے کچھ بولنے سے پہلے ہانیہ ایک دم اٹھ کر کھڑی ہوگئی

"میں آپ کو اور آپ کے شیر کو کبھی معاف نہیں کرسکتی، آپ نے میرا بچپن برباد کر ڈالا اور جسے آپ نے بیٹے بنا کر پالا اُس نے میری جوانی برباد کر ڈالی، کسی لائق نہیں چھوڑا آپ دونوں نے مجھے۔۔۔ قاتل ہیں آپ دونوں میری خوشیوں کے"

ہانیہ رملہ کے سامنے کھڑی غصّے بھرے لہجے میں اس سے بولی تو رملہ ہانیہ کے سامنے ہاتھ جوڑ کر زار و قطار رونے لگی

"میں نے واقعی بہت غلط کیا بچپن میں تمہارے ساتھ مجھے معاف کر دو بیٹا، میں اِس بات کو قبول کرتی ہوں کہ میں اچھی ماں نہیں ثابت ہو سکی اِس بات کا ملال مجھے ساری عمر رہے گا میں بہت نادم ہو پلیز ایک بار مجھے معاف کر دو ایک مرتبہ میرے سینے سے لگ جاؤ"

رملہ اُس کے سامنے ہاتھ جوڑ کر التجا کرتی ہوئی بولی زار و قطار اُس کی آنکھوں سے آنسو بہے جا رہے تھے جنھیں دیکھ کر بھی ہانیہ کا دل نہیں پگھلا

"ماضی میں بھلے آپ اچھی اداکارہ نہ رہی ہو مگر اِس عمر میں آکر آپ کافی اچھی ایکٹنگ کر لیتی ہیں۔۔۔ لیکن ڈرامہ دیکھنے کا مجھے بچپن سے ہی شوق نہیں اس لیے ٹائم ویسٹ مت کریں اپنا چلی جائیں یہاں سے"

ہانیہ بے لچک لہجے میں رملہ کو دیکھتی ہوئی بولی تو رملہ کے سینے میں درد سا اٹھنے لگا اُس کی بیٹی یہ سمجھ رہی تھی کہ وہ ایکٹنگ کر رہی ہے رملہ اپنے آنسو پوچھتی ہوئی بناء کچھ بولے ہانیہ کے کمرے سے نکلنے لگی۔۔۔

رملہ کو کمرے سے جاتا ہوا دیکھ کر ایک پل کے لیے ہانیہ کا دل کیا وہ اُس کو پکار کر اپنے گلے لگالے بچپن سے ہی تو وہ ماں کے پیار کو ترستی آئی تھی

اِس سے پہلے ہانیہ اپنی سوچ کو عملی جامہ پہناتی رملہ کمرے کے دروازے کے پاس چکرا کر گر پڑی

"ماما"

ہانیہ تیزی سے قدم بڑھاتی ہوئی رملہ کی جانب بڑھی

*****

"دلاور چھوڑو اِس کو،، تم لوگ کھڑے منہ کیا دیکھ رہے ہو اِسے پکڑو اور پولیس کو فوراً یہاں بلاؤ"

جیسے ہی شیر دل کو پیون نے آکر بتایا کہ آفس سے باہر دلاور کی کسی سے ہاتھ پائی ہو رہی ہے شیر دل پہلی فرصت میں وہاں پہنچ گیا اور دلاور کو غصّے میں بری طرح دانیال کو پیٹتے ہوئے دیکھ کر بیچ بچاؤ کروانے لگا۔۔۔

شیر دل نے گارڈز کو دانیال کو پکڑنے کا کہا تھا اور وہاں پولیس بھی بلوا چکا تھا کیونکہ وہ دانیال کو پہچان چکا تھا۔۔۔وہ مشی کے معاملے میں انوالو وہی لڑکا تھا جو جانے کیسے جیل سے باہر آگیا تھا

"مجھے مار پیٹ کر یا دوبارہ اریسٹ کروا کر تم لوگ مجھے میرے ارادوں سے باز نہیں رکھ سکتے، مشی کا ابھی بھی مجھ سے کانٹیکٹ ہے بہت جلد وہ دوبارہ میرے پاس آئے گی اور تمہاری عزت کا جنازہ نکالے گی"

دانیال گارڈز کے شکنجے میں موجود چیخ کر مذاق اڑاتا بولا شیر دل نے دلاور کو مشکلوں سے سنبھالا ہوا تھا مگر دانیال کے منہ سے ایسی بات سن کر وہ دلاور سے پہلے غصّے میں دانیال کی طرف بڑھا اور اُسے بری طرح مارنے لگا۔۔۔پولیس بروقت وہاں آکر دانیال کو اپنے ساتھ لے گئی

******

"اُس کی بیل ہونا اب ناممکن ہے، ایسا کیس کروں گا میں اِس لڑکے پر کہ اِس کے سرپرست کتنے ہی ہاتھ پر مار لیں مگر اب یہ لڑکا باہر نہیں آسکے گا"

آفس کے کمرے میں اِس وقت مکمل خاموشی تھی شیر دل خاموش بیٹھے دلاور کو دیکھتا ہوا بولا جس پر دلاور نے کوئی خاص تبصرہ نہیں کیا۔۔۔ وہ ہونہی خاموش بیٹھا رہا شاید دانیال کی بات پر ابھی بھی وہ اپنا غصّہ پینے کی کوشش کر رہا تھا جس پر شیر دل دوبارہ بولا

"وہ لڑکا جھوٹ بول رہا تھا مشی کے بارے میں۔۔۔ مشی اُس سے رابطہ کر کے دوبارہ ایسی بھیانک غلطی کبھی نہیں دہرائے گی میں اپنی بہن کو اچھی طرح جانتا ہوں"

شیر دل کے بولنے پر، میز کی سطح کو گھورتا ہوا دلاور شیر دل کا چہرہ دیکھنے لگا جو اِس وقت بھائی بنا ہوا اُسے بہنوئی سمجھ کر اپنی بہن کی وضاحت دے رہا تھا

"بالکل ایسا ہی ہے، میں سوچ رہا تھا ایک گھنٹے بعد یہاں سے روانگی اختیار کر لو بابا سائیں یاد کر رہے تھے"

دلاور نے شیر دل کے وضاحت دینے پر بھی کوئی خاص بات نہیں کی بلکہ وہ شیر دل کو اپنے جانے کے ارادے سے آگاہ کرتا ہوا بولا

"ہاں کیوں نہیں شکیل صاحب یہاں موجود ہیں اور میں بھی آفس میں موجود ہوں تم ریلیکس ہو کر جاؤ بلکہ سفر لمبا ہو گا نذیر تمہیں چھوڑ دے گا"

شیر دل دلاور کے تاثرات دیکھتا ہوا اُس سے بولا اُس کے تاثرات ابھی تک سنجیدہ تھے دلاور شیر دل کی بات پر اشارے سے سر ہلاتا ہوا اُس کے کمرے سے باہر چلا گیا

******

"یہ کیا بات ہوئی بھابھی اچھا خاصا آپ کا میرے ساتھ جانے کا پروگرام بنا ہوا تھا، بھائی کی اچانک آمد پر آپ نے میرے ساتھ ریشمہ کی منگنی میں جانے کا پروگرام ہی کینسل کر دیا یہ تو ناانصافی ہے"

زرش تیار کھڑی روٹھے ہوئے لہجے میں بولی،وہ مشی کو اپنے ساتھ اپنی سہیلی کی منگنی میں لے کر جانے کا ارادہ رکھتی تھی جس پر مشی دوپہر تک اُس کے ساتھ چلنے کا ارادہ بھی رکھتی تھی مگر اچانک دلاور کی آمد پر اب مشی نے اُس کے ساتھ جانے سے انکار کردیا تھا

"تمہارے بھائی کی وجہ سے انکار نہیں کر رہی ہوں میں،وہ کوئی ایسی توپ چیز نہیں ہے جس کی وجہ سے بنابنایا پروگرام کینسل کردو،بس طبیعت کچھ سُست سی محسوس ہو رہی تھی اِس وجہ سے جانے کا موڈ نہیں ہو رہا اب تمہیں بھی میری مجبوری سمجھنا چاہیے"

مشی کے بولنے پر زرش منہ بناتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی تو مشی مسکرا کر اپنے کمرے میں جانے لگی کیونکہ دلاور جو کافی دیر سے اپنے باباسائیں کے پاس اُن کے کمرے میں بیٹھا ہوا تھا وہ تھوڑی دیر پہلے ہی اپنے کمرے میں گیا تھا

******

اپنے گلے کو زور سے کھنگارنے کے بعد مشی دروازے پر کھڑی مسکرا کر دلاور کو دیکھنے لگی مگر دلاور کمرے میں موجود اُس کے موبائل کی لاک ہسٹری کھولے بے حد سرد تاثر لئے مشی کا مسکراتا ہوا چہرہ دیکھنے لگا

مشی اُس کے تاثرات اور موڈ سے بے خبر کمرے کا دروازہ بند کرتی ہوئی مسکرا کر دلاور کے پاس آئی

"زرش نے مجھے وہ ساری باتیں بتائی ہیں جواب تک تم نے میرے متعلق زرش سے شیئر کی تھیں، کیا میں تم کو سچ میں اتنی پیاری لگتی ہوں دلاور"

مشی مسکرا کے دلاور کے قریب آتی اُس سے پوچھتی ہوئی اس کے جواب اور ری ایکشن کا انتظار کرنے لگی۔۔۔ نہ جانے وہ آگے سے کیا جواب دیتا کس طرح کے ردعمل کا اظہار کرتا ہے، مگر جب دلاور نے اُس کے بالوں کو مٹھی میں دبوچ کر اُس کے چہرے کے آگے موبائل لہرایا تو مشی صدمے سے کنگ دلاور کو دیکھتی رہ گئی

"یہ کیا ہے، کیوں بات کی آپ نے اُس زلیل انسان سے دوبارہ، سینے میں ٹھنڈک نہیں پڑی تھی اُس بے غیرت انسان کے سامنے بے لباس ہو کر یا ابھی بھی کسر باقی رہ گئی تھی جو پوری کرنے کے لیے آپ اُس سے ابھی تک باتیں کرتی ہیں۔۔۔اگر دوسری مرتبہ آپ نے کوئی بھی ایسی شرمناک حرکت کی تو آپ کی جان لیتے ہوئے میرے ہاتھ نہیں کانپے گے مشی میں ٹکڑے کر ڈالوں گا آپ کے اگر آپ نے میری عزت کو مٹّی میں ملانے کا سوچا بھی تو،، میں وہ کروں گا آپ کے ساتھ جو آپ کے بھائی تک نے نہیں سوچا ہوگا۔۔۔اگر میرے پیچھے کوئی بھی غلط قدم اٹھانے کا ارادہ کیا یا پھر مجھے دھوکا دیا تو آپ سوچ نہیں سکتیں میں آپ پر آپ کی سانسیں اتنی تنگ کردوں گا کہ آپ موت کی خواہش کریں گیں اور مرنے نہیں دوں گا میں آپ کو"

دلاور سختی سے اُس کے بالوں کو مٹھی میں جگڑے سخت لہجے میں بولتا ہوا اُسے غصّے میں بیڈ پر دھکیل چکا تھا۔۔۔ مشی اپنے ساتھ ہوئے سلوک پر حیرت اور صدمے کی ملی جلی کیفیت میں دلاور کو دیکھنے لگی جو غضبناک نظروں سے اُس کو دیکھ کر کمرے سے جانے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔

تبھی مشی بیڈ سے اٹھ کر اپنی ہونے والی تذلیل پر سرخ چہرہ لیے تیزی سے چلتی ہوئی دلاور کے سامنے آئے اور اُس کا گریبان پکڑتی ہوئی بولی

"تم نے پہلے کہیں سے تصدیق کی، معلومات حاصل کی، مجھ سے یہ ساری بکواس کرنے سے پہلے کہ میں اُس سے کیا باتیں کرتی آئی ہوں، تم ہوتے کون ہو میرے ٹکڑے کرنے والے یا مجھے جان سے مارنے کی دھمکی دینے والے۔۔۔ آئندہ اگر تم نے میرے موبائل یا میری ذاتی چیزوں کو ہاتھ لگایا یا مجھ سے مخاطب ہونے کی کوشش کی تو میں تمہارے ٹکڑے کر ڈالوں گی سنا تم نے"

مشی غصّے میں دلاور کو گریبان سے پکڑے اُس کو بولتی ہوئی خود کمرے سے باہر چلی گئی

اُسے دلاور پر اتنا شدید غصہ تھا کہ وہ دلاور کا چہرہ نہیں دیکھنا چاہتی تھی اِسی وجہ سے زرش کے ساتھ اُس کی سہیلی کے گھر چلی گئی

جب رات اُس اور زرش کی واپس ہوئی تب تک دلاور کا غصّہ کہیں غائب ہو چکا تھا بہت ممکن تھا کہ وہ موبائل پر ہوئی دانیال اور اسکی باتوں کی ساری ریکارڈنگ سن چکا تھا۔۔۔ تبھی اُس کے چہرے کے تاثرات میں نرمی کے ساتھ شرمندگی کے عنصر بھی شامل تھا۔۔۔

دلاور نے مشی کو مخاطب کرنا چاہا مگر مشی اُس کی بات سنے بغیر اپنے کپڑے لیے کمرے سے باہر چلی گئی۔۔۔وہ رات میں زرش کے کمرے میں ہی سونے کا ارادہ رکھتی تھی

*****

نہ جانے اُسے دانیال کی باتوں پر کیوں اِس قدر غصّہ آیا تھا کہ وہ بناء پروگرام کے یہاں چلا آیا اور مشی کے موبائل پر دانیال کے نمبر سے کال دیکھ کر اُس کا دماغ پوری طرح گھوم چکا تھا۔۔۔اُس وقت اُسے اتنا شدید غصّہ آیا تھا کہ وہ مشی کے ساتھ کیا کر ڈالے اتنا غصہ تو دلاور کو اُس پر تب بھی نہیں آیا ہوگا جب مشی جھوٹ بول کر اُسے اپنے ساتھ لے کر دانیال سے ملنے گئی تھی

وہ کل شام مشی پر غصّہ کرتا ہوا کمرے سے نہیں بلکہ واپس شہر جانے کا ارادہ رکھتا تھا مگر مشی کے غصّہ کرنے پر، وہ مشی کے جانے کے بعد اُس کے موبائل پر دانیال سے اُس کی ساری باتیں سن چکا تھا

جس میں دانیال مشی کو بلیک میل کرکے واپس اپنے پاس بلانے کی کوشش کر رہا تھا، نہ آنے کی صورت میں دانیال نے مشی کو دھمکی بھی دی تھی کہ وہ ویڈیو ابھی تک اُس کے پاس محفوظ ہے اور وہ مشی کی

ویڈیو لیک کردے گا۔۔۔ جس پر مشی نے بغیر ڈرے دانیال کو سخت سُت سنائی تھی اور اسے دوبارہ کال نہ کرنے کی تنبیہ دی تھی

حقیقت جاننے کے بعد دلاور کو مشی کے ساتھ کیے جانے والے اپنے برتاؤ پر افسوس ہوا اِسی وجہ سے وہ رات میں قیام کر کے مشی کے واپس گھر آنے کا انتظار کرنے لگا مگر مشی کل رات اُس کی موجودگی کی وجہ سے زرش کے کمرے میں سوئی۔۔۔ دلاور واپس شہر جانے سے پہلے صبح زرش کے کمرے میں آیا

"زرش اٹھو دیکھو بابا سائیں جاگ گئے ہیں، اُن سے پوچھو کیا کام ہے وہ تمہیں بلا رہے ہیں"

دلاور زرش کو جگانے کے ساتھ کمرے سے بھیجنے کا بہانہ بناتا ہوا بولا

"کتنی دیر سے سونا ہوا تھا کل رات میں بابا سائیں ابھی سے کیوں جاگ گئے"

دلاور کے جگانے پر وہ نیند سے بے حال ہوتی بیڈ سے اٹھ کر چپلیں پاؤں میں ڈالتی کمرے سے نکل گئی۔۔۔زرش کے جاگنے کے ساتھ ہی مشی بھی دلاور کی آواز پر جاگ چکی تھی مگر وہ آنکھیں بند کیے لیٹی رہی زرش کے کمرے سے نکلتے ہی دلاور کمرے کا دروازہ بند کرتا ہوا مشی کے پاس آیا

"آپ جاگ رہی ہیں میں جانتا ہوں اٹھ کر بیٹھیں مجھے کچھ بات کرنی ہے آپ سے"

دلاور اب مشی کی جانب بیڈ کی سائیڈ پر آتا زرا سا جھکتا ہوا مشی سے بولا مگر مشی ویسے ہی آنکھیں بند کئے لیٹی رہی اگر وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ جاگ رہی ہے تو سمجھتا ہے اُسے کوئی فرق نہیں پڑنا چاہیے تھا

"میں جانتا ہوں آپ کل والی بات کو لے کر مجھ پر ابھی تک غصّہ ہیں اور سخت خفا بھی، میں اُس کے لئے آپ سے معافی چاہتا ہوں مشی"

دلاور مشی کی لرزتی ہوئی پلکوں کو دیکھ کر بولا جیسے وہ دلاور کی بات پر فیصلہ نہیں کر پا رہی ہو کہ اپنی آنکھیں کھولے یا یونہی آنکھیں بند کئے لیٹی رہے

"آپ میری شکل نہیں دیکھنا چاہتی ہیں تو ٹھیک ہے میں چلا جاتا ہوں یہاں سے مگر ایک بار یہ تو بول دیں کہ آپ نے مجھے معاف کر دیا"

مشی کے ویسے ہی آنکھیں بند کر کے لیٹے رہنے پر دلاور مشی کا چہرہ دیکھ کر دوبارہ اُس سے بولا مگر تب بھی مشی کی حالت میں کوئی فرق نہیں آیا وہ ویسے ہی آنکھیں بند کر کے لیٹی رہی تھوڑی دیر تک انتظار کرنے کے بعد دلاور دوبارہ مشی سے بولا

"آپ مجھے معاف بھی نہیں کرنا چاہتیں میری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتیں تو میں ویسے ہی چلا جاتا ہوں مگر جانے سے پہلے آپ کو یہ ضرور بتانا چاہوں گا کہ میں بے تحاشہ محبت کرتا ہوں آپ سے مشی"

دلاور نے مشی کے بیڈ پر رکھا ہوا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام کر یوں اچانک بول دیا جس پر مشی کا دل بے اختیار دھڑکا۔۔۔ مگر وہ اب بھی بناء کسی رد عمل کے لیٹی رہی۔۔۔ دلاور مشی کا چہرہ دیکھتا ہوا دوبارہ گویا ہوا

"میں نے زرش کو آپ کے بارے میں بتایا تھا کہ آپ مجھے بے انتہا حسین لگتی ہیں مگر کبھی یہ نہیں بتایا کہ اُس کا بھائی اُس حسین لڑکی کی محبت میں نہ جانے کب سے گرفتار ہے۔۔۔ میری اوقات اور حیثیت مجھے اجازت نہیں دیتی تھی کہ آپ کے متعلق کبھی ایسا سوچو بھی، یہی وجہ تھی کہ میں آپ کی طرف دیکھنے سے بھی ڈرتا تھا کہ کہیں میری محبت کا بھید نہ کھل جائے اور میری محبت کو غلط معنوں میں نہ لے لیا جائے یہ ساری بات آج میں آپ سے اِس لیے بول رہا ہوں کیو کہ اب میں آپ کو اپنا چکا ہوں ورنہ میں اپنی محبت کو سینے میں رکھ کر اِس دنیا سے چلا جاتا، مجھے نہیں معلوم تھا میری دعائیں یوں قبولیت کا درجہ پالیں گیں اور اوپر والا آپ کو مجھے اِس طرح عطا کر دے گا۔۔۔ ہم دونوں کے ملن کی کوئی بھی وجہ بنی ہو یا آپ جس طرح سے بھی میری زندگی میں آئی ہو مگر آپ اتنا جان لیں آپ کو پا کر میں بہت بے پناہ خوش اور مطمئن ہوں۔۔۔ میں نے آپ کو غصّے میں جو بولا وہ سب غلط فہمی کی بنیاد پر بولا تھا مگر مشی میری ایک بات یاد رکھیے گا میں کم حیثیت سہی مگر مجھے اپنی عزت بہت زیادہ عزیز ہے اور میں آپ کو بھی اپنی عزت بنا چکا ہوں پلیز خیال رکھیے گا کہ میری عزت پر کبھی کوئی حرف نہ آئے، کبھی کسی کو ایسا موقع مت دیجیئے گا کہ کوئی آپ پر انگلی اٹھائے"

دلاور مشی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھامے بولتا جا رہا تھا مشی ابھی بھی آنکھیں بند کیے لیٹا تھی مگر اب دلاور کی بات پر اُس کی آنکھوں سے اشک رواں ہو چکے تھے جنہیں دیکھ کر دلاور اپنا چہرہ مشی کے چہرے کے قریب لے آیا

"جیسے آپ کی ذات میرے لئے بہت اہم ہے ویسے ہی آپ کے آنسو بھی بہت قیمتی ہیں، انہیں اپنی آنکھوں سے نکال کر اِس طرح بے مول مت کیا کریں"

دلاور نے بولتے ہوئے مشی کا تھاما ہوا ہاتھ اپنے ہونٹوں سے لگانے کے بعد اپنے ہونٹوں سے اُس کے آنسو چننے لگا

اپنے چہرے پر دلاور کے ہونٹوں کے لمس محسوس کر کے مشی کے بدن میں ہلکی سی جنبش ہوئی۔۔۔ اُس نے دلاور کی جرات پر بیڈ کر رکھی ہوئی چادر کو سختی سے پکڑ لیا مگر پھر بھی اپنی آنکھیں بند کئے ہوئے لیٹی رہیں جنہیں دیکھ کر دلاور کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔ دلاور کے چلے جانے کے بعد مشی اپنی آنکھیں کھولیں مگر وہ مکمل طور پر دلاور کی جرت پر اسٹیچو بن چکی تھی

******

"تم ابھی تک یونہی بیٹھی ہو تیار نہیں ہوئی"

شیر دل کمرے میں آیا تو ہانیہ کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا۔۔۔جو کہ ابھی تک صبح والے لباس میں موجود تھی، آج شیر دل نے ایک پارٹی ارینج کی تھی جس میں اسے ہانیہ کو اپنی بطور اپنی وائف متعارف کروانا تھا

"مجھے کہیں نہیں جانا تمہارے ساتھ"

ہانیہ شیر دل کو دیکھ کر غراتی ہوئی ہوئی بولی وہ اِس وقت پارٹی میں جانے کے لئے بالکل تیار کھڑا تھا

دو دن سے شیر دل اُس سے جتنی محبت سے بات کر رہا تھا مگر بدلے میں ہانیہ کی طرف سے اُسے جواب اتنی ہی بدتمیزی اور اکھڑے ہوئے لہجے میں مل رہا تھا

"وہاں تمہاری موجودگی ضروری ہے ہانیہ یہ پارٹی خاص تمہارے لئے ارینج کی ہے تاکہ سب کو معلوم ہو جائے کہ تم شیر دل کی بیوی ہوں"

شیر دل ہانیہ کا لہجہ نظر انداز کرتا اُس کے پاس آتا ہوا بولا شیر دل کی آنکھوں میں چمک اور چہرے پر مسکراہٹ ایسی تھی جیسے وہ ہانیہ کو اپنے ساتھ منسوب کر کے کوئی قیمتی خزانہ پا چکا ہو

"بہت خوشی ہو رہی ہے تمہیں ہاں"

ہانیہ شیر دل کا چہرہ دیکھ کر چبھتے ہوئے لہجے میں اُس سے پوچھنے لگی

"ہر انسان کے لیے من پسند چیز کا حصول اُس کی خوشی کا ہی سبب بنتا ہے پھر تم تو میری محبت ہو تمہیں پا کر میں خوش کیوں نہیں ہو گا"

شیر دل نے بولتے ہوئے پینٹ کی جیب سے اپنا ہاتھ نکال اُس کے گال پر رکھنا چاہا جسے ہانیہ نے بے دردی سے جھٹکا

"منع کیا تھا میں نے تمہیں کہ اپنے ان گندے پلید ہاتھوں سے مجھے مت چھوا کرو"

ہانیہ ماتھے پر شکنیں لا کر انکھیں دکھاتی ہوئی شیر دل سے بولی تو شیر دل کے چہرے کے تاثرات سنجیدہ ہوئے اِس طرح توہین آمیز رویہ کا وہ عادی نہیں تھا یا پھر کسی میں کہاں اتنی جرات تھی کہ وہ اُس کی انسلٹ کرے۔۔۔ مگر شیر دل ہانیہ کی بات کو نظر انداز کرتا ہوا وارڈروب میں سے اُس کے لیے ڈریس نکال کر لے آیا

"میں تمہیں نہیں چھوڑ رہا تم غصّہ مت کرو تمہاری صحت کے لیے اچھا نہیں ہے۔۔۔ یہ ڈریس خاص آج کے دن کے لئے آرڈر کیا تھا تمہارے لئے اِسے پہن کر تیار ہو جاؤ"

شیر دل ہانیہ کی طرف خوبصورت لباس بڑھاتا ہوا نرمی سے بولا اُس کے محبت بھرے لہجے میں ابھی بھی کوئی فرق نہیں آیا تھا

ہانیہ نے سلگتی ہوئی نگاہوں سے اُس قیمتی لباس کی طرف دیکھا اور دوسری غصّے بھری نگاہ اُس نے شیر دل کے چہرے پر ڈالی۔۔۔ ہانیہ وہ ڈریس شیر دل کے ہاتھ سے کھینچ کر ہینگر سمیت فرش پر پھینک چکی تھی

"لائٹر دو"

ہانیہ غصّے بھرے لہجے میں شیر دل سے بولی

"ہانیہ پلیز"

شیر دل جان گیا تھا کہ ہانیہ غصّے میں کیا کرنے والی ہے اِس لیے نرمی سے بولا

"سنا نہیں تم نے کیا بولا میں نے لائٹ دو مجھے"

اب کی بار ہانیہ غصّے میں زور سے نہ صرف چیخی تھی بلکہ خود آگے بڑھ کر اس نے شیر دل کی پاکٹ سے لائٹر نکال کر شیر دل کو پیچھے دھکیلا۔۔۔

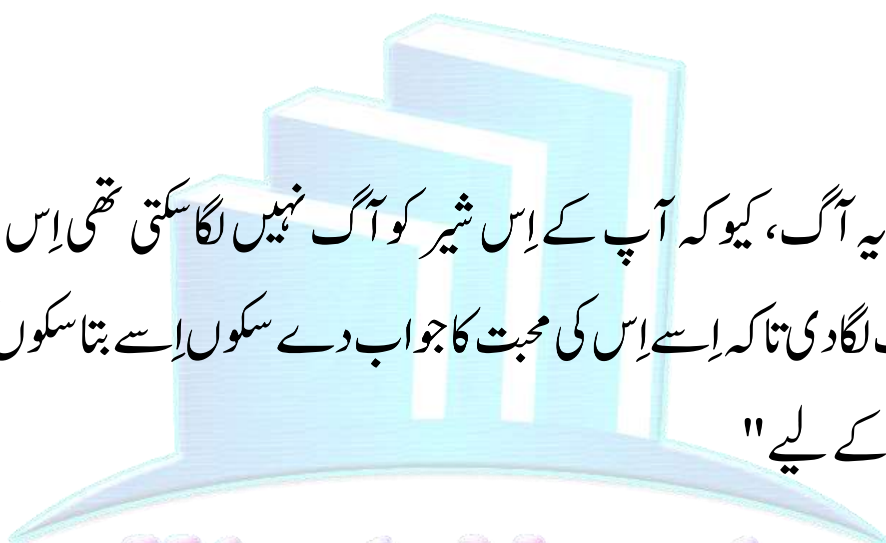
شیر دل خاموش کھڑا ہانیہ کو اپنا غصّے نکالتا دیکھتا رہا جو ہانیہ اُس ڈریس کو جلا کر نکال رہی تھی

"یہ اوقات ہے میری نظر میں تمہاری اور تمہارے آرڈر کئے ہوئے اِس ڈریس کی"

ہانیہ غصّے بھرے لہجے میں شیر دل سے بولی وہ خاموشی سے ہانیہ کی بات سن کر نیچے فرش پر پڑے لباس کو جلتا ہوا دیکھنے لگا جو وہ بہت محبت سے ہانیہ کے لئے لایا تھا

"یہ آگ کیسے لگی، میرے خدا یہ کیا ہو گیا ہے۔۔۔خاموش کھڑے ہو شیر "

رملہ شیر دل کے کمرے میں آتی ہوئی گھبرا کر بولی وہ خود بھی اس وقت پارٹی میں جانے کے لیے تیار لگ رہی تھی



"میں نے لگائی ہے یہ آگ، کیوکہ آپ کے اِس شیر کو آگ نہیں لگا سکتی تھی اِس لئے اِس کے لائے ہوئے ڈریس کو آگ لگادی تاکہ اِسے اِس کی محبت کا جواب دے سکوں اِسے بتا سکوں کہ کتنی نفرت ہے میرے دل میں اِس کے لیے"

ہانیہ غصّے میں رملہ کو دیکھ کر بولی تو شیر دل کا چہرہ ضبط سے سرخ ہو گیا

"تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا ہانی یہ کوئی حرکت ہے کرنے والی"

رملہ اس کو ڈانٹتی ہوئی بولی اور جگ میں بھرے پانی سے آگ بجھانے لگی

"اب آپ اِس کو ڈانٹنے مت لگ جایئے گا یہ پارٹی میں نہیں جانا چاہتی ایسا کریں آپ وہاں جا کر سارے گیسٹ سے ایکسکیوز کرلیں کہ شیر دل اپنی وائف کے ساتھ پارٹی میں شرکت نہیں کر سکتا کوئی بھی ریزن پیش کردیے گا"

شیر دل رملہ کو ہانیہ پر غصہ کرتے دیکھ کر بولا۔۔۔ رملہ کے دو دن پہلے بے ہوش ہونے پر ہانیہ کا دل رملہ کی طرف سے نرم پڑ چکا تھا مگر وہ شیر دل کو بالکل رعایت دینے کو تیار نہیں تھی

"ایسا نہیں ہوتا یہ جائے گی ہمارے ساتھ پارٹی میں، جاؤ تم باہر ویٹ کرو میں اِس کو لے کر آتی ہوں تھوڑی دیر میں"

رملہ شیر دل سے بولتی ہوئی وارڈروب سے ہانیہ کے لئے دوسرا لباس نکالنے لگی تو شیر دل ہانیہ کے غصّے سے بھرے چہرے پر نظر ڈال کر وہاں سے چلا گیا

******

اسے نہیں معلوم تھا کہ رملہ ہانیہ کو کیسے راضی کر کے یہاں لائی تھی۔۔۔ہانیہ بالکل خاموش گاڑی میں بیٹھی ہوئی تھی شیر دل تھوڑی دیر بعد اُس کے سنجیدہ چہرے پر نظر ڈال لیتا وہ اسی بات کا شکر ادا کر رہا تھا کہ ہانیہ اس کے یہاں آنے لیے رضامند ہوچکی تھی۔۔۔ ہوٹل کے پارکنگ ایریا میں گاڑی رکی تو شیر دل میں گاڑی سے اتر کر ہانیہ کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولا۔۔۔اس نے ہانیہ کے آگے ہاتھ بڑھایا اُس نے ہانیہ کے آگے اپنا ہاتھ بڑھایا جسے تھامنے کی بجائے ہانیہ شیر دل کو غصّے میں دیکھنے لگی

"ہانی میری جان اگر تم میری بات رکھنے کے لیے یہاں آگئی ہو تو بیٹا اپنے رویہ میں تھوڑی سی لچک لے کر آؤ، یہاں ہمارے بہت سے ریلیٹوز اور کلوز فرینڈز موجود ہیں تمہارے اِس طرح کے ایٹیٹیوڈ سے انہیں باتیں بنانے کا موقع مل جائے گا"

رملہ نے ہانیہ کا ہاتھ شیر دل کے بڑھے ہوئے ہاتھ پر رکھتے ہوئے اُس کو بولا

"تو یعنی اب آپ اِس کے ساتھ مل کر مجھے کسی پپٹ کی طرح ٹریٹ کریں گیں"

ہانیہ رملہ سے شکوہ کرتی ہوئی اپنا ہاتھ شیر دل کے ہاتھ دیکھتی بولی

"تم کوئی پپٹ نہیں شیر دل کی وائف ہو جیسے مرضی اچھا ہے ویسے رہو، صرف تھوڑا سا وقت گزار کر اگر تمہیں اچھا نہیں لگے تو بے شک واپس گھر چلی جانا"

شیر دل نرمی سے ہانیہ کا ہاتھ تھامے اُس سے بولا تو ہانیہ ایک بے زار سی نظر شیر دل پر ڈال کر سامنے دیکھنے لگی

ہوٹل کے اندر داخل ہوتے ہی ہانیہ کی نظر عزیر اور صائمہ پر پڑی جنہیں دیکھ کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی

"آؤ پہلے ڈاکٹر صاحب سے مل لیتے ہیں"

شیر دل ہانیہ کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ کر اُس سے بولا تو ہانیہ اقرار میں اپنا سر ہلا کر شیر دل کے ساتھ ڈاکٹر عزیر اور صائمہ کی جانب بڑھی

وہ دونوں ہی ہانیہ کے ساتھ ساتھ شیر دل سے بھی بہت اچھے طریقے سے ملے شیر دل نے بھی بات کرتے ہوئے ان دونوں میاں بیوی کو محسوس نہیں ہونے دیا کہ دو دن پہلے اُن لوگوں کے درمیان اُس کے گھر میں کوئی تلخ گفتگو ہوئی تھی

"ہانیہ باقی سب لوگوں سے بھی مل لیتے ہیں"

کافی دیر عزیر صائمہ سے گفتگو کرنے کے بعد شیر دل اپنائیت بھرے لہجے میں ہانیہ سے مخاطب ہوا

"مجھے نہیں ملنا اور کسی سے تم اپنے ریلیٹوز اور فرینڈ وغیرہ سے خود جا کر مل لوں"

ہانیہ کے انکار کرنے پر شیر دل خاموش ہو گیا اور وہاں سے جانے لگا

"ہانیہ بیٹا بری بات ہے ہم دونوں ابھی یہی پر موجود ہیں آپ جا کر شیر دل کے فرینڈز وغیرہ سے مل لیں"

عزیر ہانیہ کو نرمی سے ٹوکتا ہوا بولا تو ہانیہ کو مجبوراً نہ چاہتے ہوئے بھی شیر دل کے ساتھ جانا پڑا

"تم سمجھتے کیا ہو خود کو یوں مجھ سے اپنی بات منوا کر"

عزیر اور صائمہ کے پاس سے اٹھنے کے بعد ہانیہ شیر دل کو دیکھ کر دبے دبے غصے میں بولی

"اگر تمہیں کسی سے نہیں ملنا تو اِٹس اوکے تم واپس ڈاکٹر صاحب کے پاس چلی جاؤ ویسے بھی ڈاکٹر صاحب نے تمہیں میرے ساتھ چلنے کے لئے بولا میں تو وہاں سے اکیلا جا رہا تھا میرے لئے یہی کافی ہے کہ تم یہاں میرے ساتھ آگئی ہو"

شیر دل ہانیہ کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر نرمی سے بولا اس کے تاثرات سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ اِس کے ساتھ یہ وقت گزارنا نہیں چاہتی۔۔۔ شیر دل اُس سے زبردستی نہیں کر سکتا تھا

"تم کتنی اچھی نیچر کے مالک ہو یہ بات ظاہر مت کرو مجھ پر۔۔۔ تنہائی میں میرے قریب آکر جس طرح تم نے اپنی اوقات مجھے دکھائی ہے ناں، مجھ سے بہتر تمہیں کوئی نہیں جان سکتا۔۔۔ اب تو میں ضرور ملنا چاہوں گی تمہارے سارے ریلیٹوز اور دوستوں سے تاکہ انہیں بھی تمہاری اوقات بتاسکوں کے ایک لڑکی کی حیثیت تمہاری نظر میں اصل میں ہے کیا"

ہانیہ غصّے میں بھری شیر دل کو دیکھتی ہوئی بولی تو شیر دل کے چلتے قدم ہانیہ کی بات پر وہی رک گئے تو ہانیہ کو بھی روکنا پڑا

"ہانیہ پلیز یہاں ایسی کوئی بات مت کرنا جو میرے لیے شرمندگی سے زیادہ پریشانی کا سبب بنے، یہاں ہر طرح کے لوگ موجود ہیں جو تمہاری بات کو غلط رنگ دے کر پیش کریں گے۔۔۔ اگر تمہیں کسی سے نہیں ملنا تو میں تمہیں ملنے کے لیے فورس نہیں کررہا"

شیر دل ہانیہ کا چہرہ دیکھتا ہوا اسے تحمل سے سمجھانے لگا، جس پر ہانیہ کو ہنسی آنے لگی

"ارے یہ کیا تم تو میری باتوں سے ایک دم ٹینشن میں آگئے تم تو شیر ہو ناں، شیر ایسے ڈرتے ہوئے تھوری نہ اچھے لگتے ہیں اور تم تو مجھ سے محبت کا دعویٰ بھی کرتے ہو، چلو آج تمہاری محبت کو آزما ہی لیتی ہوں۔۔۔بقول تمہارے کہ تمھیں مجھ سے محبت ہے تو جو کچھ تم نے میرے ساتھ کیا یہاں سب کے سامنے مجھ سے اس کی معافی مانگو، میں سچ میں مان جاؤں گی واقعی تم مجھ سے سچی محبت کرتے ہو"

ہانیہ شیر دل کو چیلنج کرتی بولی تو شیر دل خاموش ہو کر اُس کا چہرہ دیکھنے لگا

"محبت کرنے میں اور خالی خالی دعویٰ کرنے میں بہت فرق ہوتا ہے مسٹر شیر دل"

ہانیہ شیر دل کو وہی کھڑا دیکھ کر طنزیہ لہجے میں بولتی وہاں سے جانے لگی تو شیر دل نے ہانیہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے روک لیا

******

گھر آنے کے بعد وہ بالکل گُم سم سی ہوگئی تھی اُسے بالکل یقین نہیں تھا کہ بھری محفل میں اتنے لوگوں کے بیچ نہ صرف شیر دل نے اُس سے اپنے کیے معافی مانگی تھی بلکہ سب کے سامنے اُس سے اپنی محبت کا اعتراف بھی کیا تھا

"کیا ہوا طبیعت تو ٹھیک ہے تمہاری"

بیڈروم میں آنے کے بعد ہانیہ کو بالکل خاموش دیکھ کر شیر دل اُس سے پوچھنے لگا تو ہانیہ شیر دل سے بے ساختہ سوال کر بیٹھی

"کب ہوئی تمہیں مجھ سے محبت"

شیر دل جو اپنا کوٹ ہینگ کر رہا تھا، ہانیہ کے پوچھنے پر وہ کوٹ اور ہینگر دونوں کو صوفے پر رکھتا ہوا ہانیہ کے پاس آیا۔۔۔

اُس نے ہانیہ کو اپنے بازوؤں میں تھاما تو ہانیہ نے اب کی بار شیر دل کے چھونے پر کسی طرح کے رد عمل کا اظہار نہیں کیا، وہ اُسے خاموشی سے دیکھتی ہوئی اُس کے جواب کا انتظار کرنے لگی

"اُس دن تمہیں اپنے سامنے روتا ہوا دیکھ کر میرے دل کو خوش ہونا چاہیے تھا کیو کہ میں تم سے اپنا بدلہ لے چکا تھا مگر میں اُس پل اندر سے خوش نہیں تھا، تمہارے وہاں سے جانے کے بعد کتنے دنوں تک بار بار تمہارا روتا ہوا چہرہ آنکھوں کے سامنے آجاتا جسے شروع میں، میں نے غصّے میں جھٹکنا چاہا، پر کامیاب نہیں ہو سکا۔۔۔ بار بار تمہارا خیال میرے دل میں آنے لگا تو مجھے پریشانی سی ہونے لگی، پھر تمہیں سوچ کر خود پر عجیب گھبراہٹ سی طاری ہونے لگی، اپنے لیے فکر سی ہونے لگی کہ یہ کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ۔۔۔ آخر کیوں تم میرے ذہن پر بری طرح سوار ہو چکی ہو، تب آہستہ آہستہ یہ بھید مجھ پر کھلا کہ میرا دل تم سے محبت کر بیٹھا ہے، میں نے تمہیں بہت ڈھونڈا، بہت تلاش کیا۔۔۔ جب تھک گیا تو دعاؤں میں مانگنا شروع کر دیا تمہیں، جس دن تمہارے بارے میں معلوم ہوا تو اُس دن خود سے عہد کر لیا تھا میں نے کہ اب کبھی تمہیں اپنے سے دور نہیں جانے دوں گا۔۔۔ محبت کے ساتھ اُس میں میری خود غرضی بھی شامل ہو گئی تبھی تمہیں بتائے بغیر کہ میں کون ہوں تمہیں اپنا بنا لیا"

شیر دل خاموش ہوا تو ہانیہ بھی خاموش کھڑی اُس کا چہرہ دیکھتی رہی شیر دل اُس کے چہرے پر جھکتا ہوا اپنے ہونٹ ہانیہ کے ہونٹوں پر رکھ چکا تھا

اُس کی قربت کو محسوس کر کے ہانیہ ایک دم ہوش میں آئی اور پیچھے ہٹی

"تمہارا معافی نامہ اور اظہارِ محبت سننے کے باوجود میں اپنے اندر موجود نفرت کو ختم نہیں کر سکتی نہ ہی تمہیں معاف کر سکتی ہوں سنا تم نے"

وہ شیر دل کو دیکھ کر غراتی ہوئی بولی۔۔۔ وہ آخر کیوں اِس شخص کے جذبے کے آگے ہار مان سکتی تھی جس نے اُس سے اُس کا سب کچھ چھین لیا تھا

ہانیہ کا جواب سن کر شیر دل دوبارہ اُس کے قریب آکر نرمی سے ہانیہ کو اپنے حصار میں لے چکا تھا

"اپنی محبت کے بدلے میں تم سے محبت نہیں مانگوں گا نہ ہی یہ بولوں گا کہ تم مجھے معاف کردو میں جانتا ہوں بہت زیادہ برا کر چکا ہوں میں تمہارے ساتھ، اِس لیے جب تک تم مجھے دل سے معاف نہیں

کر دیتی میں تب تک انتظار کروں گا، بس مجھے خود سے محبت کرنے سے مت روکو، یہ کام خود میرے اختیار میں نہیں ہے"

شیر دل بولتا ہوا ایک بار پھر ہانیہ کے ہونٹوں پر جھکا۔۔۔

ہانیہ کے ہلکے پھلکے احتجاج کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے وہ ہانیہ کو بیڈ پر لٹانے لگا

"شیر دل ہٹو پیچھے"

اپنی گردن پر شیر دل کے ہونٹوں کا لمس محسوس کر کے ہانیہ شیر دل سے گھبراتی ہوئی بولی۔۔۔نہ جانے اِس کی سختی کہاں جا سوئی تھی

وہ شیر دل کی انگلیاں اپنے پیٹ پر محسوس کرتی بے چین ہونے لگی اِس سے پہلے وہ شیر دل کا ہاتھ اپنے اوپر سے ہٹاتی، شیر دل دونوں طرف کندھوں پر سے اُس کی شرٹ نیچے سر کا چکا تھا۔۔۔ جس پر ہانیہ کا بے اختیار ہاتھ اٹھا اور شیر دل کے گال پر تھپڑ کی صورت پڑا

"میری بات سمجھ نہیں آرہی ہے کہ میں کیا بول رہی ہوں تمہیں،،مت چھوؤں مجھے، پیچھے ہٹ جاؤ"

ہانیہ اپنے اوپر جھکے شیر دل کو دیکھ کر بولی جس کے بعد شیر دل نے اُسے اگلی بات بولنے کا موقع نہیں دیا

وہ ہانیہ کے غصّے کی پرواہ کیے بغیر اپنے ہونٹوں سے اُس کی سانسیں قید کرچکا تھا۔۔۔ہانیہ نے اُس کا سینہ اپنے ناخنوں سے زخمی کرنے کے بعد اُسے پیچھے ہٹانا چاہا تب بھی شیر دل نے ہانیہ کے ہونٹوں آزاد نہیں کیا

جب وہ تھک ہار کر شیر دل کی گرفت میں بالکل ساکت ہوگئی تب شیر دل اُس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں کی قید سے آزاد کرتا ہانیہ کا شرم اور غصّے سے سُرخ چہرا دیکھنے لگا۔۔۔

شیر دل کی حرکت پر ہانیہ کا بے اختیار دوبارہ ہاتھ اٹھا اور اُس کے دوسرے گال پر پڑا

"تم اپنے غصّہ اور نفرت کی انتہا دکھا دو، میں تمہیں اپنی محبت کی انتہا دکھا کر تمہارے اندر موجود اپنی نفرت کو محبت میں بدل دوں گا"

شیر دل ہانیہ سے بولتا ہوا اُس کی گردن پر اپنے ہونٹ رکھ کر سینے تک لے آیا۔۔

اُسکی بے باک سی کاروائی پر ہانیہ پر غصّہ کا عنصر غائب، اور شرم کا عنصر غالب ہونے لگا۔۔ وہ اپنی آنکھیں بند کیے اور دونوں ہونٹوں کو سختی سے آپس میں بھینچے شیر دل کی شدتوں کو برداشت کرنے پر مجبور تھی

"بس۔۔۔اب دور ہو جاؤ، پیچھے ہٹ جاؤ پلیز"

ہانیہ اُس کے منہ زور جذبات پر گھبراتی ہوئی شیر دل سے بولی

"تم چاہو تو اِس وقت میری جان لے لو مگر دور جانے بات مت کرو اِس وقت میں یہ کام نہیں کر سکتا"

مدہوشی کے عالم میں بولتا ہوا وہ آہستہ آہستہ ہانیہ پر مکمل قابض ہونے لگا

"تم بہت برے ہو شیر دل، میں تم سے نفرت کرتی ہوں۔۔۔ سن رہے ہو ناں تم میری بات۔۔۔ آئی ہیٹ یو۔۔۔"

ہانیہ بولتی ہوئی خود ہی خاموش ہو گئی کیو کہ وہ جان گئی تھی اب شیر دل خود کو مکمل سراب کیے بناء پیچھے ہٹنے والا نہیں

میں جذب کر لوں گا ساری تھکاوٹیں تیری

تُو ایک بار میرے بازوؤں میں آتو سہی۔۔۔۔

******

"اتنا کچھ ہو گیا اور آپ نے مجھے بتایا بھی نہیں"

مشی جیسے جیسے رملہ کی باتیں سنتی گئی حیرتوں کے پہاڑ اُس پر ٹوٹتے چلے گئے

"کیا بتاتی جو قیامت میرے اوپر ٹوٹی شیر تو اس سے بالکل بھی واقف نہیں، میری ہی سگی بیٹی کے ساتھ اُس نے۔۔۔ بعد میں کمرے میں آکر مجھ سے معافی مانگ کر گیا تھا، اُسے کس دل سے میں نے معاف کیا ہے یہ میرا دل ہی جانتا ہے۔۔۔ اور ہانیہ وہ الگ یہ سمجھ رہی تھی کہ شیر سے اُس کی شادی کروانے میں جیسے میرا ہاتھ ہے بہت مشکلوں سے اس کو منایا ہے"

رملہ مشی سے اپنا دکھ کہتی ہوئی خود کو ہلکا کرنے لگی اتنے دنوں سے وہ مشی سے کونٹیکٹ کر کے اُس کی خیریت بھی معلوم نہیں کر پائی تھی

"پہلے تو مجھے اپنے کیے پر ندامت ہو رہی تھی اب تو صاف محسوس ہو رہا ہے جو بھائی نے ہانیہ کے ساتھ جو کیا، اس کے بدلے میں مجھے اتنی بڑی سزا ملی۔۔ شدید افسوس ہو رہا ہے مجھے بھائی کی حرکت پر یعنی خود چاہے تو کسی دوسری لڑکی کے ساتھ کچھ بھی کر سکتے ہیں وہ مرد ہیں تو اُن کو سب معاف ہے اور اگر یہی سب کچھ ان کی بہن کے ساتھ ہو جائے یا بہن سے غلطی ہو جائے تو بات عزت پر بن آتی ہے۔۔۔ واہ اِن مردوں کا انصاف"

مشی رملہ سے تلخی سے بولتی ہوئی فون رکھ چکی تھی مگر شیر دل کا سوچ کر اسے ابھی بھی غصہ آرہا تھا۔۔۔اپنا موبائل وہی چھوڑ کر وہ کمرے سے جانے والی تھی تب اُس کے موبائل پر میسج آیا

"کل چودھویں کی رات تھی، شب بھر رہا چرچا تیرا۔۔۔

کچھ نے کہا یہ چاند ہے کچھ نے کہا چہرا تیرا۔۔۔

ہم بھی وہاں موجود تھے ہم نے بھی سب دیکھا کے۔۔۔۔

ہم چپ رہے کچھ نہ کہا منظور تھا پردہ تیرا۔۔۔۔

دلاور کے موبائل سے آیا میسج دیکھ کر مشی کا مزید دماغ گھوم گیا۔۔۔اِس سے پہلے وہ کمرے سے نکل جاتی اُس کے موبائل پر دلاور کی کال آنے لگی

"جب انسان کو ٹینشن ہو تو اُسے گانے یا شاعری ٹیکس کرنے کی بجائے اپنا سر پھاڑ لینا چاہیے"

مشی دلاور کی کال ریسیو کرتی ہوئی اُس کے کچھ بھی بولنے سے پہلے خود بول اٹھی

"مجھے اِس وقت ٹینشن نہیں تھی بلکہ آپ کا حال چال پوچھنے کے لیے آپ کو میسج کر دیا تھا"

دلاور آفس میں موجود سیدھے لفظوں میں بول نہیں پایا کہ وہ اُس کو اِس وقت مس کر رہا تھا تبھی اُس کو میسج کے ذریعہ اپنا حالِ دل بیان کرنے لگا تھا

"حال چال تو میرا ایسے کال کر کے پوچھ رہے ہو جیسے بڑی پرواہ کرتے ہو میری"

مشی اُس سے طنزیہ لہجے میں گویا ہوئی جس پر دلاور بے ساختہ بولا

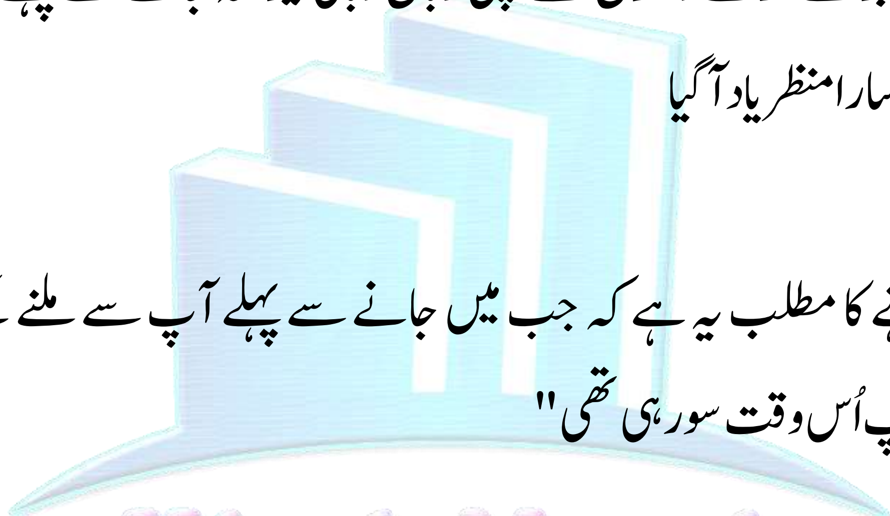
"کیوں ایسا لگا آپ کو کہ میں آپ کی پرواہ نہیں کرتا"

وہ کرسی سے تھوڑا آگے ہو کر اپنی دونوں کہنیاں ٹیبل پر ٹیکتا ہوا مشی سے سنجیدگی سے پوچھنے لگا

"اگر میری پرواہ کرتے تو جانے سے پہلے مجھے جگا کر جاتے، مجھ سے مل کر جاتے"

مشی نے بے ساختہ بولتے ہوئے دانتوں تلے اپنی زبان دبالی کیونکہ جانے سے پہلے وہ جو کہہ کر اور کر کے گیا تھا مشی کو وہ سارا منظر یاد آگیا

"یعنٰی آپ کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ جب میں جانے سے پہلے آپ سے ملنے کے لیے زرش کے کمرے میں آیا تھا آپ اُس وقت سو رہی تھی"



دلاور ہونٹوں پر آئی مسکراہٹ چھپاتا ہوا مشی سے پوچھنے لگا

"اچھا ایسا بھی کوئی سین ہوا تھا مجھے تو بالکل خبر نہیں"

مشی انجان بننے کی اداکاری کرتی ہوئی دلاور سے بولی تو دلاور مسکرا دیا

"پھر تو آپ اِس بات سے بھی انجان ہو گیں کہ آپ کے آنسوؤں کا ذائقہ نمکین نہیں بہت میٹھا ہے"

دلاور ہونٹوں پر آئی دلفریب مسکراہٹ چھپاتا ہوا پیچھے کرسی سے ٹیک لگا کر مشی سے بولنے لگا جس پر مشی کا دل زور سے دھڑکا بے ساختہ اُس کے گالوں پر سرخی اتر آئی

"معلوم نہیں تم کیا بات کر رہے ہو مجھے تو کچھ سمجھ میں نہیں آئی تمہاری بات"

مشی اپنی جھینپ مٹاتی ہوئی آہستہ آواز میں دلاور سے بولی۔۔۔دلاور اُس سے اِس طرح بات بھی کر سکتا تھا اُسے یقین نہیں تھا

"مجھے معلوم ہے ابھی آپ کو کچھ سمجھ نہیں آئے گا اب یہ بات میں آپ کے پاس آکر روبرو آپ کو سمجھاؤں گا"

دلاور مشی کی خاموشی سے اندازہ لگا چکا تھا کہ اُس کی کہی ہوئی بات پر مشی کی پلکیں جھک گئی ہو گیں۔۔۔ کاش اِس وقت وہ مشی کا حسین چہرہ دیکھ سکتا

"تو پھر دوبارہ کب آرہے ہو"

تھوڑے وقفے کے بعد مشی کے پوچھے گئے سوال پر دلاور کے ہونٹوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی

"اگر آپ کا دل مجھے یاد کر رہا ہے تو آپ حکم دیں میں ابھی دوڑا چلا آتا ہوں آپ کے پاس"

دلاور ٹیبل پر رکھا ہوا سگریٹ کا پیکٹ اور لائٹر اٹھاتا ہوا سنجیدہ لہجے میں مشی سے بولا

"اب میرا دل اتنا بھی فارغ نہیں ہے جو تمہیں یاد کرنے بیٹھ جائے"

مشی پل بھر میں اس کی خوش فہمی کو ہوا کرتی ہوئی بولی

"کاش کہ دلاور کی زندگی میں کوئی ایسا پل آجائے جب دلاور کو بھی اپنی خوش قسمتی پر ناز ہو کہ کوئی ایسا ہے جو دلاور کو شدت سے یاد کرتا ہے"

دلاور سگریٹ جلانے کے ساتھ افسردگی اپنے لہجے میں شامل کرتا ہوا مشی سے بولا

"تمہارے بابا سائیں اور زرش تمہیں شدت سے یاد کر رہے ہیں، جلدی آجاؤ"

مشی ہونٹوں پر آئی حسین مسکراہٹ کو چھپاتی ہوئی دلاور سے بولی

"مجھ سے اِس وقت صرف اپنی بات کریں کسی دوسرے کی نہیں یہ بتائیے آپ یاد کر رہی ہیں کہ نہیں"

وہ سگریٹ پھونکتا ہوا لہجے میں گہری سنجیدگی لائے مشی سے بولا

"چلو مان لو کہ میں بھی تمہیں یاد کر رہی ہوں، ویسے بھی دونوں بار تمہارے جانے سے ہمارے بیچ کچھ ادھورا رہ گیا تھا اچھا ہے وہ کام بھی پورا ہو جائے گا"

مشی کے بولنے پر دلاور شاکڈ سا کرسی سے گرتے گرتے بچا

"ہم دونوں کے بیچ جو ادھورہ رہ گیا تھا۔۔۔مطلب کیا رہ گیا تھا؟؟"

دلاور گہری سوچ میں ڈوبا مشی پوچھنے لگا۔۔ پچھلی ملاقات میں کیا وہ اور بھی کچھ توقع کر رہی تھی دلاور سے۔۔۔اور اُس سے پہلے یعنٰی جب وہ مشی کی جیولری اتار رہا تھا،اور پھر اُس نے مشی کو روتا ہوا دیکھ کر سونے کا بول دیا تھا۔۔ تو کیا وہ اُس وقت بھی چاہتی تھی کہ اُن دونوں کی بیچ سب کچھ مکمل ہو جائے یعنی اُن دونوں کا رشتہ۔۔۔۔

"دلاور تم بھی ناں ایک نمبر کے بھلکڑ ہو، بھول گئے ہم دونوں کے بیچ کمپٹیشن ہونا تھا جو جیتے گا ہارنے والا اُس کی بات مانے گا۔۔۔ یہ ہم دونوں میں طے ہوا تھا"

مشی دلاور کی غائب دماغی کو موبائل پر محسوس کر چکی تھی تبھی اُس کو یاد دلاتی ہوئی بولی جس پر دلاور آہستہ سے ہنسا

"تو آپ پنجہ لڑانے کے لئے مجھے آنے کی دعوت دے رہی ہیں"

دلاور اب نارمل لہجے میں اسموکنگ کرتا مشی سے پوچھنے لگا

"ارے تم یہ سوچ کر یہاں آؤ کہ اگر تم مشی سے جیت گئے تو میدان مار لو گے"

مشی اُس کو جیتنے کا لالچ دیتی ہوئی بولی جس پر دلاور مسکرا دیا

"آپ کو مجھ سے جو بات منوانی ہو ویسے ہی بول دیں میں مان لوں گا۔۔۔ مجھ سے پنجہ لڑا کر اپنی ننھی سی جان پر کیوں ظلم کرنے کا سوچ رہی ہیں"

دلاور منہ سے سگریٹ کا دھواں نکلتا ہوا مشی سے بولا

"بڑا کونفیڈنس ہیں خود کی جیت پر"

مشی دونوں آئی برو اونچی کر کے بولتی ہوئی بیڈ سے اٹھ کر کمرے سے باہر نکلی

"میں جمعے کی شام کو آرہا ہوں پھر آپ سے ملاقات ہوتی ہے"

دلاور سگریٹ کا بچا ہوا ٹکڑا ایش ٹرے میں پھینک کر مشی کو اپنے آنے کی اطلاع دیتا بولا تو مشی اُس کے آنے کا سن کر مسکراتی ہوئی کال بند کر چکی تھی

"یہ لیں پانی پی لیں، دلاور سے بات کر رہی تھی جمعے کی شام کو آرہا ہے۔۔۔ میں زرش کو دیکھ کر آتی نہ جانے کہاں ہے اتنی دیر سے"

مشی اپنے سُسر کو جو کافی دیر سے کھانس رہا تھا پانی دے کر اُسے دلاور کے آنے کی اطلاع دیتی زرش کو ڈھونڈنے کے لیے چھت پر جانے لگی

******

"شاید کوئی چھت پر آرہا ہے"

مشی سیڑھیاں چڑھتی ہوئی چھت پر آرہی تھی تبھی اُسے زرش کی گھبراتی ہوئی آواز آئی جب تک مشی چھت پر پہنچی وہ دوسری چھت پھلانگتا ہوا وہاں سے جا چکا تھا۔۔۔زرش سفید پڑتا چہرہ لیے مشی کو دیکھنے لگی

"کون تھا وہ"

مشی جو کسی لڑکے کو چھت پھلانگتے ہوئے دیکھ چکی تھی زرش کے گھبرائے ہوئے چہرے کو دیکھ کر اُس سے پوچھنے لگی

"کک۔۔۔کون تھا کوئی بھی تو نہیں بھابھی"

زرش تھوڑا گھبرا کر اٹکتی ہوئی مشی سے بولی اور مشی کی نظروں اور سوال سے بچنے کے لیے چھت سے نیچے جانے لگی

"زرش میری ایک بات یاد رکھنا کچی عمر کی محبت صرف اور صرف رسوائی کا سبب بنتی ہیں اور کچھ نہیں"

مشی رزش کی لڑکھڑاتی ہوئی زبان اور چہرے کی سفید اڑی ہوئی رنگت کو دیکھ کر معاملے کی تہہ تک پہنچ چکی تھی تبھی اُس کو سمجھاتی ہوئی بولی اور خود سیڑھیوں سے اتر کر نیچے جانے لگی

****

"مہرین بند کرو اپنی بکواس روز روز تمہارے طنز سن کر میں تنگ آچکا ہوں"

حسام چائے سے بھرا ہوا کپ میز پر پٹختا ہوا مہرین پر چلایا جس کا مہرین پر کوئی خاص اثر نہیں ہوا تھا کیونکہ وہ خود غصے میں بھری ہوئی بیٹھی تھی

"تم مجھ سے تنگ آچکے ہو حسام ارے تنگ تو میں تم سے آچکی ہوں۔۔۔اگر تمہیں اُس سے اتنی ہی محبت تھی تو اُس کو چھوڑ کر تم نے مجھ سے شادی کیوں کی"

مہرین میز پر زور سے ہاتھ مارتی ہوئی چیخ کر بولی تو میز پر رکھے ہوئے ناشتے کے برتن بھی بج اٹھے۔۔۔ حسام مہرین کی بات سن کر اپنا غصّہ ضبط کرتا چل کر مہرین کے پاس آیا

"تمہاری اطلاع کیلئے عرض ہے شادی ہوچکی ہے اُس کی چند دنوں پہلے اُسی شیر دل کے ساتھ اِس لیے اب میرا نام اُس کے نام کے ساتھ جوڑ کر مجھے اُس کے نام کے طعنے دینا بند کرو"

حسام غصّے کے باوجود مہرین کو سمجھاتا ہوا بولا تو مہرین کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی اور حسام کے سامنے آتی ہوئی بولی

"اگر اُس کی شادی ہوچکی ہے تو یہ بات تم اپنے آپ کو سمجھاؤ نا کہ مجھے، پہلے تم جاگتے میں اُس کے خیالوں میں کھوئے رہتے تھے اب تم نیند میں بھی اُس کا نام پکارتے ہو۔۔ کاش کہ مجھے پہلے معلوم ہو جاتا تم اُس کی محبت میں مکمل ڈوب چکے ہو تو میں کبھی بھی تم سے شادی نہیں کرتی"

مہرین اپنی قسمت پر افسوس کرتی بولی۔۔۔ اسے بٹے ہوئے انسان کے ساتھ زندگی گزارنا بہت مشکل ترین کام لگ رہا تھا ساتھ ہی اُس کو اپنے مستقبل تاریک نظر آرہا تھا

"اگر اب تم نے میرے سامنے اُس کا نام لیا تو میں تمہیں بھی طلاق دے دو گا، کیو کہ تم جیسی شکی مزاج عورت کے ساتھ گزارا کرنا بہت مشکل کام ہے"

حسام مہرین کو دھمکی دیتا ہوا آفس کے لیے نکل گیا

اسے نہیں معلوم تھا کہ مہرین سچ بول رہی ہے یا اپنی طرف سے باتیں بنا رہی ہے، وہ نہیں جانتا تھا لیکن کل ہی اسے پتہ لگا کہ شیر دل ہانیہ سے شادی کر چکا ہے جس کے بعد وہ رات کافی دیر تک ہانیہ کے بارے میں سوچتا رہا



******

شیر دل نے آفس سے واپس گھر آنے کے بعد اپنے بیڈ روم میں قدم رکھا تو ہانیہ کو آئینے کے سامنے کھڑا پایا وہ شاید کہیں جانے کے لئے تیار ہو رہی تھی

"کہیں جانے کی تیاری ہے کیا"

شیر دل ہانیہ کے پاس آتا اُس سے اچھے موڈ میں سوال کرنے لگا تو ہانیہ کے خود پر پرفیوم کرتے ہاتھ رک گئے وہ ابرو اچکا کر شیر دل کی طرف دیکھنے لگی

"تو تمہیں کیا لگ رہا ہے میں تمہارے لئے تیار ہو رہی ہوں"

اس نے اپنے طنز سے شیر دل کے اچھے موڈ کا ستیاناس کرنا چاہا۔۔۔ وہ نہ تو اُس کو خود سے مخاطب کرتی تھی نہ ہی چاہتی تھی کہ شیر دل اُس سے کوئی بات کرے۔۔۔ جبھی شیر دل کے نارمل باتوں کے جواب میں اُس کو جلی کٹی باتیں سناتی تھی مگر شاید سامنے کھڑا یہ شخص کوئی صدا کا ڈھیٹ انسان تھا جو اُس کے اتنے تحقیر آمیز رویہ پر بھی اُس پر جان چھڑکتا تھا

"میرے لیے تیار نہ ہو تب بھی کوئی مسئلہ نہیں تم مجھے ہر روپ میں دل و جان سے قبول ہو"

شیر دل ہانیہ کا کارُخ اپنی جانب کرتا اس کی تیاری کا تفصیلی جائزہ لیتے ہوئے ہانیہ کو پُر شوق نگاہوں سے دیکھتا ہوا بولا وہ اِن دنوں اُس کو پانے کے بعد بے حد خوش تھا اِس لئے اُس کی باتوں کا برا نہیں مانتا تھا

"کاش کہ میں بھی تم کو تمہارے بولے گی لفظ لوٹا سکتی مگر میں یہ نہیں بول سکتی کہ میں بھی تمہیں ہر روپ میں قبول کر چکی ہوں"

ہانیہ شیر دل پر طنز کرتی بے ذار سے لہجے میں بولتی ہوئی اُس کے ہاتھ اپنے شانوں سے ہٹا چکی تھی جس پر شیر دل کی مسکراہٹ پھیکی پڑ گئی

"قبول تو تم مجھے کر چکی ہو چاہے انجانے میں ہی سہی ہمارا نکاح زور زبردستی سے نہیں بلکہ تمہاری دلی رضامندی سے ہوا ہے۔۔۔ میرے لئے یہی کافی ہے کہ تم جائز رشتے میں بندھ کر مجھ سے جڑ چکی ہو"

ہانیہ سے شیر دل کی بات پر کوئی جواب نہیں بن پڑا تو وہ شیر دل کو گھورتی ہوئی اپنا ہینڈ کلچ ڈریسنگ ٹیبل سے اٹھانے لگی تاکہ کمرے سے باہر نکل جائے

"خفا کیوں ہو رہی ہو یار میں نے کوئی غلط بات تو نہیں بولی تم سے، اتنا غصّہ مت کیا کرو ہر وقت"

شیر دل کو اندازہ ہو گیا تو وہ اُس کی بات پر اب کمرے سے جانے والی ہے تبھی شیر دل ہانیہ کی کمر میں اپنے دونوں بازو حمائل کرتا ہوا پیار بھرے لہجے میں بولا ویسے بھی جو کنڈیشن آج کل کے دنوں میں اُس کی تھی ایسے میں ہانیہ کا زیادہ غصّے میں رہنا ٹھیک بھی نہیں تھا

"یہ رات کا وقت نہیں ہے جب تم مجھ پر حاوی ہو کر اپنی چلاؤ پیچھے ہٹو"

ہانیہ شیر دل کو دیکھ کر غراتی ہوئے بولی تو شیر دل ہانیہ کی کمر سے اپنے ہاتھ ہٹاتا ہوا آہستہ آواز میں بڑبڑایا

"رات میں ہی سہی 24 گھنٹے میں دو گھنٹے تو مجھے ایسے مئیسر ہوتے ہیں جن میں، میں خود کو اپنے نام کی طرح شیر سمجھو"

شیر دل کی بڑبڑاہٹ پر ہانیہ گھور کر شیر دل کو دیکھنے لگی اِس لئے شیر دل جلدی سے بولا

"نہیں وہ ایسے ہی منہ سے نکل گیا۔۔۔ارے ہاں یاد آیا دوپہر میں ڈاکٹر صاحب کی کال آئی تھی آج ان کی طرف انوائٹیڈ ہیں ہم دونوں ڈنر پر رائٹ میں دس منٹ میں ریڈی ہو جاتا ہوں پھر چلتے ہیں"

اِس سے پہلے ہانیہ کا غصّہ مزید بڑھتا شیر دل جلدی سے بات بناتا ہوا ہانیہ سے بولا وہ واقعی فراموش کر بیٹھا تھا کہ ڈاکٹر عزیر نے دوپہر میں خود اِس کے نمبر پر پرسنلی کال کر کے اپنے گھر آنے کی دعوت دی تھی

"ایسا کرو تم گھر پر ہی رہو، تمہارے وہاں جانے کا کوئی فائدہ نہیں شاید تمہیں وہاں جا کر اچھا محسوس بھی نہ ہو"

ہانیہ اُس کو وارڈروب کی طرف بڑھتا ہوا دیکھ کر بولی تو شیر دل مڑ کر ہانیہ کو سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا

"میرے کہنے پر صائمہ آنٹی نے میری یونیورسٹی کی فرینڈ کو بلایا ہے وہاں لائبہ کے ساتھ ردا بھی موجود ہو گی، ردا وہی لڑکی جس کا تم نے اُس کے باپ سے ایک رات کے لیے سودا کر کے اُس کو یوز کیا تھا بالکل ویسے ہی جسے تم نے حسام کو میری دو راتوں کی قیمت دے کر مجھے دو راتوں تک استعمال کیا تھا"

ہانیہ تحقیر آمیز لہجے میں شیر دل سے بولی جس پر شیر دل کا خجالت سے ایک پل کے لئے رنگ سرخ ہوا مگر دوسرے ہی پل وہ قدم اٹھاتا ہوا ہانیہ کے پاس آیا

"میں نے تمہیں دو راتیں یوز کیا اُس کی معافی میں تم سے مانگ چکا ہوں، اچھا ہے آج وہاں ردا بھی موجود ہے میں اُس سے بھی سب کے سامنے معافی مانگنے کے لیے تیار ہوں اگر وہ یہ کہہ دے کہ میں نے اُس رات اُس کو بھی یوز کیا"



شیر دل ہانیہ کے پاس آکر اُس سے سنجیدگی سے بولتا ہوا ڈریسنگ روم میں چینج کرنے چلا گیا

*****

"اگر تم اس لیے ایسا بول رہی ہو کہ اب وہ میرا شوہر ہے اور مجھے اُس کا کارنامہ سن کر دکھ ہوگا تو ایسا بالکل بھی نہیں ہے"

ہانیہ کو ایک پل کے لئے ردا کی بات سن کر حیرت ہوئی تھی مگر دوسرے ہی پل وہ سنبھلتی ہوئی ردا سے بولی

"نہیں ایسا بالکل بھی نہیں ہے میں سچ بول رہا ہوں اگر تمہارا شوہر اُس رات میرے ساتھ کچھ غلط کرتا تو میں ابھی تک خاموش نہیں بیٹھتی، اُس رات اُس نے میرے ساتھ کچھ بھی نہیں کیا۔۔۔ میں نے اُس کے پرپوزل کو ریجیکٹ کیا تھا شاید اِس بات پر اُس کی ایگو ہرٹ ہوئی ہو یا پھر وہ اِس کو اپنی انسلیٹ سمجھا ہو اور ابو نے بھی اُس کو چیٹ کیا تھا تبھی بدلہ لینے کے لئے تمہارے شوہر نے یہ قدم اٹھایا۔۔۔ وہ اپنے فلیٹ میں مجھے بلا کر اُس رات وہاں رکا نہیں بلکہ وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔ لیکن اِس کے باوجود میں اُس کو شریف آدمی ہر گز نہیں کہوں گی نہ ہی وہ اچھا انسان ہے اپنی دشمنی پوری نکالتا ہے وہ بھی بہت برے طریقے سے"

ردا کی بات پر ہانیہ اور لائبہ ایک دوسرے کو دیکھنے لگیں، یہاں مکس گیدرنگ نہیں تھی جینٹس کا الگ روم میں بیٹھنے کا انتظام تھا جبکہ صائمہ کی دوستیں برابر والے روم میں بیٹھی تھی صرف یہاں وہ تینوں موجود تھیں ردا کے خاموش ہونے پر لائبہ بولی

"جو بھی تم دونوں کے ساتھ ہوا اچھا نہیں ہوا، بس اب اِس ٹاپک کو کلوز کرو۔۔۔اور ہانیہ میرے خیال سے اب تمہیں اپنے شوہر کی طرف سے بدگمانی ختم کر لینی چاہیے کیوکہ وہ تم سے محبت بھی کرتا ہے"

لائبہ ہانیہ سے نکلوز تھی اِس لیے سارے حالات سے واقف تھی وہ ہانیہ کو مخلصانہ مشورہ دیتی ہوئی بولی

"ایسے مردوں کی محبت صرف بیڈروم تک محدود ہوتی ہے، کوئی زیادہ خوبصورت لڑکی نظر آجائے تو اُسی پر ان جیسوں کی رال ٹپکنے لگ جاتی ہے میں تمام عمر بھی اُس کے ساتھ گزار دو میرا دل تب بھی صاف نہیں ہو سکتا ایسے شخص سے"

ہانیہ لائبہ کو دیکھتی ہوئی بولی۔۔۔ردا کی حقیقت جاننے کے باوجود اُس کے دل میں شیر دل کے لئے کوئی خاص اچھا امیج قائم نہیں ہوا تھا صرف ایک ردا کو اُس نے چھوڑ دیا تھا مگر وہ ایسا ہی مرد تھا، جس کی نظر میں لڑکی کی اہمیت ایک ٹشو پیپر سے زیادہ نہیں تھی جسے یوز کر کے وہ پھینک دیا کرتا تھا

"لیکن اُس نے تم سے شادی کی ہے اِس کا مطلب ہے وہ اب بدل چکا ہو گا"

لائبہ نے ہانیہ کو سمجھاناچاہاتوہانیہ نے بے دلی سے سر جھٹک دیا

"تو کیو نہ تم اپنے شوہر کا ٹیسٹ لے کر دیکھ لو کہ وہ شادی کے بعد بھی تم سے مخلص ہے یا وہی پرانی عادتیں اپنائی ہوئی ہیں اُس نے"

ردا کے مشورا دینے پر وہ دونوں نہ سمجھنے والے انداز میں اُس کو دیکھنے لگیں تب ردا ہانیہ کو دیکھتی ہوئی دوبارہ بولی

"کیمسٹری ڈیپارٹمینٹ کی خوبصورت سی امرحہ یاد ہے تمہیں وہی جو اپنی خوبصورتی کو کیش کروانا اچھی طرح جانتی تھی"

ردا ہانیہ کا یاد دلاتی ہوئی بولی جس پر ہانیہ ایک دم چونکی جو ردا اسے سمجھاناچاہ رہی تھی ہانیہ خود سمجھ گئی جبھی اپناموبائل اٹھاتی ہوئی بولی

"آمرحہ کانمبر دیناذرامجھے"

وہ ردا سے بولتی ہوئی آمرحہ کا نمبر اپنے سیل فون میں فیڈ کرنے لگی

******

"خاموش کیوں ہو اتنی"

ڈاکٹر عزیر کے گھر سے واپسی پر کار ڈرائیو کرتا ہوا شیر دل ہانیہ سے پوچھنے لگا تو ہانیہ اپنے خیالات سے نکل کر اُسے دیکھنے لگی۔۔۔ہانیہ کے دیکھنے پر شیر دل اُسے اسمائل دیتا ہوا ڈرائیو کرنے لگا

"ردا کو اُس رات کیوں چھوڑ دیا تم نے، خوبصورت تو وہ بھی کم نہیں تھی کہیں کسی دوسری سی کوئی کمٹمینٹ تو نہیں کی ہوئی تھی اُس رات تم نے"

ہانیہ کے پوچھنے پر شیر دل نے گاڑی کو بریک لگایا گاڑی جھٹکے سے رکی شیر دل اُس کی بات پر ناگوار تاثرات چہرے پر لیے ہانیہ کو دیکھتا ہوا بولا

"تم نے مجھے کیا سمجھا ہوا ہے"

شیر دل ماتھے پر بل لاتا ہوا ہانیہ سے پوچھنے لگا اب وہ اس کی نرمی کا ناجائز فائدہ اٹھا رہی تھی

"جیسا تم نے اپنا آپ مجھ پر ظاہر کیا ہے وہی تو سمجھوں گی میں تمہیں۔۔۔ کیا تم ویسے مرد نہیں ہو جو عورت کو استعمال کی چیز سمجھتے ہیں، کیا وہ سب کچھ تم نے صرف میرے ساتھ ہی کیا تھا مجھ سے پہلے کسی غیر عورت کو نہیں چھوا"

ہانیہ بالکل نارمل لہجے میں شیر دل سے پوچھنے لگی تو شیر دل اپنا غصّہ ضبط کرتا ہوا اُس سے بولا

"جب سے میرے دل میں تمہاری محبت پیدا ہوئی ہے، تب سے میں وہ شیر دل نہیں رہا، تمہاری محبت نے مجھے بدل دیا ہے اور اب تمہیں اِس بات پر یقین کرنا پڑے گا"

شیر دل وہی رکی ہوئی گاڑی کے اسٹیرینگ وہیل پر دونوں ہاتھ جمائے ہانیہ سے بولا اِس لڑکی کو اپنی محبت کا یقین دلانے کے لیے نہ جانے اُسے کیا کرنا پڑتا

"تم بدلو یا پھر ویسے ہی رہو مجھے تمہاری ذات سے کوئی بھی مطلب نہیں ہے، اور نہ ہی مجھے اِس بات سے فرق پڑتا ہے کہ تم کسی لڑکی کے ساتھ کیا کرتے پھرو"

ہانیہ سر جھٹکتی شیر دل سے بولی نہ جانے اُس نے کون سا برا عمل کیا تھا جو اُسے ایسا مرد ملا تھا بے شک وہ شیر دل پر یا کسی دوسرے پر یہ ظاہر نہیں کرتی مگر اندر سے اُسے اِس بات کا ملال بہت زیادہ تھا کہ وہ اچھا انسان ڈیزرو کرتی تھی جو دونوں بار ہی اُس کی قسمت میں نہیں تھا

"اگر فرق نہیں پڑتا تو یہ غصّہ، اتنا اشتعال کیوں بھرا رہتا ہے تمہارے اندر میرے لئے"

شیر دل ہانیہ کے جواب میں اُس سے پوچھنے لگا تو ہانیہ کے تاثرات یک دم غصّے سے بھر گئے اِس سے پہلے وہ شیر دل کو کچھ بولتی اچانک اسے وامیٹنگ کا احساس ہوا وہ اپنا ہاتھ منہ پر رکھتی ہوئی گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکل گئی

شیر دل بھی اُس کے پیچھے پانی کی بوتل لے کر گاڑی سے اترا۔۔۔ ہانیہ سائیڈ پر کھڑی ہو کر ہونے والی وامیٹنگ سے ہلکان ہو چکی تھی شیر دل نے ہانیہ کی کمر سہلاتے ہوئے اُس کی جانب پانی کی بوتل بڑھائی

"ریلکس، یہ پانی پی لو تھوڑا سا"

پانی کی بوتل کے ساتھ اُس نے ہانیہ کے آگے رومال بھی بڑھایا تاکہ وہ اپنا چہرہ صاف کرلے

"کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ دور ہٹ کر کھڑے ہو ایک تو تم پہلے ہی عذاب بن کر میری زندگی میں مسلط ہو چکے ہو اوپر سے یہ بھی، معلوم نہیں اور کتنے عذاب مسلط ہوگے اب میری زندگی میں تمہاری وجہ سے"

ہانیہ شیر دل کے اپنائیت بھرے لہجے پر اُس کو جھڑکتی ہوئی بولی اُس نے شیر دل کے ہاتھ سے نہ تو پانی کی بوتل لی تھی نہ ہی رومال۔۔۔ وہ اپنے دوپٹے سے چہرہ صاف کرتی ہوئی گاڑی کی طرف بڑھنے لگی تبھی شیر دل بولا

"یہ عذاب نہیں ہم دونوں کا بچہ ہے"

شیر دل ہانیہ کے بے زار کن لہجے کو محسوس کرتا ہوا اُسے باور کرواتا ہوا بولا تو ہانیہ پلٹ کر شیر دل کو دیکھنے لگی جو بے حد سنجیدگی سے اُس کو دیکھ رہا تھا

"ہم دونوں کا نہیں صرف تمہارا بچہ ہے یہ، میرے لیے صرف پاؤں کی زنجیر ہے اور کچھ نہیں"

اُس کی طبیعت کی وجہ سے مزاج میں چڑچڑاپن آچکا تھا وہ شیر دل سے بولتی ہوئی گاڑی کے بونٹ پر بیٹھ گئی کیونکہ اِس وقت اُس کا کُھلی فضا میں رہنے کا دل کر رہا تھا یہ وہی سنسان روڈ تھا جہاں دوسری بار اُن دونوں کا ٹکراؤ ہوا تھا۔۔۔ شیر دل اُس کی حالت کے پیشِ نظر اُس کے خراب موڈ کو سمجھ گیا تھا مگر پھر بھی رسانیت سے بولا

"تم مجھے پسند نہیں کرتی، نفرت کرتی ہو مجھ سے۔۔۔ میں کبھی بھی نہیں بولوں گا کہ مجھے اپنی محبت بھیک بھی دو مگر یہ ہماری اولاد ہے ہانیہ پلیز اسے اِس بات کی سزا مت دینا کہ میں اِس کا باپ ہوں"

شیر دل کے بولنے پر ہانیہ کو مزید غصّہ چڑھنے لگا

"لیکچر بند کرو اپنا"

ہانیہ شیر دل کو جھڑکتی ہوئی بولی تبھی اُن لوگوں کی گاڑی کے پاس ایک گاڑی آ کر رکی جس میں سے چار بندے بیک وقت بایر نکلے۔۔۔ جنھیں دیکھ کر ہانیہ بالکل سیدھی ہو کر کھڑی ہو گئی شیر دل بھی ان چار آدمیوں کو گاڑی سے باہر نکلتا دیکھ کر محتاط ہوا

"اکیلی لڑکی کو دیکھ کر تنگ کر رہا ہے اِس کو"

ان میں سے ایک دیو ہیکل آدمی شیر دل سے بارعب لہجے میں بولا تو شیر دل انگلی اونچی کر کے اُس کو اشارے سے بولا

"اپنے کام سے کام رکھو، یہ بیوی ہے میری"

شیر دل اُن چاروں کو دیکھ کر، تنبیہ کرتا بولا

"کوئی سرٹیفکیٹ ہے اِس بات کا، نکاح نامہ یا کوئی ثبوت کہ یہ تیری بیوی ہے"

سیاہی کی مانند کالا بھاری بھرکم آدمی شیر دل کی طرف بڑھتا ہوا اُس سے پوچھنے لگا۔۔۔ہانیہ ان لوگوں کی گفتگو اور حلیے دونوں سے ہی سہم گئی تھی وہ آگے بڑھ کر گاڑی میں بیٹھنے لگی، اس سے پہلے شیر دل اُس بھاری بھرکم آدمی کو کوئی جواب دیتا تیسرے آدمی نے آگے بڑھ کر ہانیہ کا راستہ روک لیا جس سے شیر دل کی توجہ ہانیہ کی طرف مائل ہوگئی

"اس گاڑی میں نہیں جانِ من ہماری گاڑی میں چلو۔۔۔اور تُو شرافت سے جاکر اپنی گاڑی میں انتظار کر تھوڑی دیر تیری بیوی کو فارغ کرکے بھیج دیں گے تیرے پاس"

اُس آدمی نے شیر دل سے بولتے ہوئے ہتھیار بھی نکال لیا تھا جسے دیکھ کر ہانیہ کو سانپ سونگ گیا

"اگر تم میں سے کسی نے اس کو چھوا بھی تو میں اُس کی جان لیتے ہوئے ایک مرتبہ بھی نہیں سوچوں گا"

شیر دل اُن لوگوں کو بولتا ہوا اس آدمی کی جانب بڑھا جس کے ہاتھ میں پستول تھی

"سوچ کیا رہا ہے مار دے اِس کو گولی نکل جائے گی اِس کی ساری بہادری"

دیو ہیکل آدمی اپنے ساتھی سے بولا جس کے ہاتھ میں پستول تھی اور شیر دل بھی اُسی کی طرف بڑھ تھا۔۔۔ان لوگوں کو لگا تھا شیر دل اُس کی دھمکی دینے پر ڈر کر وہی رک جائے گا مگر ویسے ہی فضا میں ایک گولی کی آواز گونجی ہانیہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے وہی کھڑی سارا منظر دیکھے گئی

*****

"تم ٹھیک تو ہو ناں ہانیہ"

شیر دل ساکت کھڑی ہانیہ کو دیکھتا ہوا بولا جو ابھی بھی سنسان سڑک کو سکتے کی کیفیت میں دیکھ رہی تھی

"ہانیہ"

شیر دل نے ہانیہ کو ہوش میں لانے کے لئے اُس کا ہاتھ تھام کر دوبارہ ہانیہ کا نام پکارا تو ہانیہ ایک دم ہوش میں آتی شیر دل کو دیکھنے لگی

"شیر دل"

غائب دماغی میں اُس نے شیر دل کا نام پکارا تھا نہ جانے اُسے کیا ہوا تھا وہ شیر دل کے سینے میں منہ چھپا کر بری طرح سے سسک پڑی

"ہانیہ میری جان کیا ہوا یار وہ لوگ تو بھاگ گئے ڈر کے مارے"

شیر دل ہانیہ کے رونے پر اُس کی کمر پر اپنے بازو حمائل کرتا ہوا اُسے بولا جس سے اُس کے رونے میں کمی نہیں آئی تھی

"اگر اُن کی پستول میں سچ میں گولی ہوتی وہ تمہیں مار دیتے، پھر وہ لوگ میرے ساتھ۔۔۔"

ہانیہ شیر دل کے سینے میں لگی روتی ہوئی بولی۔۔۔تو شیر دل ہانیہ کی بات پر اُسے مزید اپنی باہوں میں بھینچ لیا

"اگر اُن کی پستول میں سچ میں گولی ہوتی اور وہ مجھے مار بھی دیتے، تو میں اپنی سانسیں بند ہونے سے پہلے اُن لوگوں کو ختم کر دیتا مگر تمہاری عزت پر کوئی حرف نہیں آنے دیتا تمہاری عزت تو تب بھی میں نے بچائی تھی جب تم میرے لیے نامحرم تھی اب کیسے برداشت کر سکتا ہوں کہ کسی غیر مرد کی بری نگاہ تمہارے اوپر پڑے"

شیر دل کی بات پر ہانیہ اُس کے سینے سے چہرہ اٹھا کر شیر دل کو دیکھنے لگی جیسے اُس کی بات کا یقین کرنا چاہ رہی ہو

"شاید میری اِس بات پر بھی یقین نہیں کرو گی تم، میں اپنے بچے کی قسم کھا کر بول رہا ہوں تمہاری آبرو کی حفاظت میری ذمہ داری ہے جو میں آخری سانس تک کروں گا"

شیر دل کی بات سن کر ہانیہ کو ایک مرتبہ پھر رونا آگیا

شیر دل اپنے ہاتھ میں موجود اپنی پستول، دوبارہ چھپاتا ہوا ہانیہ کو گاڑی میں بٹھانے لگا۔۔۔

جب ہانیہ گاڑی کے نیچے اتری تھی تب شیر دل نے پانی کی بوتل کے ساتھ احتیاطاً گاڑی میں موجود اپنی پستول بھی اپنے پاس چھپا کر رکھ لی تھی کیونکہ یہ سنسان جگہ اکثر ایسے واقعات کے لئے مشہور تھی، جب اُن چاروں نے شیر دل کے ہاتھ میں پستول دیکھی جس سے شیر دل نے ہوا میں فائر کیا تب وہ چاروں آدمی وہاں سے اپنی گاڑی میں بھاگ گئے کیونکہ اُن کے پاس موجود پستول خالی تھی جو اِس وقت ویران سڑک پر پڑی ہوئی تھی

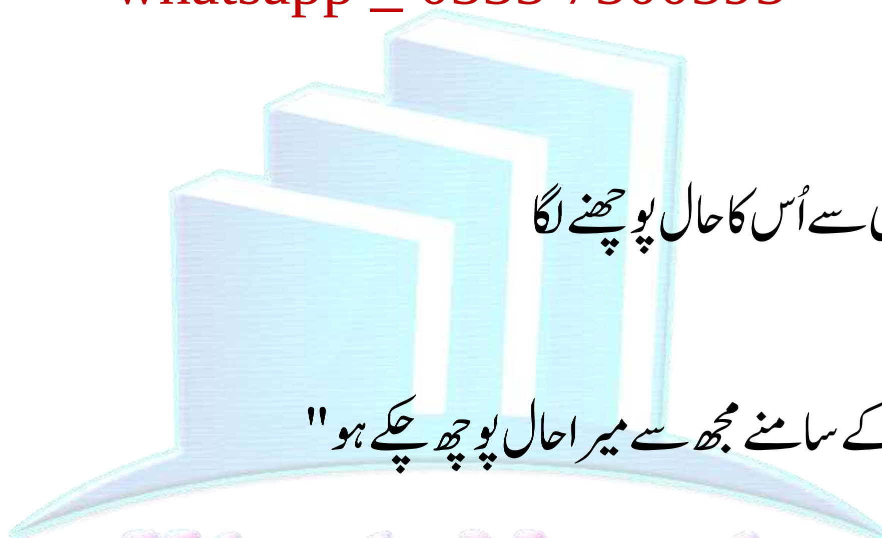
*****

مشی تھوڑی دیر پہلے شاور لے کر نکلی تھی تبھی اُس کو ساتھ والے کمرے سے زرش اور باباسائیں کی باتوں آواز آنے لگی۔۔۔ کسی مہمان کی آمد کا سوچ کر مشی دوپٹہ لیتی ہوئی کمرے سے باہر نکلی مگر دلاور کو دیکھ کر اُس کے قدم وہی تھم گئے

دلاور مل تو اپنے بابا سائیں سے رہا تھا مگر اُس کی نگاہیں کمرے میں آتی مشی پر ٹک چکی تھیں آنکھوں کے اشارے سے مشی نے اُس کو سلام کیا اور پلکیں جھکاتی ہوئی وہ واپس اپنے کمرے میں چلی گئی مشی کی اِس ادا پر مبہم سے مسکراہٹ دلاور کے لبوں پر آکر ٹھہر گئی۔۔۔ رات کے کھانے کے بعد فارغ ہو کر جب وہ اپنے کمرے میں آیا تو مشی پہلے سے ہی کمرے میں موجود تھی دلاور کمرے کا دروازہ بند کرتا ہوا اُس کے پاس آیا



"کیسی ہیں آپ"



ہمیشہ کی طرح وہ مشی سے اُس کا حال پوچھنے لگا

"تم اپنے گھر والوں کے سامنے مجھ سے میرا حال پوچھ چکے ہو"

مشی دلاور کے سامنے کھڑی ہو کر اُس کو یاد دلانے لگی جس پر دلاور مسکرایا

"مگر آپ نے مجھے میرے گھر والوں کے سامنے بتایا ہی نہیں، بات گھمادی تھی، تو میں نے سوچا میں کمرے میں آکر اکیلے میں آپ سے آپ کا حال پوچھو گا پھر بتائیں کیسی ہیں آپ"

دلاور گہری نظروں سے مشی کا خوبصورت چہرہ دیکھتا ہوا دوبارہ بولا

"کیسی لگ رہی ہو میں تمہیں"

مشی پیچھے دیوار سے ٹیک لگاتی ہوئی الٹا دلاور سے پوچھنے لگی دلاور چلتا ہوا مشی کے مزید قریب آیا اُس کا عکس اپنی نظروں میں سماتا ہوا نرم لہجے میں بولا

"ہمیشہ کی طرح حسین، دلکش بہت خوبصورت"

دل میں آئی بات وہ ہونٹوں سے بیان کرتا ہوا بولا ساتھ ہی اُس نے آگے ہاتھ بڑھ کر مشی کے دائیں گال کو ہلکا سا چھوا تو مشی کے پورے بدن میں بجلی سی دوڑ گئی

تیری نظر جھکے تو شام ڈھلے---

جو اٹھے نظر تو صبح ڈھلے---

تو ہنسے تو کلیاں کھل جائے،،

تجھے دیکھ کر حور بھی شرمائے۔۔

مشی کو دیکھ کر ایک بار پھر دلاور کے دل کے تار چھڑ گئے۔۔۔دلاور کا یوں خاموش نظروں سے دیکھنا، مشی کنفیوز ہونے لگی تبھی اُس سے پوچھ بیٹھی تھی

"جمعے کے دن آنے کا کہہ کر آئے کیوں نہیں تم جمعے کے دن"

مشی اُس سے پرسوں نہ آنے کی وجہ پوچھنے لگی، دلاور اُس کی اِس ادا پر بھی ہلکا مسکرا دیا وہ بہکی بہکی نگاہوں سے بے خود سا ہو کر بولا

"جمعے کے دن کون سا آپ نے چھمے کا وعدہ کیا تھا"

وہ کیا بول گیا تھا اُسے خود اِس بات کا احساس تب ہوا جب مشی نے زبردست قسم کا اُسے گھور کر دیکھا تو وہ بری طرح سٹپٹا گیا

"میرا مطلب ہے جمعے کے دن یہاں آکر کون سا تیر مارنا تھا آفس کے کام کی وجہ سے نکلنا نہیں ہو سکا"

دلاور سنبھلتا ہوا بولا کہ مشی اُس کی بات کا برا ہی نہ مان جائے وہ اُس کو گھور ہی ایسے رہی تھی

"جتنے سیدھے تم دیکھنے میں لگتے ہو نہ اتنی سیدھے ہو نہیں، تمہاری چچی بالکل ٹھیک کہہ رہی تھیں"

مشی بولتی ہوئی وہاں سے ہٹی تو دلاور کے ہونٹوں پر مسکراہٹ نمودار ہوئی

"مجھے معلوم ہوتا کہ جمعے کے دن کوئی میرا اتنی بے صبری سے انتظار کر رہا ہے، تو میں اڑ کر یہاں چلا آتا"

دلاور کے بولنے پر مشی پلٹ کر ابرو اچکاتی ہوئی اُس کو دیکھنے لگی

"میرے سامنے زیادہ فلمی ڈائیلاگ بولنے کی ضرورت نہیں ہے شرافت سے بیڈ پر آجاؤ"

بے ساختگی میں بولے گئے جملے پر دلاور حیرت سے منہ کھولے مشی کو دیکھنے لگا جس پر اب کی بار سٹپٹانے کی باری مشی کی تھی

"میرا مطلب ہے بیڈ پر بیٹھو تو کمپیٹیشن شروع کرتے ہیں جس کے لیے تم یہاں آئے ہو"

مشی ہڑبڑاتی ہوئی مگر دلاور کو آنکھیں دکھا کر جتاتی ہوئی بولی

"آیا نہیں بلایا گیا ہوں"

دلاور بڑبڑاتا ہوا بیڈ پر بیٹھ گیا

"شروع کریں اب"

مشی اُس کی بڑبڑاہٹ کو نظر انداز کرتی دلاور سے پوچھنے لگی مگر مشی کے بولے گئے ادھورے جملے پر دلاور کو بے اختیار ہنسی آگئی

"ہنس کیوں رہے ہو تم"

مشی اپنے دونوں ہاتھوں کو کمر پر رکھتی ماتھے پر بل لاتی دلاور سے پوچھنے لگی

"آپ وہاں کھڑی رہیں گیں تو کیسے شروع ہو گا، آپ کو بھی یہاں آنا پڑے گا بیڈ پر"

دلاور کا بولا گیا معنی خیز جملہ وہ سمجھ نہیں پائی اِس لیے بنا کوئی ری ایکٹ کیے دلاور کے سامنے آکر بیڈ پر بیٹھ گئی

وہ دونوں ہی ذرا سا جھک کر اپنی اپنی کہنی کو بیڈ پر ٹکا چکے تھے۔۔۔ دلاور نے اپنے سخت سے ہاتھ میں جیسے ہی مشی کا نازک سا ہاتھ پکڑا تو اُس کے دل کے تار دوبارہ چھڑنے لگے۔۔۔ مشی چہرے کے تاثرات ایسے تھے کہ وہ جیتنے کے لیے اپنی پوری طاقت اور زور لگا رہی تھی جبکہ دلاور مشی کا چہرہ دیکھتا ہوا صرف اپنا ہاتھ دوسری سمت گرنے سے روکا ہوا تھا

"او گاڈ، دلاور تم تو کافی اسٹرونگ ہو"

مشی جیتنے کی کوشش کے ساتھ ہنستی ہوئی دلاور سے بولی مگر یوں پہلی بار شیر دل کی بجائے کسی دوسرے کے ساتھ اسے پنجھا لڑانے میں مزا آ رہا تھا

"تو پھر کیوں اپنی ننھی سی جان کو ہلکان کر رہی ہیں رہنے دیں یہ کمپیٹیشن کا چکر سوچ لیں، اگر ہار گئیں تو آج لینے کے دینے نہ پڑ جائیں آپ کو"

دلاور سنجیدگی سے بولتا ہوا مشی کا چہرہ دیکھنے لگا۔۔۔وہ کبھی اُس کے ساتھ اتنی بے تکلف بھی ہو سکتی تھی دلاور نے خیالوں میں بھی نہیں سوچا تھا۔۔۔پہلے تو دلاور نے سوچا وہ اُس کی خوشی کے لئے جان بوجھ کر ہار جائے کیوکہ وہ دلاور سے جیتنے کا ایڑی چوٹی کا زور لگا رہی تھی مگر پھر دلاور کے دل میں کچھ اور ہی سمائی۔۔۔

"نو دلاور نو پلیز۔۔۔اوشٹ"

مشی دلاور سے ہارنے کے بعد افسوس سے دلاور کو دیکھ رہی تھی جبکہ دلاور آنے والی مسکراہٹ کو چھپائے بغیر مشی کا چہرہ دیکھتا ہوا بولا

"تو پھر ہارنے والا جیتنے والے کی بات مانے گا"

دلاور مشی کو یاد دلانے لگا جس پر مشی خفا ہو کر اُسے دیکھنے لگی

"تو تم نے مجھے اِس لیے ہرا دیا، تا کہ تم مجھ سے اپنی بات منواؤ۔۔۔ دلاور تم سچ میں ذرا بھی اچھے نہیں ہو، بھائی مجھ سے کتنے آرام سے جان بوجھ کر ہار جاتے تھے"

مشی خفا ہو کر اُس سے بولی تو دلاور اس کی بات پر بے ساختہ ہنسا

"وہ اس لئے ہار جاتے تھے تا کہ آپ ان سے جو مانگنا چاہیں مانگ لیں"

دلاور مشی کو دیکھتا ہوا اسے بتانے لگا

"اور اب جو تمہیں چاہیے وہ میں اچھی طرح سے سمجھ گئی ہو بتاؤ کتنا چاہئے تمہیں"

مشی افسوس کرتی ہوئی دلاور سے پوچھنے لگی وہ خود شیر دل سے جیت کر اچھی تگڑی رقم وصول کرتی تھی

"آپ کتنا دے سکتی ہیں یہ بتائیں پہلے مجھے"

دلاور ایک مرتبہ پھر گہری نظروں سے اُس کے ہونٹوں کو دیکھنے کے بعد مکمل سراپے کو دیکھتا ہوا مشی سے پوچھنے لگا۔۔۔اسے نہیں معلوم تھا کہ مشی اُس سے پیسوں کی بات کر رہی ہے مگر وہ خود مشی کو دیکھ کر انجانے میں اپنے ہی دل کی بات بولنے لگا

"تمہیں سارے کا سارا ایک ساتھ بالکل نہیں دوں گی"

مشی پریشان ہوتی دلاور سے بولی اُس کے پاس پیسہ ہی کتنا تھا جو رملہ نے اُس کے بیگ میں رکھی تھے اسے اپنے خرچے کے لیے بھی کچھ بچانا تھا

"سارا کا سارا ایک ساتھ مل جاتا تو دلاور خوش نصیب نہ ہو جاتا میں تھوڑے میں ہی کام چلا لوں گا"

دلاور بیڈ کی پٹی سے ٹیک لگا کر مشی کے نرم گداز ہونٹوں کو نیم وا نظروں سے دیکھتا ہوا بولا۔۔۔ تعصورات میں تو وہ کہاں پہنچ گیا تھا

"ٹھیک ہے پھر تیس ہزار چھوڑ کر تم بیس ہزار میں کام چلالو"

مشی دلاور سے بولتی ہوئی بیڈ سے نیچے اترنے لگی تاکہ الماری میں رکھے بیگ سے پیسے نکال کر دلاور کو دے دے مگر مشی کی بات سن کر دلاور سیدھا ہو کر بیٹھا

"بیس ہزار روپے۔۔۔ آپ پیسوں کی بات کررہی ہیں مجھ سے۔۔۔اور میں آپ سے پیسے لے لوں گا مشی"

اِس سے پہلے مشی بیڈ سے نیچے اترتی دلاور مشی کا ہاتھ پکڑتا ہوا حیرت زدہ سا اُس سے پوچھنے لگا

"میں تو بھائی سے جیتنے پر پیسے ہی لیتی ہوں اب تمہیں کیا چاہیے۔۔۔اور کچھ نہیں ہے میرے پاس دلاور جو میں تمہیں دوں"

مشی جتانے والے انداز میں برا مناتی اس سے بولی ساتھ ہی اُس نے دلاور کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکالا جو اُس نے پکڑا ہوا تھا

"جو مجھے آپ سے چاہیے اُس کے لیے آپ کو بیڈ سے نیچے اترنے کی ضرورت نہیں"

دلاور مشی کے ہونٹوں پر اپنی نظریں مرکوز کرتا ہوا اس سے بولا دلاور کی نظریں اپنے ہونٹوں پر دیکھ کر مشی کا دل زوروں سے دھڑکنے لگا

"دلاور کیا ہو گیا تمہیں۔۔۔یہ،کک کیا کر رہے ہو تم"

دلاور کو اپنی جانب جھکتا ہوا دیکھ کر مشی پیچھے ہونے کے چکر میں بیڈ پر لیٹ چکی تھی جبکہ دلاور اُس کے اوپر جھکتا ہوا مدہوشی کے عالم میں مشی کے گلابی ہونٹوں کو دیکھنے لگا

"آج آپ کے ہونٹوں کو چھونے کی گستاخی کر لوا گر آپ اجازت دیں تو"

دلاور مکمل طور پر مشی کے اوپر جھکا، اپنا چہرہ مشی کے چہرے کے قریب لا کر مشی کے ہونٹوں کو دیکھتا ہوا اُس سے اجازت مانگنے لگا۔۔۔ دلاور کو اپنے اوپر جھکے اور اُس کی فرمائش سن کر مشی کے چودہ طبق روشن ہو چکے تھے

"بیس ہزار روپے اس سے بہتر آپشن ہے، اگر کم ہیں تمہارے لئے تو تم پورے پچاس ہزار روپے لے لو، ماما نے بیگ میں اتنے ہی رکھے تھے"

مشی گھبراہٹ کے مارے آفر بڑھاتی ہوئی دلاور سے بولی۔۔۔ اُس کی بے باک نظریں اپنے چہرے اور ہونٹوں پر دیکھ کر وہ دلاور کے سامنے اچھی خاصی نروس ہو چکی تھی

"جو میں نے آپ سے مانگا ہے وہ میرے لئے پچاس ہزار سے بہت زیادہ ہے، آپ بتائیں جو میری چاہ ہے مجھے وہ دینا پسند کریں گیں آپ۔۔۔ سارا کا سارا تو میں اِس وقت مانگ بھی نہیں رہا"

دلاور مشی کے ہونٹوں کو فوکس کرتا ہوا اُس سے پوچھنے لگا تو مشی نے بناء کچھ بولے اپنی پلکیں جھکالی

دلاور اپنی انگلی سے اُس کی توڑی اونچا کرتا ہوا اپنے ہونٹ مشی کے ہونٹوں پر رکھ چکا تھا۔۔۔ جس سے اُن دونوں کی ہی دلوں کی ڈھڑکنیں تیز ہو گئیں، وہ مشی کے ہونٹوں پر نرمی سے رکھے، اپنے ہونٹوں کو ہٹانے کے بعد مشی کا شرم سے سرخ پڑتا چہرہ دیکھ کر ایک مرتبہ دوبارہ اُس کے ہونٹوں پر جھکا۔۔۔ اور مشی کی مہکتی ہوئی سانسوں میں اپنی سانسیں سماتا ہوا بے خود سا ہونے لگا

دلاور کی شدت اختیار کرنے پر مشی اپنے دونوں ہاتھ دلاور کے سینے پر رکھ چکی تھی دلاور اُس کے ہونٹوں سے اپنے ہونٹ جدا کیے بغیر مشی کے دونوں ہاتھ کلائیوں سے پکڑ کر بیڈ پر رکھ چکا تھا۔۔۔ مشی کی سانسوں میں دلاور کی سانسوں کے ساتھ سگریٹ کی اسمیل بھی سرائیت کر گئی تھی۔۔۔ وہ بالکل توقع نہیں کر رہی تھی دلاور اُس کے ساتھ اتنی بے باک کا مظاہرہ بھی کر سکتا ہے

دلاور کی یہ بے باکی اُسے نہ تو ناگوار گزری تھی نہ ہی اُسے دلاور پر غصّہ آیا تھا کہ وہ دلاور کو پیچھے ہٹاتی۔۔۔ایک دوسرے سے سانسیں جڑے رہنے کا سلسلہ مکمل ہوا تو آہستگی سے دلاور نے مشی کے ہونٹوں کو آزاد کیا

وہ اب بھی مشی پر مکمل جھکا ہوا اُس کی دونوں کلائیوں کو پکڑے اُس کو چہرہ دیکھ رہا تھا مشی نے آہستہ سے اپنی لرزتی ہوئی پلکیں اٹھائی تو دلاور اس کی گردن پر اپنے ہونٹ کر چکا تھا مشی دوبارہ اپنی آنکھیں بند کرنے والی تھی تبھی کمرے کا دروازہ بجنے لگا

******

تھوڑی دیر پہلے جو کچھ ہو چکا تھا اُس کو سوچتے ہوئے مشی آئینے کے سامنے کھڑی اپنا سرخ چہرہ دیکھنے لگی۔۔۔پہلے اسے وہ اور دلاور سمندر کے دو کناروں کی مانند لگتے تھے جو کبھی نہیں مل پاتے لیکن تقدیر نے اُن دونوں کو ملا دیا وہ اِس ملاپ کو دلی اور ذہنی طور پر بہت جلد قبول کر چکی تھی۔۔۔ تبھی جو تھوڑی دیر پہلے ہوا تھا اُسے برا نہیں لگا تھا۔۔۔آئینے کے سامنے کھڑی وہ سرخ رنگ کا جوڑا پہنے اپنے ہاتھوں میں سرخ رنگ کی چوڑیاں ڈال رہی تھی

وہ آج رات خاص طور پر دلاور کے لئے تیار ہو رہی تھی اب تک دلاور کو واپس گھر آجانا چاہیے تھا وہ تھوڑی دیر پہلے اپنے باباسائیں کے بلانے پر ان کے ساتھ اپنی بڑی بہن کے گھر کسی مسئلہ کی وجہ سے گیا تھا

واپس گھر آنے پر اگر دلاور اُس کو تیار دیکھتا تو یقیناً سمجھ جاتا کہ وہ اُس کا ساتھ قبول کر چکی ہے، کانوں میں چھوٹی چھوٹی سی بالیاں ڈالتے ہوئے وہ دوسرے کمرے سے آنے والی آواز پر چونکی۔۔ گھر میں اِس وقت اُس کے اور زرش کے علاوہ کوئی دوسرا موجود نہیں تھا پھر یہ کس مرد کی آواز تھی مشی کندھے پر دوپٹہ ڈالتی ہوئی اپنے کمرے سے باہر نکلی اور دبے پاؤں چلتی ہوئی آواز کی سمت زرش کے کمرے میں جانے لگی

"تم گھبرا کیوں رہی ہو اِس وقت گھر میں کوئی دوسرا موجود نہیں ہے میں تمہارے باباسائیں اور ادا کے آنے سے پہلے یہاں سے چلا جاؤں گا"

اجنبی مرد کی آواز پر مشی کے قدم دروازے پر ہی رک گئے

"تم نہیں جانتے منّورا گر بھائی نے یا بابا سائیں تمہیں یہاں گھر پر دیکھ لیا تو وہ دونوں تمہارے ساتھ مجھے بھی جان سے مار ڈالیں گے، خدا کا واسطہ ہے تمہیں اگر سچی محبت کرتے ہو تو فوراً یہاں سے چلے جاؤ"

یہ زرش کی آواز تھی بے انتہا ڈری ہوئی اور گھبرائی ہوئی مشی کو اُس پر حیرت ہونے لگی

"چلا جاؤ گا مگر پہلے وعدہ کرو کہ تم اندھیرہ ہونے کے بعد شام میں چھت پر آؤ گی"

منّور نے زرش سے وعدہ لینا چاہیے جواب کچھ دنوں سے مشی کے ڈر سے چھت پر نہیں جا رہی تھی تبھی آج منّور گھر کے اندر آ پہنچا تھا۔۔ اِس سے پہلے زرش منّور کو کچھ کہتی مشی ایک دم کمرے کا دروازہ کھول کر اندر آ گئی

منّور اور زرش جو اِس وقت ایک دوسرے کے بے حد قریب تھے دونوں ہی ڈر کے مارے ایک دوسرے سے الگ ہوئے

"تمہارا ذرا احساس نہیں ہے دلاور کی یا اپنے بابا سائیں کی عزت کا۔۔۔میں نے تمہیں سمجھایا بھی تھا کہ اِس لڑکے سے یوں ملنا تمہارے لئے صحیح نہیں پھر بھی تم نے میری بات نہیں مانی"

مشی زرش کے پاس آتی ہوئی بولی تو زرش گھبرانے کے ساتھ ساتھ بری طرح شرمندہ بھی ہو گئی

"اس کو سبق پڑھانے سے پہلے آپ اپنے آپ کو اور اپنے کردار پر نظر ڈالو۔۔۔آپ کی اصلیت میرے شہر کے دوست نے مجھے اچھی طرح بتائی ہے کہ اپنے بھائی کی عزت کو کیسے نیلام کیا آپ نے۔۔۔وہی ہیں ناں آپ جس نے رات کے اندھیرے میں"

منّور کا دوست جو پولیس میں بھرتی تھا اُس نے منّور کو دلاور کے ولیمے والے دن مشی کو دیکھ کر یہ واقعہ سرسری انداز میں بتایا تھا۔۔۔اِس بات کا منّور کو بھی علم نہیں تھا وہ یہ بات کبھی مشی کو چپ کروانے کے لئے کام میں لائے گا۔۔۔

منّور کے منہ سے یہ بات سن کر مشی کا رنگ خجالت سے سرخ ہونے لگا۔۔۔وہ اپنے قدم منّور کی جانب بڑھاتی ہوئی اُس کے پاس پہنچی اُسے خبر بھی نہیں ہوئی کب زرش بے حد آہستگی سے کمرے سے باہر نکل گئی

"جو کچھ بے وقوفی مجھ سے سرزد ہوئی تھی وہ سب میں زرش کو ہر گز نہیں کرنے دو گی، جس صدمے نے میرے بھائی کو توڑ کر رکھ دیا تھا میں دلاور کو ایسی حالت میں نہیں دیکھ سکتی۔۔۔آج سب کچھ دلاور کو معلوم ہو جائے کہ کیسے تم اُس کی بہن کے ساتھ۔۔۔

مشی منّور کو دیکھتی ہوئی بولی اُن دونوں کو کمرے سے باہر زرش کے رونے کی آواز سنائی دی

"کون ہے زرش تمہارے کمرے میں رو کیوں رہی ہوں تم"

دلاور کی آواز مشی کے ساتھ منّور کے کانوں میں بھی گونجی

******

"تم اپنے شوہر پر ناحق شک کررہی ہو میں نے پورا ہفتہ اُس سے بات کرنے کی کوشش کی یہاں تک کہ اُس کو اپنی تصویر بھی میل کرکے دوستی کی آفر کی مگر وہ اُلٹا مجھے سمجھانے لگا کہ شریف لڑکیوں کو اِس طرح غیر مردوں سے فری نہیں ہونا چاہیے میرے خیال میں ہانیہ تمہیں اپنے شوہر سے اپنا دل صاف کرلینا چاہیے تمہاری غلط فہمی ہے کہ وہ کسی دوسری لڑکیوں میں دلچسپی رکھتا ہے"

آمرحہ کا آیا ہوا میسج اور نمبر اپنے موبائل سے ڈیلیٹ کرکے وہ بیڈ روم میں چلی آئی جہاں شیر دل صوفے پر بیٹھا بڑے انہماک سے ایل ای ڈی کی بڑی سی اسکرین پر کوئی ٹاک شو دیکھ رہا تھا ہانیہ بیڈ کے سائیڈ ٹیبل پر اپنا موبائل رکھتی ہوئی شیر دل کو دیکھنے لگی جس نے چند دن پہلے اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اُس کی حفاظت کی تھی

اگر چار طاقتور آدمیوں کو دیکھ کر ان کے ہاتھ میں ہتھیار دیکھ کر وہ دم دبا کر وہاں سے بھاگ جاتا تو پھر اُس کا کیا ہوتا۔۔۔ اپنے اِس عمل سے وہ ہانیہ کے دل میں نرم گوشہ پیدا کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا ہانیہ کی نگاہیں اپنے اوپر محسوس کرکے شیر دل ایل ای ڈی سوئچ آف کرتا ہوا اس کے پاس آنے لگا تبھی ہانیہ کو اپنی بے اختیاری پر غصّہ آنے لگا بھلا اسے کیا ضرورت نہیں تھی شیر دل کو یوں دیکھنے کی

"اب تم فری مت ہونے نہیں لگ جانا نیند آرہی ہے مجھے"

شیر دل کو اپنی جانب آتے دیکھ کر ہانیہ اُسے اس کے ارادے سے روکنے کے لیے بولی۔۔۔دل میں نرم گوشہ پیدا ہو جانے کا یہ مطلب ہر گز نہیں تھا کہ وہ اس سے بے تکلف ہو جاتی

"تم خود ہی تو بولتی ہو رات کو میری چلتی ہے تو پھر مجھے تھوڑی دیر اپنی چلانے دو،اِس کے بعد سو جانا"

شیر دل نرم لہجے میں ہانیہ سے بولتا ہوا اسے بیڈ پر لے کر بیٹھ گیا جس پر ہانیہ نے کوئی احتجاج نہیں کیا وہ خاموشی سے شیر دل کے قریب بیٹھی اُس کو دیکھنے لگی

"مجھے دیکھ کر کیا سوچ رہی تھی تھوڑی دیر پہلے اور اِس وقت کیا سوچ رہی ہوں

شیر دل ہانیہ کا دیکھنا نوٹ کر چکا تھا اِس لیے ہانیہ کا ہاتھ نرمی سے تھامتا ہوا اُس سے پوچھنے لگا

"رداتمہاری پسند تھی جبھی اُس کے لیے تم نے پرپوزل بھیجا"

ہانیہ کے غیر متوقع سوال پر شیر دل ہانیہ کو دیکھتارہ گیا

"اگرردامیری پسند ہوتی تو تمہاری جگہ اِس وقت وہ یہاں بیٹھی ہوتی،اُس کے لیے میراپرپوزل 'تمہاری ماما' لے کر گئی تھیں وہ بھی میرے علم میں لائے بغیر "

شیر دل ہانیہ کے دل میں موجود غلط فہمی دور کرتا ہوابولا پچھلے چند دنوں سے اُس نے محسوس کیا تھا ہانیہ کے رویے میں تھوڑی نرمی آئی تھی وہ اُس سے بات کرتے ہوئے اب پہلے کی طرح غصّہ نہیں ہورہی تھی اوراِس وقت اُس کے متعلق پوچھ رہی تھی یہ ایک مثبت تبدیلی تھی جو شیر دل کو اندر سے خوش کر گئی تھی

"ماما بتارہی تھی تم اپنی بہن کی طرح انہیں ماما نہیں بولتے ایسا کیوں ہے "

ہانیہ شیر دل کو دیکھتی ہوئی اُس سے پوچھنے لگی یہ تو چند دنوں سے اُس نے بھی محسوس کیا تھا وہ ایک حد تک رملہ سے بات کرتا اور اس سے مخاطب کرتا۔۔۔شیر دل ہانیہ کی بات پر لمبا سانس کھینچتا ہوا بولا

"میں نے کبھی اُن کی کوئی بات نہیں ٹالی ہمیشہ کوشش کی ہے اُن کا کہا پورا کرو۔۔۔نہ کبھی اُن کے عزت اور احترام میں کبھی کمی لایا ہوں۔۔۔مگر میرے نزدیک ماں کا رشتہ۔۔۔"

شیر دل نے بات ادھوری چھوڑ دی شاید وہ اِس وقت اپنی سگی ماں کے متعلق سوچ رہا تھا ہانیہ نے اسے کریدا نہیں

"تم اپنی بہن میرا مطلب ہے اُس کو معاف کیوں نہیں کر دیتے"

اِس سے پہلے ہانیہ اور کچھ بولتی شیر دل اُس کے ہونٹوں پر اپنی انگلی رکھ کر اُس کو خاموش کروا چکا تھا۔۔۔وہ جانتا تھا ہانیہ کیا کہنے لگی ہے اور یہ سب اُس کو یقیناً رملہ نے ہی کہنے کو کہا ہوگا کہ وہ مشی کو معاف کر کے واپس یہاں بلا لے

"ساری دنیا کے متعلق باتیں پوچھتی رہو گی یا پھر میرے اور اپنے متعلق بھی کچھ بات کرو گی"

شیر دل خوبصورتی سے اُس کی بات ٹالتا ہوا ہانیہ کا تھاما ہوا ہاتھ اپنے ہونٹوں پر لگا چکا تھا

"تم مجھ سے میرے اور اپنے مطالق بات کرنا چاہتے ہو"

ہانیہ شیر دل کو دیکھتی ہوئی اُس سے پوچھنے لگی شیر دل خود بیڈ پر لیٹ کر ہمیشہ کی طرح اُس کا سر اپنے سینے پر رکھ چکا تھا جس کی اب ہانیہ کو عادت سی ہونے لگی تھی تکیے پر سر رکھ کر نیند اسے مشکل سے ہی آتی

"ہاں میں چاہتا ہوں کہ آج ساری رات ہم دونوں اپنے متعلق باتیں کریں تم مجھے اپنی پسند ناپسند بتاؤ۔۔۔ اپنی ساری وہ باتیں بتاؤ جو تم مجھ سے شئیر کرنا چاہتی ہو۔۔۔ اپنی اسکول لائف، کالج لائف کی باتیں، اپنے بابا کی باتیں اور چاہے تو یہ بھی بتا سکتی ہو کہ میں تمہیں کتنا زیادہ برا لگتا ہوں۔۔۔ میں یہ سب جاننا چاہتا ہوں تم سے"

شیر دل اُس کے بالوں میں نرمی سے انگلیاں چلاتا ہوا سنجیدگی سے بولا تو ہانیہ اُس کے سینے سے اپنا سر اٹھا کر شیر دل کو دیکھنے لگی

"ہاں میں یہ ساری باتیں تم سے شئیر کرنا چاہتی ہوں اور اگر سچ بتاؤں تو تم مجھے زرا سے بھی اچھے نہیں لگتے۔۔۔ معلوم نہیں آگے زندگی میں میری فیلنگز تمہارے لئے چینج ہوتی ہیں یا یہی رہتی ہیں میں نہیں جانتی یہ بات"

ہانیہ اُسے بالکل سچ بتاتی ہوئی بولی اُس کی بات پر شیر دل ہلکا سا مسکرایا

"اگر ایسا وقت آئے کہ جب کبھی تمہاری فیلنگز مجھے لے کر چینج ہو جائے تو اُس لمحہ مجھے ضرور بتانا۔۔۔ بے شک ہمارے بچوں کی بھی شادیاں ہو جائے اور ہم دونوں دادا دادی بن جائے میں تب تک انتظار کر سکتا ہو تمہارے آئی لو یو بولنے کا"

شیر دل کی بات پر ہانیہ ہلکا سا مسکرا دی۔۔۔

"کیا تم سننا چاہو گی کہ میں تم سے کتنی محبت کرتا ہوں"

شیر دل ہانیہ کے وجود کو اپنے حصار میں لیتا ہوا اُس سے پوچھنے لگا تو ہانیہ نے اقرار میں سر ہلا کر دوبارہ اُس کے سینے پر سر رکھ دیا

تم جس سے ہنس کر ملتی ہو میں اس کو دوست بناتا ہوں۔۔۔

تم جس رستے پر چلتی ہوں میں اس پر آتا جاتا ہوں۔۔۔

میں ایسی محبت کرتا ہوں تم کیسی محبت کرتی ہو۔۔۔

تم جن کو دیکھتی رہتی ہو وہ خواب سرہانے رکھتا ہوں۔۔۔

تم سے ملنے جلنے کے میں کتنے بہانے رکھتا ہوں۔۔۔

میں ایسی محبت کرتا ہوں تم کیسی محبت کرتی ہو۔۔۔

تم جہاں بھی بیٹھ کر جاتی ہوں جس چیز کو ہاتھ لگاتی ہو۔۔۔

میں وہی پر بیٹھا رہتا ہوں اُس جگہ کو چھوتا رہتا ہوں۔۔۔

میں ایسی محبت کرتا ہوں تم کیسی محبت کرتی ہو۔۔۔

******

"یہ کس قسم کی لڑکی کو اپنی عزت بنا کر یہاں لایا ہے تُو جو تیری پیٹھ پیچھے یوں دلہن کی طرح تیار ہو کر کسی غیر مرد سے ملتی ہے، نہ جانے کتنی بار اِس نے اُس لڑکے کے ساتھ مل کر تیری عزت کا جنازہ نکالا ہو گا۔۔۔ دیکھ بیٹا ہم عزت دار لوگ ہیں ابھی کے ابھی اِس لڑکی کا فیصلہ کر اور ختم کر اِس سے اپنا تعلق۔۔۔ فون کر کے بلا اِس کے بھائی کو یہاں اور نکال دور کر اِسی وقت اِس بدکردار لڑکی کو اپنی زندگی سے"

یہ اُس کے سُسر کی آواز تھی جو برابر والے کمرے سے آرہی تھی۔۔ مشی ابھی تک سکتے کی کیفیت میں اپنے گال پر ہاتھ رکھے بیٹھی ہوئی تھی جہاں دلاور کی انگلیوں کے نشان چھپے ہوئے تھے۔۔۔ اپنے سُسر کے الفاظ سننے کے بعد اب وہ اب دلاور کے بولنے کا انتظار کرنے لگی

"اُس کے بھائی کو یہاں بلانے کا مطلب یہ ہے کہ اُس کا بھائی اُسے جان سے مار ڈالے گا۔۔۔ بابا سائیں میں اُس کے بھائی کو یہاں نہیں بلا سکتا مجبور ہوں میں"

تھوڑے وقفے کے بعد مشی کو دلاور کی آواز سنائی دی اُس کی بات سن کر ڈھیر سارے آنسو مشی کی آنکھوں سے نکل آئے

"شاید تیری غیرت کہیں جا سوئی ہے دلاورے تیری بیوی کے محبوب نے خود تیرے سامنے تیری بیوی کے بارے میں سب کچھ بول دیا اور تُو ابھی تک ایسی لڑکی کی فکر کر رہا ہے تجھے تو اُس کو اِسی وقت زندہ قبر میں اتار دینا چاہیے۔۔۔ دیکھ، میری اِس گاؤں میں عزت باقی ہے جو میں تیری بیوی کو اِس گھر میں رکھ کر گھاٹے میں نہیں ڈال سکتا۔۔۔ جا اپنی بیوی کو اپنے ساتھ لے جا یہاں سے، میرے گھر میں تیری جوان بہن بھی موجود ہے تیری بیوی کا سایہ اُس پر پڑے گا تو نقصان میرا ہی ہوگا اِس عمر میں۔۔ میں بوڑھا آدمی اب مزید کوئی صدمہ برداشت کرنے کی حالت میں نہیں ہوں"

اپنے سُسر کی غصّے بھری آواز سن کر مشی بری طرح سے سسک پڑی

وہ زرش کو کتنا سیدھا اور معصوم سمجھتی تھی اور آج اُس کی نند نے اُس کے ساتھ کیا تھا۔۔۔ خود کو بچانے کی خاطر زرش نے اُس کو رسوا کر ڈالا تھا اور ساتھ ہی رہی سہی کسر منّور کے جھوٹ نے پوری کر دی تھی

مشی کو اپنے ساتھ منسوب کر کے۔۔۔اُس نے زرش کی ہاں میں ہاں ملائی تھی جھوٹی فون پر باتوں اور تنہائی میں ملاقاتوں کے قصّے سنا کر

آج دوسری مرتبہ وہ خود کو سب کے سامنے بے لباس محسوس کر رہی تھی جب مشی نے روتے ہوئے دلاور کے سامنے اپنی سچائی بیان کرنا چاہی تب دلاور نے سب کے سامنے زوردار طماچہ اُس کے منہ پر لگا کر یہ ثابت کر دیا کہ وہ غلط لڑکی ہے سچ میں بدکردار ہے۔۔۔دلاور اُس وقت اِس قدر جلال میں تھا اگر منّور وہاں سے اپنی جان بچا کر نہیں بھاگتا تو شاید آج دلاور کے ہاتھوں قتل ہو جاتا۔۔۔

منّور کے فرار ہونے کے بعد دلاور مشی کو اپنے کمرے میں لے جا کر دروازہ بند کر چکا تھا اب اُس کی قسمت کا فیصلہ دوسرے کمرے میں ہو رہا تھا مشی اپنی آنکھوں کے آنسو صاف کرنے لگی تو ایک دم کمرے کا دروازہ کھلا اور غصّے میں دلاور کمرے کے اندر داخل ہوا۔۔۔دلاور کو کمرے میں آتا دیکھ کر مشی ایک دم کرسی سے اٹھی اور اُس کے پاس آتی ہوئی بولی

"میں سچ بول رہی ہوں دلاور میں اُس لڑکے کو نہیں جانتی، اُس نے میرے متعلق جو کچھ کہا وہ غلط ہے۔۔۔میں ویسی نہیں ہوں جیسا بابا سائیں مجھے سمجھ رہے ہیں"

مشی دلاور کے سامنے آکر روتی ہوئی بولی تبھی دلاور نے مشی کے منہ پر دوسرا زوردار طماچہ رسید کیا۔۔۔ جس سے مشی کو کمرے میں چاروں طرف اندھیرا دکھنے لگا وہ صدمے کی کیفیت میں دلاور کو دیکھنے لگی تب دلاور نے اُس کے بالوں کو اپنی مٹھی میں جھکڑا مشی کے منہ سے کراہ نکل گئی

"تم کیسی لڑکی ہو یہ مجھ سے بہتر کوئی دوسرا نہیں جان سکتا، تم جیسی لڑکی ایک مرد کے ساتھ نکاح کر کے شرافت سے زندگی نہیں گزار سکتی۔۔۔ بہت بڑی غلطی کی تمہیں تمہارے بھائی سے بچا کر۔۔۔ وہ تمہیں اُسی دن جان سے مار دیتا تو اچھا ہوتا تم جیسی عیاش اور جہنمی لڑکی کا اصل ٹھکانہ قبر کے علاوہ کوئی دوسرا ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔ بتاؤ کب سے چل رہا ہے تمہارا اُس لڑکے سے چکر، یوں طوئف بنی اپنے محبوب کے ساتھ کیا کر رہی تھی میرے یہاں سے جانے کے بعد"

دلاور کے الفاظ تھے کے چمڑے کا چابق مشی کی روح تک زخمی ہو گئی شدید تکلیف کے مارے وہ بلبلا کر زور سے چیخ اٹھی کیونکہ وہ اپنے باپ کی باتوں میں آکر اُس پر شک کر رہا تھا

"وہ میرا محبوب نہیں تھا تمہاری بہن کا محبوب تھا۔۔۔ تمہاری کم عمر، نیک، پارسا، شرفاء بہن جو بند کمرے میں اور اوپر چھتوں پر تنہائی میں نہ جانے کب سے اُس لڑکے سے ملتی رہتی ہے۔۔۔ خبردار جو تم نے میرے کردار کے متعلق کچھ بھی بولا،، تم نے یا پھر تمہارے باپ نے تو زبان کھینچ لوگی میں تم لوگوں کی"

مشی اپنی پوری جان لگا کر چیخ کر بولی تو دلاور نے بھی پوری طاقت لگا کر زوردار طماچہ مشی کے گال پر جڑا۔۔۔ وہ چار قدم دور فرش پر جا گری

اس کے بعد دلاور کا ہاتھ پر نہیں رکھا وہ طیش کے عالم میں مشی کے چہرے طماچوں کی صورت سرخ کرتا چلا گیا

"میری چھوٹی معصوم بہن پر اتنا گھٹیا الزام لگانے کی ہمت کیسے کی تم نے، اپنا گناہ اُس معصوم پر ڈالتے ہوئے شرم نہیں آرئی تمھیں۔۔ پہلے بھی بند کمرے کی دکان میں اُس کمینے ذلیل دانیال کے ساتھ میں نے تمہیں دیکھا تھا بے شرم لڑکی۔۔۔ کیا وہ تم نہیں تھی تنہائی میں غیر مرد سے ملنے والی، میری بہن پر

جھوٹا الزام لگایا یا اُس کا نام اپنی زبان سے لیا تو زبان کھینچ لوں گا میں تمہاری۔۔۔ نہیں بلکہ تم جیسی لڑکی اِس قابل نہیں کہ اُسے بخشا جائے جان سے مار ڈالوں گا آج میں تمہیں"

دلاور غصّے کی شدت میں چیختا ہوا بے سودھ زمین پر پری ہوئی مشی کا گلا دبانے لگا

"چھوڑو خدا کے لئے بھائی۔۔۔ بھابھی مر جائے گی، چھوڑ دو اِن کو، محبت کرتے ہو آپ ان سے۔۔۔ کیوں بھول رہے ہو"

دلاور کو مشی پر قہر ڈھاتا دیکھ کر زرش کمرے میں بھاگتی ہوئی آئی اور دلاور کی گرفت سے مشی کو نڈھال وجود کو چھڑاتی ہوئی بولی۔۔۔ دلاور اِس وقت سچ میں فراموش کر بیٹھا تھا کہ وہ مشی سے محبت کرتا تھا زرش کے یاد دلانے پر اُس نے اپنے شکنجے سے مشی کی دبوچی ہوئی گردن چھوڑی

"ابھی اِس میں سانسیں موجود ہے جا کر اِسے پاس والے قبرستان میں دفن کر آ۔۔۔ اُس کا بھائی تو کیا دنیا کا کوئی مرد ایسی لڑکی کو قبول نہیں کر سکتا مرد بن تو دلاور ے، لے جائے یہاں سے اسے"

مشی کو اپنے سُسر کی آواز سنائی دی اُس میں اِس وقت اتنی سکت موجود نہیں تھی کہ وہ ہل بھی سکتی۔۔۔ پھٹی ہوئی قمیض بکھرے ہوئے بال سوجھا ہوا لال چہرا اور ابتر حالت میں وہ یونہی بے جان سی فرش پر پڑی رہی

"باباسائیں کیسی بات کر رہے ہیں وہ بھائی کی عزت ہے،، بھائی بابا کی بات مت مانیے گا اللہ سائیں کا واسطہ آپ کو"

زرش اپنے باپ کے ظلم سے ڈرتی ہوئی رو کر دلاور سے التجا کرنے لگی مگر خوف کے مارے وہ اصلیت بھی نہیں بتا سکتی تھی نہیں تو فرش پر مشی کی جگہ وہ موجود ہوتی اور اُس کے باباسائیں چوکھٹ پر کھڑے فیصلہ سنانے کی بجائے اُس کو خود اپنے ہاتھوں سے زندہ دفن کر دیتے

"تُو چپ کر اور جاؤ یہاں سے اپنے کمرے میں۔۔۔ دلاور لے جائے اِس کے ناپاک وجود کو یہاں سے"

گرج دار آواز پر مشی بمشکل اپنی آنکھیں کھول پائی۔۔۔زرش ایک طرف کونے میں کھڑی رو رہی تھی اُس کا سُسر حقارت بھری نظروں سے اُس کے وجود کو دیکھ رہا تھا جبکہ دلاور اپنے باپ کے حکم کی تعمیل کرتا ہوا مشی کے پاس آیا اور اس کے وجود کو کلائی سے کھینچتا ہوا اُسے کمرے سے باہر لے جانے لگا

*****

متلی کے احساس ہونے کے ساتھ ہی وہ واش روم کی طرف تیزی سے بڑھی وامٹ کی صورت سارا مغلبہ نکلنے کے بعد بھی وہ خود کو ہلکا پھلکا محسوس نہیں کر سکی تھی بلکہ اس کے اندر کی بے چینی کو تھوڑی دیر پہلے ہوئے واقعہ نے اور زیادہ بڑھا دی تھی۔۔۔واش روم میں پانی کا نلکا کھولے بیسن کو دونوں ہاتھوں سے پکڑے آئینے کے سامنے کھڑی ہو کر وہ گہرے سانس لینے لگی تبھی اس کو کمرے میں شیر دل کی آواز سنائی دی وہ آفس سے آچکا تھا اور اس کو پکارتا ہوا واش روم کی جانب ہی آرہا تھا

"ہانیہ کیا ہوا طبیعت ٹھیک ہے ناں تمہاری۔۔۔یہاں دیکھو میری طرف کیسا محسوس کر رہی ہو"

شیر دل ہانیہ کی حالت دیکھ کر سمجھ گیا وہ اسے وامٹ ہوئی تھی وہ جلدی سے آگے بڑھ کر اس کی کمر سے سہلاتا ہوا اُس کے ہلکان وجود کو تھام کر فکر مندانہ لہجے میں ہانیہ سے پوچھنے لگا

"کیسا محسوس کر سکتی ہوں یہ میری حالت تم ہی نے تو بنائی ہے۔۔۔ میرے اندر یہ گند ڈال کر، تم میری طبیعت مجھ سے پوچھ رہے ہو"

ہانیہ زور سے چیختی ہوئی بولی اور غصّے بھری نظریں شیر دل پر ڈال کر ہاتھ میں پکڑا ہوا ٹاول اس پر اچھالتی واش روم سے باہر نکل گئی۔۔۔ جبکہ شیر دل ہانیہ کے الفاظ سن کر وہی کھڑا رہ گیا تین دن پہلے ان دونوں کی بیچ سب کچھ تو صحیح ہو چکا تھا بلکہ کافی حد تک سب کچھ نارمل ہو رہا تھا پھر اچانک آج ہانیہ کے رویے میں تبدیلی کی آخر کیا وجہ تھی۔۔۔ وہ پانی کا نلکا بند کرتا ہوا واش روم سے باہر نکلا تو ہانیہ کو بیڈ پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔۔۔ وہ بیڈ پر بیٹھی کسی گہری سوچ میں گم تھی۔۔۔ شیر دل اس کے برابر میں بیٹھا تب بھی وہ ہانیہ کو اپنی طرف متوجہ نہیں کر سکا شیر دل نے بیڈ پر رکھا ہانیہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا تب وہ اُس کی جانب متوجہ ہوئی

"آج آفس میں خاصا مصروف دن گزرا کیو کہ دلاور اور شبیر صاحب بھی آج آفس میں موجود نہیں تھے جس کی وجہ سے میں بالکل فراموش کر بیٹھا کہ صبح آفس کال کر کے تم نے کار اور ڈرائیور منگوایا تھا، مجھے تمہاری بات کو اِس طرح فراموش نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔ تمہارا مجھ سے خفا ہونا بالکل جائز ہے لیکن آئندہ ایسا نہیں ہوگا میں مینیجر سے کہہ کر تمہارے لیے شوروم سے آج ہی کار اور ڈرائیور کا ارینج کر دیتا ہوں تاکہ تمہیں کہیں بھی جانا ہو تو تمہارے لئے مسئلہ نہ بنے اب پلیز اپنا موڈ ٹھیک کر لو"

شیر دل بہت پیار سے اُس کا ہاتھ تھامے اپنی غلطی کو مانتا ہوا ہانیہ کو منانے لگا، پچھلے چند دنوں سے اُس نے ہانیہ کو یہی احساس دلایا تھا کہ شیر دل کے لئے دنیا میں سب سے زیادہ اہم وہی ہے اور حقیقت بھی یہی تھی پچھلے چند دنوں وہ ہانیہ کو اِسی طرح ٹریٹ کر رہا تھا جیسے وہ آسمان سے اتری ہوئی کوئی خاص ہستی ہو گھر کے نوکروں کے علاوہ رملہ بھی ہانیہ کے لیے شیر دل کا حساس ہونا نوٹ کر رہی تھی اتنی محبت اور اپنائیت کے باوجود آج تھوڑی سی غفلت پر سب کچھ خراب ہو گیا تھا شیر دل کو اپنے اوپر غصہ آنے لگا

"جو کہو گی وہ میری بات مانو گے"

ہانیہ شیر دل کی بات سن کر اُس کا چہرہ دیکھتی ہوئی شیر دل سے پوچھنے لگی۔۔۔ شیر دل نے ہانیہ کا تھاما ہوا ہاتھ اپنے ہونٹوں سے لگایا

"میرے اختیار میں تو ہو چاند اور تارے توڑ کر لے آؤں تمہارے لیے، شیر دل کی جان بھی حاضر ہے، تم بولو تو سہی"

شیر دل دل و جان سے نثار ہوتا ہوا ہانیہ سے بولا

"چاند اور تارے توڑ کر لانا ناممکن سی بات ہے تو میں ایسی فرمائش ہی کیوں کروں یہ سب تو کتابی باتیں ہیں۔۔۔ شیر دل مجھے یہ بچہ نہیں چاہیے اِس بچے کو پیدا نہیں کرنا مجھے"

ہانیہ کی بات سن کر شیر دل کے ہاتھ کی گرفت کمزور پڑ گئی وہ ایک پل کے لیے کچھ بھی نہیں بول سکا صرف ہانیہ کو خاموشی سا دیکھے گیا

"ہانیہ یہ ہمارا بچہ ہے ہم دونوں وقت تم اِسے کیسے۔۔۔"

شیر دل اپنا جملہ مکمل بھی نہیں کر سکا ہانیہ نے اُس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑایا

"ہمارا نہیں صرف تمہارا۔۔۔ یہ بچہ جائز نہیں ہے، حرام ہے۔۔۔میں اِسے دنیا میں نہیں لانا چاہتی ہوں"

ہانیہ تلخ لہجے میں بولتی ہوئی بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی

"ہانیہ پلیزاِس طرح مت بولو مجھے تکلیف ہو رہی ہے تمہاری بات سن کر"

تکلیف دہ تاثرات اُس کے چہرے پر نمایاں تھے وہ ہانیہ کو دیکھتا ہوا بولا جو نہ جانے کیوں آج اس وقت اُسے سخت دل کی لگی۔۔۔ جس بات پر اسے تکلیف ہوئی تھی کتنی آسانی سے وہ بچہ ختم کرنے والی بات کہہ رہی تھی

"اور تمہیں تکلیف سے بچانے کے لیے میں تکلیف برداشت کرو بولوں تم یہ چاہتے ہو۔۔۔ شیر دل یہ بچہ ناجائز ہے مجھے یہ بچہ نہیں چاہیے میں نے کہہ دیا ہے بس"

ہانیہ سختی سے کہتی ہوئی شیر دل سے دور جا کر صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔ شیر دل ضبط کی شدت سے سرخ ہانیہ کو خاموشی سے دیکھتا رہا پھر چلتا ہوا اُس کے پاس آیا اور دوزانو ہو کر ہانیہ کے سامنے بیٹھا

"یہ میری اولاد ہے ہانیہ اُس کو ناجائز بول کر دوبارہ گالی مت دینا اِسے، اِس بچے کو دنیا میں لے آؤ۔۔۔ اِس کے بدلے تم جو چاہتی وہ میں کروں گا، تمہاری ہر بات مانوں گا بس تم اِسے ختم کرنے کی بات مت کرو۔۔ میری خاطر یہ تکلیف برداشت کر لو اِس کے بعد میں تمہیں کبھی کچھ نہیں کہوں گا"

شیر دل ہانیہ کے گود میں رکھے ہوئے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر اُس سے کہنے لگا تو ہانیہ دبے دبے غصّے میں چیخ اٹھی

"تمہاری خاطر کیوں تمہاری یہ بات مانوں میں آخر ایسا کون سا کارنامہ انجام دیا ہے تم نے میرے لیے جو میں تمہاری خاطر اِس بچے کو دنیا میں لاؤ۔۔۔ ٹھیک ہے تمہیں یہ بچہ چاہیے ناں مجھ سے تو پھر میں تمہیں یہ بچہ پیدا کر کے دے دیتی ہوں مگر اِس کے بعد پھر تمہیں مجھے چھوڑنا ہوگا شیر دل اور تم اِس بات سے انکار نہیں کرو گے"

ہانیہ اُسے اپنا فیصلہ سناتی ہوئے بولی شیر دل ایک مرتبہ پھر اس کی بات پر کچھ بول نہیں سکتا وہ خاموشی سے ہانیہ کو دیکھتا رہا۔۔ اخر آج اُس سے ایسی کون سی غلطی ہوگئی تھی جس کے بدلے وہ یوں ظالم بنی ہوئی اس سے ایسی باتیں بول کر اس کی جان لینے پر تُلی ہوئی تھی

"تمہیں اپنے سے جدا کر لینے کا مطلب ہے خود کو ختم کر لینا، یہ بھی میرے اختیار میں نہیں ہے نہ میں تمہیں چھوڑنے کا تصور کر سکتا ہوں نہ اِس بچے کو ہانیہ مجھ سے وہ مطالبہ مت کرو جو میں کبھی بھی پورا نہیں کر سکو"

شیر دل کی بات سن کر ہانیہ کو اُس پر نئے سرے سے غصہ آنے لگا

"تم مجھے نہیں چھوڑ سکتے اور یہ بچہ بھی تمہیں چاہیے۔۔۔یعنی تم میری بات نہیں مان سکتے تو پھر کیوں بیٹھے ہو میرے سامنے۔۔ چلے جاؤ یہاں سے شیر دل پلیز چلے جاؤ اِس کمرے سے اسی وقت،، میں تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی ہوں ابھی"

ہانیہ غصّے میں شیر دل کے ہاتھوں کو بری طرح جھٹکتی ہوئی خود صوفے سے اٹھ کھڑی ہوئی اور رخ موڑ کر کھڑی ہو گئی۔۔۔

شیر دل سمجھ گیا وہ واقعی اپنی بات پوری نہ ہونے پر اُس سے خفا تھی اور اُس کی شکل نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔ شیر دل اُس کی نارضگی اور غصّہ تو برداشت کر سکتا تھا مگر اُس کی بات نہیں مان سکتا تھا اِس لئے کمرے سے باہر نکل گیا

شیر دل کے کمرے سے جانے کے بعد وہ اپنے موبائل کی اسکرین پر جگمگاتا ہوا اجنبی نمبر دیکھنے لگی وہ جانتی تھی اُس کو حسام کو کال کر رہا ہے اُس کا تھوڑی دیر پہلے شاپنگ مال میں حسام سے ٹکراہوا تھا جس کے بعد ہانیہ کی دنیا ہی بدل گئی تھی وہ دونوں ایک دوسرے کو خاموشی سے کھڑے کتنی دیر تک دیکھتے رہے تھے پھر ہانیہ خود ہی وہاں سے سیدھا گھر چلی آئی تھی تب سے اُس کے دل کی عجیب سی کیفیت تھی۔۔۔ ہانیہ موبائل پر آتی حسام کی کال رسیو کرنے لگی

*****

"دروازے پر کیوں کھڑے ہو اندر آ جاؤ"

رملہ اپنے کمرے کے دروازے پر کھڑے شیر دل کو دیکھتی ہوئی بولی ساتھ ہی اس نے اپنا موبائل بھی سائیڈ پر رکھ دیا وہ کافی دیر سے مشی کو کال ملا رہی تھی مگر اُس کا نمبر دو دن سے ہی مسلسل بند جا رہا تھا

"کیا ہوا تھا میرے پیچھے، ہانیہ کا موڈ اِس قدر خراب کیوں ہے۔۔۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ اُس کے خراب موڈ کے پیچھے کوئی وجہ نہ ہو"

شیر دل رملہ کے کمرے میں آتا ہوا رملہ سے پوچھنے لگا تو وہ تعجب کرتی شیر دل سے بولی

"ایسا تو کچھ بھی نہیں ہوا، شام میں اُسے شاپنگ مال جانا تھا عزیر اور صائمہ کے لئے گفٹ وغیرہ لینے کے لیے تو اتفاق سے میری گاڑی خراب تھی تو نزیر اُس کے لیے ٹیکسی لے آیا۔۔۔ مگر تب تک تو اس کا موڈ بالکل ٹھیک تھا"

رملہ شیر دل کو دیکھتی ہوئی اسے ہانیہ کے بارے میں بتانے لگی مگر شیر دل اسے کافی زیادہ پریشان لگ رہا تھا

"یہ میرے اِن ہاتھوں کو دیکھیں،،ان میں موجود لرزش دیکھ رہی ہیں آپ،،آپ کو اندازہ نہیں بالکل ایسے ہی اِس وقت میرے دل کی کیفیت ہے۔۔۔وہ یہ بچہ نہیں چاہتی اور میرے سمجھانے پر وہ مجھے چھوڑنے کی بات کر رہی ہے۔۔۔آپ مجھے بتائیں میرے لئے یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ میں اس کو چھوڑ دوں۔۔۔شیر دل جینا تو چھوڑ سکتا ہے مگر اُسے نہیں یہ بات آخر وہ کیوں نہیں سمجھ پاتی۔۔۔آپ کی بیٹی ہے ناں وہ مگر آپ میری بھی کیفیت اچھی طرح سمجھتی ہو گیں پلیز اُسے بتایئے کہ میں اپنے بچے کو یا اُسے چھوڑنے کا تصور نہیں کر سکتا"

اِس وقت رملہ سے بات کرتے ہوئے شیر دل کی بے بسی عروج پر تھی۔۔۔ہانیہ کی بات پر وہ کافی زیادہ ڈسٹرب ہو چکا تھا جس کا اندازہ رملہ خود شیر دل کی بے چین کیفیت سے لگا چکی تھی

"شیر ریلکس کیا ہو گیا ہے تمہیں۔۔۔وہ تمہیں نہیں چھوڑ رہی ہے ایسا کچھ نہیں ہو رہا، سنبھالو خود کو یہاں بیٹھو تمہیں میں ایک بات بتاتی ہوں۔۔۔دیکھو بیٹا جیسے ان دنوں اُس کی طبیعت چل رہی ہے اِس

میں لڑکی کے موڈ ایسے ہی سوئنگ ہوتے ہیں کبھی چڑچڑاپن کبھی اداسی کبھی غصّہ ایسی کنڈیشن میں ایسے ہی پریڈ سے گزرتی ہے تمام لڑکیاں۔۔۔ تم بلاوجہ ٹینشن لے رہے ہو غصے میں اُس نے ایسے ہی بول دیا ہو گا تم سیریس مت لو اُس کی بات کو"

رملہ شیر دل کو نارمل حالت میں لانے کے لئے بولنے لگی ورنہ اُس کے چہرے پر انجانا خوف دیکھ کر وہ خود بھی پریشان ہو چکی تھی

"آپ اتنی آسانی سے بول رہی ہیں کہ میں اُس کی بات کو نہ سوچوں، میری تو پوری زندگی داؤ پر لگ گئی ہے اُس کی بات سن کر آپ ہانیہ سے بولیں اُسے سمجھائیں کہ شیر دل اُس کی کسی بات سے انکار نہیں کرے گا کوئی بات نہیں ٹالے گا لیکن وہ مجھ سے ایسی باتیں ہرگز نہ کرے جس کے بعد مجھے اپنے جینے کا مقصد بے کار لگنے لگے۔۔۔ آپ کہہ رہی ہیں کہ اُس کی باتوں کو سیریس نہ لو ایک اُسی کو تو اپنی زندگی میں سیریس لے لیا ہے۔۔۔ آپ سمجھ رہی ہیں میری بات آپ مجھے شیر کہتی ہیں دنیا کے لیے میں شیر ہی ہو، بالکل شیر جیسی طبیعت اور طاقت رکھتا ہوں مگر ہانیہ کے لئے میرا دل شیر کے جیسا مضبوط نہیں ہے"

وہ نہ جانے اور بھی کیا کچھ بول رہا تھا رملہ کمرے کے دروازے پر خاموش کھڑی ہانیہ کو دیکھنے لگی جو شیر دل کی باتیں سن رہی تھی۔۔اچھا ہی تھا وہ شیر دل کی باتیں خود سن چکی تھی۔۔۔رملہ کے دروازے پر دیکھنے کی وجہ سے شیر دل خود بھی پیچھے مڑ کر دیکھنے لگا،،وہ ہانیہ کو وہاں موجود پا کر چلتا ہوا اُس کے پاس آیا۔۔ہانیہ ضبط سے اُس کی سرخ آنکھیں اور اترا ہوا چہرہ دیکھنے لگی

"کمرے میں چلو بات کرنی ہے تم سے"



ہانیہ آہستگی سے بولتی ہوئی ایک نظر رملہ پر ڈال کر واپس کمرے میں چلی گئی شیر دل خود بھی ہانیہ کے پیچھے اپنے کمرے میں جانے لگا

******

شیر دل بیڈ پر بیٹھا ہوا خاموشی سے ہانیہ کو دیکھ رہا تھا جیسے وہ خاموشی سے اُس کا چہرہ دیکھ رہی تھی اُس کی یہی حالت دیکھ کر وہ کمزور پڑ جاتی تھی۔۔۔اپنے دل کو لاکھ ملامت کرلے اس کے باوجود اُس کا دل اِس شخص کی طرف مائل ہونے لگتا

"کیا کچھ بولے جارہے تھے ماما کے آگے تم۔۔۔ایک مرد ہو کر اِس طرح بے بسی کا اظہار کرو گے حیرت ہورہی ہے مجھے تم پر"

ہانیہ سچ میں اُس جوان مرد پر حیرت کرتی ہوئی بولی تو شیر دل اپنے دونوں ہاتھوں میں ہانیہ کا چہرہ تھام لیا

"ایک خدا کی ذات کے علاوہ دنیا کی کوئی طاقت مجھے نہ تو اپنے سامنے جھکانے پر مجبور کر سکتی ہے نہ میں کسی دوسرے کے سامنے بے بس ہو سکتا ہوں لیکن تمہارا معاملہ دوسروں سے مختلف ہے۔۔۔ہانیہ پلیز آئندہ کبھی بھی مجھے چھوڑنے کی بات مت کرنا میرا بچہ اور تمہاری ذات میرے لئے سب سے زیادہ اہم ہے تم دونوں کے بغیر میں کچھ بھی نہیں اگر دوبارہ کبھی تمہارے دل میں مجھے چھوڑنے کا خیال آئے تو سیدھا سیدھا میری جان لے لینا اپنے ہاتھوں سے"

شیر دل کی بات پر ہانیہ نے اُس کا چہرہ بھی اپنے ہاتھوں میں تھام لیا

"بالکل صحیح کہہ رہے ہو تم اگلی بار میں تمہیں چھوڑنے کی بات کرنے کی بجائے اپنے ہاتھوں سے تمہاری جان لے لوں گی۔۔۔اور مجھے یقین ہے تم آگے سے سوال تک نہیں کرو گے ہے ناں"

ہانیہ بولتی ہوئی ایسے ہنسی جیسے اُس نے اپنی بات کو مذاق کا رنگ دیا ہو۔۔۔ ہانیہ کے نارمل ہونے پر شیر دل نے اطمنانیت کا اظہار کرتے ہوئے اپنے ہونٹوں سے ہانیہ کے ماتھے کو چھوا

"سوال تو دور کی بات آئندہ کبھی ایسا موقع آیا جب تمہیں شیر دل کی جان چاہیے ہو تو شیر دل اُف تک نہیں کرے گا تمہارے آگے"

شیر دل کی بات پر ہانیہ نے اُس کے چہرے سے اپنے ہاتھوں ہٹائے

"میں نے ایسا مذاق میں بولا تھا میں کیوں لینے لگی تمہاری جان"

ہانیہ کے سیریس ہو کر بولنے پر شیر دل مسکرایا اس نے اپنے دونوں بازو کھولے اس کے بازوؤں میں ہانیہ سما گئی۔۔۔ شیر دل ہانیہ کے نازک وجود کو باہوں میں بھر کر بیڈ پر دراز ہو گیا۔۔۔اِس سے پہلے وہ ہانیہ کے چہرے پر جھکتا ہانیہ بول پڑی

"تھوڑی دیر پہلے تم نے بولا تھا تم میرے لیے کار اور ڈرائیور کا کا ارینج کرو گے۔۔۔ کل صبح مجھے اپنے لیے نیو کار اور ساتھ میں ڈرائیور بھی چاہیے"

کچھ سوچ کر ہانیہ شیر دل کو دیکھتی ہوئی بولی

"کل صبح تمہارے جاگنے سے پہلے، تمہیں تمہاری گاڑی بمعہ ڈرائیور کے گھر کے پورچ میں ملے گی اور کوئی حکم کرو"

شیر دل محبت لٹاتی ہوئی نظروں سے ہانیہ کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگ اس کا بس نہیں چلتا کہ دنیا کے سارے خزانے تمام خوشیوں کا ڈھیر اپنی جان سے پیاری بیوی کے قدموں میں لگا دیتا

"دوسرا حکم یہ ہے کہ تم جا کر ماما کے ساتھ ڈنر کر لوں میں نے شام میں اسنکس لے لیے تھے اب ڈنر نہیں کر سکتی بس ریسٹ کرو گی"

ہانیہ شیر دل کی نظروں کو پہچان کر اسے اُس کے ارادے سے باز رکھنے کے لیے بولی وہ اِس وقت شیر دل کی قربت نہیں بلکہ تنہائی چاہتی تھی

"تھوڑی دیر پہلے تم اپنے غصے سے میرا خون خشک کر چکی ہو، اب مجھے تھوڑا سا میرے لئے وقت دو، اس کے بعد سو جانا پھر میں ڈسٹرب نہیں کروں گا تمہیں"

شیر دل ہانیہ کے چہرے پر نظریں ٹکائے اُس سے بولا۔۔۔وہ اس کا جواب سنے بغیر ہانیہ کی گردن پر جھک گیا جبکہ ہانیہ کا دھیان اپنے اوپر جھکے شیر دل کی بجائے اپنے موبائل کی اسکرین پر تھا جس پر حسام کے نمبر سے میسج آیا تھا۔۔اس نے کل ملاقات کی جگہ میسج میں بتائی تھی

"شیر دل اب بس کرو آرام کرنے دو مجھے میں تھک چکی ہوں"

حسام کا میسج پڑھنے کے بعد ہانیہ اپنے لہجے میں بے زاریت ظاہر کرتی بولی شیر دل ایسے ہی اُس کی ذات میں مدہوش ہو کر غافل ہو جاتا تھا جس پر کبھی کبھی ہانیہ اُکتا جاتی۔۔۔ہانیہ کے بولنے پر شیر دل اُس کا احساس کر کے پیچھے ہٹ گیا وہ خود بیڈ پر لیٹ کر ہمیشہ کی طرح ہانیہ کا سر اپنے سینے پر رکھتا ہوا اس کے بالوں میں اپنی انگلیاں پھیرنے لگا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یہ عمل ہانیہ کو پر سکون کرتا ہے

"کل کہیں جانا ہے تمہیں"

شیر دل کی چلتی ہوئی اپنی بالوں میں انگلیوں کو محسوس کر کے وہ پر سکون ہوتی اُس کے سینے پر لیٹی تھی تبھی شیر دل کی آواز پر چونکی

"ہاں ایک دوست ہے اس سے ملنا ہے۔۔۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو"

ہانیہ اُس کے بغیر سینے سے سر اٹھائے بغیر شیر دل سے پوچھنے لگی شاید اُس کے اتنے ارجنٹ گاڑی منگوانے پر وہ پوچھ رہا تھا

"ویسے ہی پوچھ رہا تھا بس دھیان سے جانا اپنے ساتھ شیر و کا خیال رکھنا"

شیر دل کے بولنے پر ہانیہ کنفیوز ہو کر اس کے سینے سے سر اٹھاتی ہوئی شیر دل کو دیکھنے لگی جیسے پوچھنا چاہ رہی ہو یہ شیر و کون سی مخلوق ہے۔۔۔ شیر دل کے آنکھوں کے اشارے پر وہ اپنے پیٹ کی طرف دیکھ کر شیر دل کو گھورتی ہوئی بولی

"توبہ ہے شیر دل اس سے زیادہ کوئی عجیب نام تمہارے دماغ میں نہیں آیا"

ہانیہ شیر دل سے بولتی ہوئی دوبارہ اُس کے سینے پر سر رکھ کر لیٹ چکی تھی، شیر دل اس کی بات پر ہنستا ہوا دوبارہ اُس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا

"شیر دل تمہیں میرے اوپر سب سے زیادہ کونسا کلر اچھا لگتا ہے مطلب میں تمہیں کون سے رنگ میں سب سے زیادہ اٹریکٹ کرتی ہوں"

ہانیہ کے سوال پر شیر دل کے ہاتھ رکے پھر وہ سوچتا ہوا بولا

"بلیک کلر کے ڈریس میں تمہیں دیکھ کر دل چاہتا ہے دنیا کے سارے منظر نظروں کے سامنے سے غائب ہو جائے اور میں بس تمہیں دیکھتا رہوں اور جب تم ریڈ کلر میں ہو تب میرے دل میں خیال آتا ہے شاید ہی اِس دنیا میں میری بیوی سے زیادہ خوبصورت کوئی دوسری لڑکی ہو سکتی ہے مگر بات ساری ان دونوں رنگوں پر ختم نہیں ہوتی، ہر رنگ میں تم منفرد لگتی ہو بتاؤ تمہیں کل یلو کلر میں تمہیں دیکھ کر میرے دل میں کیا خیال آرہا تھا"

شیر دل اپنی ہی رو میں بولتا ہوا ہانیہ سے پوچھنے لگا جس پر ہانیہ جلدی سے بولی

"نہیں پلیز ابھی بالکل نہیں بتاؤ باقی کہ رنگوں کا میں بعد میں سن لوگی ابھی میں سونا چاہتی ہوں"

ہانیہ کی نیند سے بھری آواز سن کر شیر دل خاموش ہو گیا تاکہ وہ سکون سے سو جائے جبکہ نیند میں جانے سے پہلے ہانیہ سوچ چکی تھی کل اسے ریڈ اور بلیک کلر کے کمبینیشن کے ڈریس میں حسام سے ملنے کے لیے جانا تھا

******

"کھانا ملے گا یا آج بھی کل کی طرح سارا دن بستر توڑنے کا ارادہ ہے"

کل کی بانسبت آج اس کے چہرے پر سوجھن کم ہوئی تھی بخار کی شدت میں بھی کمی آئی تھی البتہ سارا جسم ابھی تک پرسوں والی مار سے دکھ رہا تھا دلاور کی آواز پر مشی نے بستر پر لیٹے لیٹے اُس کی طرف دیکھا مگر وہ مشی کے چہرے پر نظر ڈالے بغیر دوسرے کمرے میں چلا گیا

پرسوں رات کو وہ اسے اپنے ساتھ شہر لے آیا تھا کیونکہ دلاور کا باپ مشی جیسی بدکردار لڑکی کو اپنے گھر پر رکھنے کے لئے تیار نہیں تھا جبکہ دلاور مکمل طور پر الجھ چکا تھا۔۔ مشی کی حرکت کی وجہ سے نہ تو وہ مشی کو اپنے ساتھ رکھنے پر خوش نہ ہی وہ اُسے اُس کے بھائی کے گھر چھوڑ سکتا تھا ورنہ شیر دل مشی کا نیا کارنامہ سن کر اُس کی جان لے لیتا۔۔۔ جان لینے کی کوشش تو پرسوں رات اُس نے بھی کی تھی مگر زرش کے یاد دلانے پر کہ وہ اُس کی محبت ہے دلاور مشی کو زندگی بخش چکا تھا مگر خود مشی کی حرکت پر اُس کو بخشنے کے لیے تیار نہیں تھا

یہ شیر دل کا ہی دیا ہوا گھر تھا جہاں دلاور مشی کو اپنے ساتھ لایا تھا کل سے اُسے بخار تھا۔۔۔ سارا دن مشی کو اپنا ہوش نہیں تھا خود دلاور بھی اُسے یہاں لا کر اُس سے بالکل لاتعلق ہو گیا تھا۔۔۔ کل مشی سارا دن بستر پر لیٹی رہی مگر آج دلاور کچن کا سارا سامان اٹھا لایا تھا مشی ہمت کرتی ہوئی کچن میں آئی جہاں شیلف پر ڈھیر ساری سبزیاں، دالیں، گوشت اور پھلوں کے علاوہ دیگر اشیاء موجود تھی۔۔۔ مشی آہستہ آہستہ ساری چیزوں کو فریج اور کیبنٹ میں رکھنے لگی

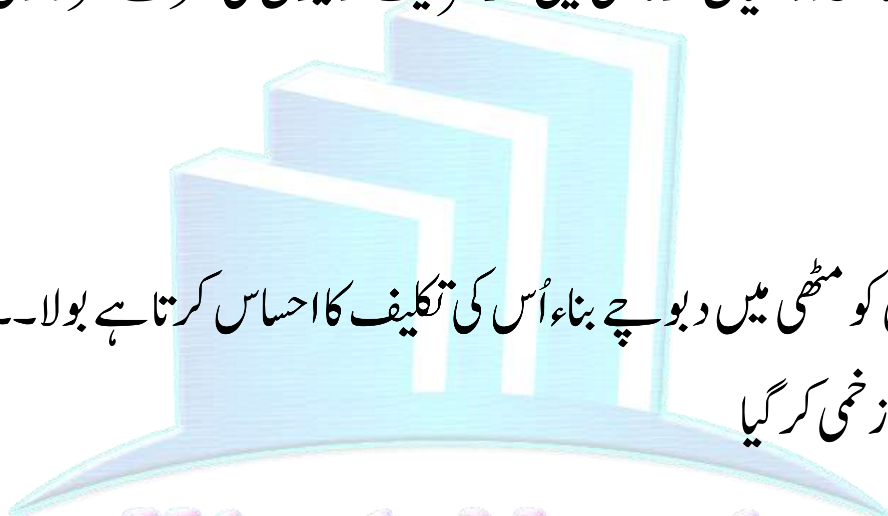
"ہاتھ تیزی سے چلاؤ جیسے تمہاری زبان چلتی ہے پھر کھانا بھی بنانا ہے تم نے"

دلاور کی آواز پر مشی دہلیز پر کھڑے دلاور کو دیکھنے لگی اُس نے پرسوں دلاور کا جو روپ دیکھا تھا وہ اُس دلاور سے بالکل مختلف تھا جسے وہ ہمیشہ سے دیکھتی آ رہی تھی

"میں کھانا کیسے بنا سکتی ہوں مجھے نہیں معلوم کھانا کیسے بنتا ہے"

مشی دلاور کو دیکھتے ہوئی بولی اسے تو انڈا تک ابالنا نہیں آتا تھا پھر وہ کھانا کیسے بنا لیتی مشی کی بات سن کر دلاور چلتا ہوا اس کے پاس آیا اور اچانک ہی اُس نے مشی کے بالوں کو اپنی مٹھی میں بھر لیا جس پر مشی کے منہ سے کراہ نکلی

"غیر مردوں کے ساتھ دوستیاں کرنا آتی ہیں مگر شریف لڑکیوں کی طرف گھرداری کرتے ہوئے جان نکلتی ہے تمہاری"



دلاور اُس کے بالوں کو مٹھی میں دبوچے بناء اُس کی تکلیف کا احساس کرتا ہے بولا۔۔۔ دلاور کا پھینکا ہوا نشتر مشی کو اندر تک زخمی کر گیا

"بال چھوڑو میرے درد ہو رہا ہے مجھے"

مشی آنکھوں میں آنسوؤں کے ساتھ دلاور سے بولی وہ تصور بھی نہیں کر سکتی تھی کہ دلاور اس کے ساتھ ایسا سلوک کرے گا۔۔ مشی کے بولنے پر دلاور اُس کے بالوں کو مزید سختی سے پکڑتا ہوا بولا

"کھانا کون بنائے گا جواب دو پہلے"

دلاور اس کے درد اور آنسوؤں کی پرواہ کیے بغیر ایک بار پھر مشی سے پوچھنے لگا

"میں۔۔۔میں کوشش کرتی ہوں کھانا بنانے کی"

مشی نے سسکتے ہوئے بولا تو دلاور نے جھٹکے سے اُس کے بالوں کو چھوڑا مشی کا سر کیبنٹ پر لگتے لگتے بچا

"کوشش نہیں کرنی ہے کھانا بالکل ٹھیک بننا چاہیے ورنہ تمہاری ہڈیوں کا سرمہ بنادوں گا، تم وہ لڑکی ہو ہی نہیں جسے کسی بھی کام میں رعایت دی جائے۔۔۔تم نے اپنے بھائی کی عزت نیلام کی، میں نے اُس کے باوجود تم سے نکاح کیا۔۔ تمہیں پیار اور عزت دینی چاہی مگر تم نے اپنی عادت نہیں چھوڑی میرے گھر پر میرے پیٹھ پیچھے نئے عاشق سے ملتی رہی۔۔۔ نفرت ہو رہی ہے مجھے خود سے جو میں نے تم جیسے گھٹیا لڑکی سے محبت کی میرا باپ بالکل صحیح کہہ رہا تھا تم جیسی لڑکی کو زندہ دفن کر دینا چاہیے۔۔۔اُس دن تمہارا بھائی بھی بالکل صحیح کرنے والا تھا تمہارے ساتھ، اپنی پرسوں والی حرکت سے تم میرے دل

میں اپنے لیے محبت اور عزت دونوں چیزیں کھو چکی ہو۔۔۔اگر آئندہ تم نے ایسی حرکت کی تو میں اب سچ میں جان لے لوں گا تمہاری"

دلاور مشی سے بولتا ہوا کچن سے باہر چلا گیا مشی آنکھ ک
سے آنسو صاف کرتی ہوئی سوچنے لگی کہ وہ کھانے میں کیا بنائے

******

کھانے میں جیسے جیسے اس نے آلو کی سبزی بنالی تھی جو دلاور نے خاموشی سے کھائی جبکہ مشی کی جان خشک ہو رہی تھی کیوکہ آلو صحیح سے نہیں گلے تھے اُس میں نمک تیز ہو گیا تھا شاید اُس کی طبیعت خرابی کی وجہ سے دلاور خاموشی سے کھانا کھاتا رہا

مگر اُس نے ایک بار بھی مشی سے نہیں پوچھا کہ اُس نے کھانا کھایا ہے یا نہیں کھانے کے بعد اُس نے مشی سے چائے بنانے کہا تو وہ دلاور کے لیے چائے بنا کر اس کے کمرے میں لائی دلاور آنکھیں بند کئے بیڈ پر لیٹا ہوا تھا

"چائے"

مشی کی آواز پر وہ آنکھیں کھول کر اسے دیکھنے لگا

"چائے کا گھونٹ بھر کر بتاؤ کہ یہ صحیح بنی ہے"

دلاور اُسے حکم دیتا ہوا بولا تو مشی نے چائے کا گھونٹ بھرا۔۔ چائے اچھی خاصی شہد ہو رہی تھی

"میٹھی ہو گئی ہے میں دوبارہ بنا کر لاتی ہوں"

مشی اُس کے چہرے کے سنجیدہ تاثرات دیکھتی ہوئی بولی

"چائے کا کپ میز پر رکھ دو۔۔ اور کل سے کوشش کرنا کہ صحیح طریقے سے ہر چیز بناؤ"

مشی کو محسوس ہوا وہ اس پر ترس کھا کر اُس کی جان بخش رہا تھا مشی دلاور کی بات سن کر اس کے کمرے سے نکلنے لگی

"کہاں جا رہی ہو یہاں آکر پاؤں دباؤ میرے"

دلاور کی بات پر مشی خاموشی سے اُس کا چہرہ دیکھنے لگی

"وہاں کھڑی رہ کر شکل مت دیکھو میری، جو کہا ہے وہ کرو"

دلاور کی آواز پر مشی دلاور کے قدموں کے پاس بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔اتنی دیر سے کھڑے رہ کر اُس کے اپنے پاؤں دکھ گئے تھے۔۔۔وہ دلاور کے پاؤں دیکھنے لگی جو دلاور اُس کے بیٹھنے پر مشی کی گود میں رکھ چکا تھا۔۔۔ڈبڈبائی انکھوں کے ساتھ وہ دلاور کے پاؤں دبانے لگی

ایک وقت وہ تھا جب وہ اسے حقیر فقیر اور بھائی کا ملازم سمجھ کر اپنے کام کرواتی تھی اور آج اس پر کیا وقت آچکا تھا

دلاور آنکھیں بند کر کے بیڈ پر لیٹا ہوا تھا وہ جانتا تھا کہ مشی اِس وقت اپنی قسمت پر آنسو بہا رہی تھی مگر وہ پرسوں والے واقعہ کے بعد بھی اگر اُس سے نرمی برتتا تو خود کو نامرد محسوس کرتا۔۔۔اتنا کچھ وہ لڑکی اپنے ساتھ کر چکی تھی تب بھی وہ ان باتوں سے سبق لینے کی بجائے نئی یاریاں لگانے سے باز نہیں آئی تھی۔۔۔پرسوں والے قصے کا سوچ کر دلاور کا خون مسلسل دو دن سے کھولے جا رہا تھا۔۔۔اچانک اُس کا موبائل بجنے لگا

"جی میں بالکل ٹھیک ہوں،، گھر میں بھی سب ٹھیک ہیں۔۔۔جی مشی کا موبائل خراب ہو گیا ہے تبھی آپ سے رابطہ نہیں کر سکی ہو گی۔۔۔نہیں نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں دراصل اِس وقت وہ زرش کے ساتھ اُس کی سہیلی کے گھر گئی ہے واپس آجائے تو بات کرواتا ہوں آپ سے۔۔۔جی میں بھی سوچ رہا اُسے یہاں اپنے ساتھ لے آؤ بالکل آپ صحیح کہہ رہی ہیں"

دلاور کی باتوں سے صاف لگ رہا تھا اس کے پاس آنے والی کال رملہ کی تھی۔۔۔جس سے دلاور خود ہی بات کر کے موبائل سائڈ پر رکھ چکا تھا

اب وہ مشی کی گود سے پاؤں ہٹا کر اٹھ کر بیٹھ گیا اور مشی کا بازو زور سے دبوچا

"تھوڑی دیر بعد میرے سامنے اپنی ماں سے بات کروں گی تم، اگر کسی کو بھی خبر ہوئی یا شک گزرا کہ تم یہاں میرے ساتھ شہر میں موجود ہو تو کھال کھینچ ڈالوں گا تمہارے جسم سے تمہاری"

دلاور مشی کو بازو سے پکڑ کر اسے دھمکاتا ہوا بولا۔۔۔ مگر مشی دلاور کے لہجے اُس کے رویے کو نظر انداز کرتی روتی ہوئی دلاور کے سینے سے لگ گئی جس پر دلاور بالکل گنگ رہ گیا

"میں اتنی بھی بری نہیں ہوں دلاور پلیز میرے ساتھ ایسا سلوک مت کرو ورنہ میں مر جاؤں گی۔۔۔ تم ایسے کیسے کر سکتے ہو میرے ساتھ۔۔۔۔ تم تو محبت کرتے ہو مجھ سے"

مشی اُس کے سینے سے لگ کر آنسو بہاتی ہوئی دلاور سے بولی تو دلاور نے مشی کو خود سے جدا کرتے ہوئے سختی سے مشی کے جبڑے پکڑتے ہوئے اُس کا منہ دبوچا

"میں نے تم سے کہا تھا ناں کہ تمہیں میں اپنی عزت بنا چکا ہوں۔۔۔اور میری عزت پر کبھی حرف نہیں آنے دینا۔۔۔ کیوں کیا تم نے میرے ساتھ پھر اِس طرح، جانتی ہو کتنی بڑی تکلیف دی ہے تم نے مجھے۔۔۔ ختم کر چکی ہو تم میرے دل سے اپنے لیے محبت اور اپنا مقام"

دلاور غصّے میں مشی کو بولتا ہوا اس کا منہ جھٹک کر بیڈ سے اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گیا

*****

"وہاں کیوں کھڑی ہو اندر آکر بیڈ روم نہیں دیکھوں گی"

حسام کے بولنے پر ہانیہ آئستہ قدم اٹھاتی ہوئی اُس کے بیڈ روم میں چلی آئی کل حسام کے بے حد اصرار کرنے پر وہ اُس کی بات مانتے ہوئے آج اس کے گھر آئی تھی۔۔ سامنے دیوار پر بڑی حسام اور مہرین کی تصویر دیکھ کر ہانیہ کو غصّہ آنے لگا

"اِس وقت جتنا غصہ تمہیں اِس تصویر کو دیکھ کر آرہا ہے،،اب اُس سے زیادہ غصہ مجھے اِس تصویر کو دیکھ کر آتا ہے۔۔۔کاش اِس تصویر میں مہرین کی جگہ تم ہوتی تو آج میری زندگی خوشیوں سے بھری ہوتی"

سرد آہ بھر کر بولتا ہوا حسام ہانیہ کو دیکھنے لگا،ہانیہ حسام کی بات پر اُس کو دیکھتی ہوئی اُس کے بیڈ روم سے باہر نکل گئی اور چلتی ہوئی سیٹنگ ایریا میں آگئی

پانچ ماہ پہلے وہ حسام سے ملی تھی تب حسام نے اُس سے اپنے کیے کی معافی مانگی تھی۔۔۔

اس کے بعد اس کا اور حسام کا موبائل کالز پر باتوں کا سلسلہ چل نکلا۔۔۔وہ حسام کے بے حد اصرار پر تین سے چار مرتبہ اور بھی حسام سے ملنے آئی تھی مگر آج اُس کے گھر حسام کے بلانے پر پہلی بار آئی تھی

"تمہارا گھر کافی بڑا ہے اور کافی خوبصورت بھی"

ہانیہ صوفے پر بیٹھ کر حسام سے بولی تو حسام ہانیہ کے پاس آکر صوفے کے نیچے اُس کے قدموں میں بیٹھ گیا

"مجھے اِس بڑے گھر سے اور مہرین سے کوئی غرض نہیں ہے ہانیہ۔۔۔میں تمہیں اپنی زندگی سے نکال کر جو غلطی کر چکا ہوں اُس پر اب بے حد پچھتا رہا ہوں"

حسام ہانیہ کے قدموں میں بیٹھا ہانیہ کو ایک بار پھر بتانے لگا کہ وہ اُس کے بغیر اپنی زندگی میں خوش نہیں تھا۔۔۔اِن پانچ ماہ میں وہ ہانیہ سے یہی باتیں کرتا آیا تھا کہ اِس دن اپنی عزت کو شیر دل کے حوالے کر کے وہ سخت نادم تھا۔۔۔ہانیہ کو اس حالت میں (پریگننٹ) دیکھ کر وہ افسوس کرتا

"اپنی غلطی پر پچھتانے کی بجائے تم اپنی غلطی کو اب بھی سدھار سکتے ہو حسام"

ہانیہ کے یوں اچانک بولنے پر حسام کے اوپر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے گا آخر کو پانچ ماہ سے وہ اُس کے منہ سے یہ جملہ سننے کا منتظر تھا

"غلطی سدھارنے کا مطلب یہی ناں کہ میں مہرین کو چھوڑ دو اور تم شیر دل کو چھوڑ کر ہمیشہ کے لئے میرے پاس آجاؤ گی۔۔۔یہی بولنا چاہتی ہوں ناں تم ہانیہ۔۔۔تو میں بالکل تیار ہوں"

حسام ہانیہ کے بولنے پر جذباتی سا ہو گیا تھا اس نے جذباتی پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہانیہ کے ہاتھوں کو تھامنا چاہا مگر ہانیہ کے آنکھیں دکھانے پر اُس نے جلد ہی اپنے غلطی کا احساس ہوا

"سوری میں کچھ زیادہ ہی خوش ہو گیا تھا تمہارے منہ سے اِس طرح کا جملہ سن کر"

حسام ہانیہ سے بولتا ہوا اپنے ہاتھ پیچھے کر کے تھوڑا خود بھی پیچھے ہو کر بیٹھا۔۔اِن پانچ ماہ میں ہانیہ نے اُسے خود کو چھونے نہیں دیا تھا کیونکہ وہ شیر دل کے نکاح میں تھی اور ایسا کام کر کے وہ خود گناہ کا مرکز نہیں بننا چاہتی تھی جو حسام اُسے اپنے نکاح میں رکھ کر شیر دل کے حوالے کر کے کر چکا تھا

"بہت جلدی بہت زیادہ آگے کا سوچ لیا تم نے حسام۔۔۔ میرا شیر دل سے علیحدگی اختیار کرنا تمہارا مہرین کو طلاق دینا یہ سب تو کافی بعد کے معاملات ہیں پہلے تو تمہیں مجھے یقین دلانا پڑے گا کہ تم مجھ سے کتنی محبت کرتے ہو، کتنا یقین ہے تمہیں میرا۔۔۔اصل میں یہی تو ایک رشتہ کو نبھانے کی بنیادی چیزیں ہوتی ہیں"

ہانیہ حسام کو جتاتی ہوئی بولی تو حسام اُس سے ایک دم بول پڑا

"ہانیہ یقین کرو مجھ پر میں بہت زیادہ محبت کرتا ہوں تم سے۔۔۔ تمہیں دنیا کی ہر خوشی دے دوں گا شیر دل سے بھی زیادہ خوش رکھوں گا میں تمہیں"

حسام ہانیہ کو اپنا یقین دلاتا ہوا

"یعنی چاند اور تارے توڑ کر لے آؤ گے،، میرے قدموں میں رکھنے کے لیے"

ہانیہ حسام سے پوچھنے لگی۔۔۔ حسام کے لئے بہت مشکل کام بول دیا ہو اُس نے حسام کی شکل یوں بن گئی

"ہاں ہاں بالکل۔۔۔ کیوں نہیں"

حسام ہانیہ کو مسکراتا ہوا دیکھ کر جذباتی ہو کر بولا کیونکہ ہانیہ اِس بات کے بدلے اُس سے راضی ہونے والی تھی جو وہ چاہتا تھا،، ہانیہ اُس کی بات پر دوبارہ مسکرائی

"پھر تو تمہارے لیے یہ اور زیادہ آسان ہو گا اپنا یہ گھر میرے نام کرنا اور اپنی ساری پراپرٹی بھی"

ہانیہ کے بولنے پر حسام ایک دم بری طرح سٹپٹا گیا

"تمہارا مطلب یہ ہے کہ میں اپنا سب کچھ تمہارے نام۔۔۔

حسام کو تھوڑا دھچکا بھی لگا اُسے سمجھ میں نہیں آیا وہ ہانیہ کو کیا بولے تبھی حسام کی شکل پر بارہ بجتے دیکھ کر ہانیہ ہنس دی۔۔۔اچانک ہانیہ کے موبائل پر شیر دل کی کال آنے لگی جسے مسکراتے ہوئے اُس نے رسیو کر لی

"تو مسٹر شیر دل کا دل نہیں لگ رہا آج آفس میں میرے بغیر"

مسکرا کر دلفریب انداز میں بولا گیا جملہ ہانیہ کو پورا یقین تھا شیر دل کو اندر تک خوشگواری کا احساس بخش گیا ہو گا

"آج سچ میں میرا دل آفس میں نہیں لگ رہا کیونکہ رات میں تم جلدی سو گئی تھی مجھ سے روز کی طرح باتیں کیے بغیر۔۔۔یار میں پورے دن میں ایک رات کو ہی تو تم سے تمہارا تھوڑا سا وقت مانگتا ہوں پلیز مجھے نظر انداز مت کیا کرو کیوں کہ میرا اگلا دن پھر ذرا سا بھی اچھا نہیں گزرتا"

شیر دل کی بات پر ہانیہ خوبصورت سے انداز میں مسکرائی اُس کی کھنکتی ہوئی ہنسی کو حسام بس دیکھتا رہ گیا

"مجھے احساس دلانے کی ضرورت نہیں ہے کہ تم مجھ سے محبت کرتے ہو۔۔۔مجھے اندازہ ہے تو مجھ سے بہت محبت کرتے ہو اور میری کسی بھی بات کو رد نہیں کر سکتے اسی خوشی میں ایسا کرتے ہیں کہ آج لنچ باہر کرتے ہیں ایک ساتھ۔۔۔ارے نہیں آج تمہاری امپورٹنٹ میٹنگ ہے تم نے کل بتایا تھا"

ہانیہ اپنا بنایا ہوا پروگرام امپورٹنٹ میٹنگ کا بول کر افسوس کرتی ہوئی خود ہی کینسل کر چکی تھی تب حسام کو اسپیکر سے شیر دل کی آواز سنائی دی

"جو لمحات میں تمہارے ساتھ گزارتا ہوں وہ سب سے زیادہ اہم ہے میرے لیے۔۔۔اُس کے آگے میٹنگ کوئی معنی نہیں رکھتی۔۔۔آج کی میٹنگ کینسل اور ہم دونوں کی ڈیٹ کنفرم۔۔۔میں بکنگ کروا رہا ہوں تمہارے پسندیدہ ہوٹل میں"

شیر دل خوش ہوتا ہوا موبائل پر ہانیہ سے بولا

"تم ایک معمولی سے لنچ کے پیچھے کروڑوں کی میٹنگ کینسل کر رہے ہو، وہ بھی اپنی بیوی کے لئے۔۔۔یہ عقلمندی نہیں ہے میرے خیال میں"

ہانیہ موبائل پر شیر دل سے بولتی ہوئی جتاتی نظروں سے حسام کو دیکھنے لگی

"میرے لیے میٹنگ زیادہ اہم نہیں تمہاری خوشی مجھے زیادہ عزیز ہے کیوکہ تم صرف میری بیوی ہی نہیں میری محبت بھی ہو"

شیر دل کا لہجہ محبت میں گوندھا ہوا تھا جس پر ہانیہ مغرور سی ہو گئی

"اور آپ کی اِسی انداز پر مسسز شیر دل آپ سے امپریس ہوتی ہیں۔۔۔ ویسے شیر دل مسسز عائلہ کے پاس جو ڈائمنڈ کی رینگ تھی یاد ہے ناں میں نے تمہیں اُس کا ڈیزائن بھی دکھایا تھا پکچر میں"

ہانیہ اپنے ناخنوں کے شیپ کو دیکھتی ہوئی شیر دل سے پوچھنے لگی۔۔۔ حسام کو اب اُس نے مکمل طور پر نظر انداز کیا ہوا تھا جو حسام کو تھوڑا محسوس ہوا وہ ابھی تک ہانیہ کے قدموں میں بیٹھا ہوا تھا

"صرف رینگ نہیں میں تمہارے لئے پورا ڈائمنڈ کا سیٹ بنوا چکا ہوں سیم اُسی ڈیزائن کا آرڈر پر۔۔۔ میری جان اور بھی کوئی فرمائش ہے تو حکم کرو تمہارا یہ شوہر تمہاری ہر بڑی سے بڑی خواہش پوری کرنے کے لیے حاضر ہے"

موبائل سے باہر شیر دل کی آتی ہوئی آواز پر ہانیہ حسام کا چہرہ دیکھنے لگی جو اِس وقت شیر دل کی گفتگو سن کر پھیکا پڑ چکا تھا

"وہ تو مجھے معلوم ہے اگر میں تمہیں چاند اور ستارے توڑ کر لانے کا کہوں گی تم وہ بھی لا کر میرے قدموں میں رکھ دو گے۔۔۔اچھا اب میں کال بند کر رہی ہوں تھوڑی دیر بعد لنچ پر ملتے ہیں"

ہانیہ شیر دل سے بولتی ہوئی اِس کی کال کاٹ چکی تھی تبھی اس کے موبائل پر شیر دل کے دو میسج آئے

پہلے میسج میں شیر دل پوچھ رہا تھا کہ وہ اپنی کون سی ایسی دوست کے سامنے بیٹھی ہے جسے یہ ساری باتیں سنا کر اُس بے چاری کو جلا رہی ہے جبکہ دوسرا میسج وہ مسکراتی ہوئی وہ حسام کو دکھانے لگی

"بالکل ہی دیوانہ ہے شیر دل تو دیکھو میرے لئے ٹیبل بک کروانے کی بجائے سے پورا ہوٹل بک کروا لیا،، خالی خولی محبت بھری باتوں میں نہیں ٹرخاتا یہ مجھے۔۔۔اوکے حسام میں چلتی ہوں لنچ کے لئے ریڈی بھی ہونا ہے مجھے"

ہانیہ حسام سے بولتی ہوئی اپنا بیگ اٹھاتی ہوئی اُس کے گھر سے نکل گئی حسام وہی کا وہی بیٹھا رہ گیا

******

"کیوں لے کر آیا ہے اُس کو واپس یہاں، کیا چاہتا ہے تُو تیری بیوی کو دیکھ کر میرا خون کھوُلتا رہے اور میں وقت سے پہلے ہی مر جاؤں"

گھر میں دلاور کے ساتھ قدم رکھتے ہی مشی کے کانوں میں اپنے سُسر کی غصے بھری آواز گونجی مگر اُس نے سر اٹھا کر اُس طرف نہیں دیکھا وہ یونہی نظریں جھکائے دلاور کے پہلو میں کھڑی رہی

"اندر کمرے میں جاؤ"

دوسری آواز دلاور کی تھی وہ مشی سے مخاطب تھا مشی خاموشی سے اُس کی بات مانتی ہوئی دلاور کے کمرے میں جانے لگی تو سامنے سے آتی زرش پر اُس کی نظر پڑی۔۔۔

اسے چند ماہ پہلے والا منظر یاد آگیا کیسے اِس لڑکی کے جھوٹے الزام پر اِسی چھت کے نیچے اُس پر ظلم ڈھایا گیا تھا

"کیسی ہیں بھابھی آپ"

زرش مشی سے بولتی ہوئی مشی سے ملنے کے لیےاُس کی جانب بڑھنے لگی تبھی مشی نے اُسے اپنی طرف بڑھنے سے ہاتھ کے اشارے سے روکا تو زرش شرمندہ سی رک گئی جبکہ مشی خاموش نظر اُس پر ڈال کر کمرے کی طرف بڑھی

"کیسی باتیں کررہے ہیں باباسائیں اسے کہا چھوڑ کر آتا اکیلے۔۔۔ میرا دو دن کا قیام ہے یہاں آپ فکر مت کریں اِن دو دنوں میں وہ کمرے سے باہر نہیں نکلے گی۔۔۔ شکل نہیں دیکھیں گے آپ اُس کی"

دلاور غصّے میں بھرے اپنے باپ کو نرمی سے جواب دیتا ہوا بولا پچھلے ہفتے سے اُس کے باپ کی طبیعت بہت زیادہ خراب تھی اور وہ ہمیشہ اپنی طبعیت خرابی میں کافی بدمزاجی کا مظاہرہ کرتا تھا۔۔۔ کمرے کے اندر تک آتی دلاور کی آواز پر مشی اپنے گرد لپٹی ہوئی بڑی سی چادر اتارنے لگی چار گھنٹے کا طویل سفر کرنے کے بعد وہ یہاں پہنچی تھی اس لیے پاؤں سیدھا کرنے کی غرض سے لیٹنے لگی

اسلام علیکم

"یہ بھی ٹھیک کیا اپنے ساتھ لے آیا کہیں تیرے پیچھے دوبارہ یاریاں نہ گاڑھ لیتی مردوں سے لیکن یہاں دو دن رہے گی تو مفت میں بیٹھ کر نہیں کھائے گی۔۔۔زرش سارا سارا دن گھر کے کاموں میں لگی رہتی ہے اُس کی بھی اپنی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اپنی بیوی سے بول کر کھانا وہی بنائے"

ایک مرتبہ پھر مشی کو اپنے سُسر کی آواز سنائی دی تو وہ بیڈ پر لیٹنے کی بجائے کچن کا رُخ کرنے لگی

پانچ ماہ کا عرصہ گزر چکا تھا اسے شہر میں دلاور کے ہمراہ رہتے اُس کے اور دلاور کے رشتے میں پانچ ماہ میں یہ تبدیلی آئی تھی کے دلاور اسے صرف ضرورت کے وقت مخاطب کرلیتا ویسے ہی مشی بھی،، اُسے کوئی ضروری چیز منگوانی ہو یا کوئی ضروری بات کرنی ہو تبھی وہ دلاور سے بات کرتی

دونوں کے درمیان ہی لاتعلقی کی دیوار در آئی تھی اُن دونوں کا سونا بھی الگ الگ کمرے میں ہوتا۔۔ مشی کے باہر جانے پر دلاور نے سختی سے پابندی لگائی ہوئی تھی۔۔۔ وہ آفس بھی باہر سے دروازے پر تالا لگا کر جاتا۔۔ کپڑے سکھانے کے علاوہ ٹیرس پر وہ نہیں جاسکتی تھی بالکل ویسے ہی وہ ہفتے بعد دلاور کے موبائل پر رملہ سے مختصر سی بات کرتی

اس نے رملہ کو اپنے حالات کا بالکل بھی شک نہیں ہونے دیا تھا دلاور کے بولنے پر نہ صرف اُس نے گھر کا کام کرنا سیکھ لیا تھا بلکہ کھانا بھی وہ کافی اچھا بنانے لگی تھی،، اُس دن کے بعد سے دلاور نے نہ تو اُس پر دوبارہ ہاتھ اٹھایا تھا نہ ہی کسی مرد کا طعنہ دیا تھا۔۔ بس اُس پر کچھ پابندیاں لگائی تھی جس پر مشی خود ہی عمل کرتی ہے۔۔۔ البتہ دلاور نے اپنی ادھوری تعلیم کا سلسلہ جاری کر دیا تھا صبح آفس رات میں پڑھائی

بس یہی اُس کا روٹین تھا جبکہ مشی کا سارا دن گھر کے کاموں میں گزرتا آج صبح دلاور کے موبائل پر زرش کی کال آئی تھی تب اُسے معلوم ہوا تھا کہ اس کے سُسر کی طبیعت ٹھیک نہیں تبھی دلاور اسے اپنے ساتھ یہاں لے آیا تھا

******

دوپہر کا کھانا دسترخوان پر لگا کر وہ اندر اپنے کمرے میں جانے لگی تبھی اُسے اپنے سُسر کی آواز سنائی دی

"سارا کھانا زہر کر دیا اتنا تیز نمک، کیا مارنا چاہتی ہو تم ہم لوگوں کو"

اپنے سُسر کے غصّے بھرے لہجے پر مشی کے قدم وہی تھمے وہ پلٹتی ہوئی حیرت سے اپنے سُسر کو اور پھر ساتھ بیٹھے دلاور کو دیکھنے لگی جس کے ہاتھ میں نوالہ موجود تھا۔۔

دلاور نے اپنے باپ کی بات سنتے ہوئے ہاتھ میں پکڑا نوالہ منہ میں رکھا۔۔۔ سالن میں نمک ٹھیک تھا۔۔۔ کھانے کا ذائقہ بالکل ٹھیک تھا۔۔۔ مشی ابھی بھی خاموش کھڑی دلاور کی طرف دیکھ رہی تھی جیسے وہ اپنے باپ کی غلط فہمی دور کرے گا

"نمک اتنا تیز کیوں کیا دھیان کہا تھا تمہارا کھانا بناتے وقت"

دلاور کے سخت لہجے میں پوچھے گئے سوال پر مشی کو حیرت کا زوردار جھٹکا لگا۔۔۔ وہ خود کھانا ٹیسٹ کرنے کے بعد دستر خوان پر لائی تھی نمک مرچ سب برابر تھا۔۔۔ وہ صرف اپنے باپ کی غلط بات کو اوپر رکھنے کے لیے ایسے بول رہا تھا مشی کو دلاور کے اِس رویے پر افسوس ہونے لگا جبکہ زرش اپنے کمرے سے باہر نکلتی ہوئی خاموش کھڑی تماشہ دیکھنے لگی باپ نے اُس کو سخت گھوری سے نوازا کہ اگر وہ کچھ بولتی تو اُس کی شامت آجاتی

"کہاں ہو گا اِس کا دھیان اپنے عاشق کا ہی سوچ رہی ہو گی۔۔۔ تُو اتنے آرام سے کیوں بات کر رہا ہے اِس کی چمڑی اُدھیڑ ڈال"

مشی کے کچھ بولنے سے پہلے اُسے اپنے سُسر کی غصّے سے بھری آواز سنائی دی وہ خوفزدہ نظروں سے دلاور کو دیکھنے لگی جس نے غصّے میں اسٹیل کا گلاس مشی کے پاؤں کی طرف پھینکا۔۔ جس سے مشی سچ میں سہم گئی

"یہاں کھڑی مجھے آنکھیں مت دکھاؤ ورنہ دونوں دیدے باہر نکال دوں گا۔۔۔ جاؤ کمرے میں"

دلاور سخت لہجے میں اسے ڈانٹ کر بولا تبھی دلاور کا باپ دستر خوان سے اٹھا اور صحن میں رکھا موٹا سا ڈنڈا اٹھا لایا اور دلاور کی طرف بڑھاتا ہوا بولا

"غلطی کرنے کے باوجود تجھے آنکھیں دکھا رہی ہے سیدھا کر اِسے اِس ڈنڈے سے تاکہ اگلی بار اپنے عاشق کے خیالوں میں ڈوبنے سے پہلے اُس کی روح تک کانپ جائے۔۔۔ دیکھ کیا رہا ہے دلاورے پکڑ ڈنڈا اور مردانگی دکھا۔۔۔ آج اگر تو نے اس کو رعایت دی تو یہ گل کھلائے گی کل کو پھر سے"

باپ کی بات سن کر دلاور غصّے میں باپ سے ڈنڈا لیتا ہوا مشی کی طرف بڑھنے لگا

"نہیں دلاور میں قسم کھا کے کہتی ہوں میں نے کھانا بالکل صحیح بنایا تھا میں جھوٹ نہیں بول رہی"

مشی دلاور کے جارحانہ تیور دیکھتی ہوئی منہ کھولنے پر مجبور ہوئی، دلاور نے مشی کی بات کو رد کرتے ہوئے مشی کے بالوں کو مٹھی میں زور سے جکڑا

"ہفتے بعد جب تک تمہاری مرمت نہ ہو تب تک تم ٹھیک سے نہیں چل سکتی۔۔۔آج میں تمہیں صحیح کا سبق دوں گا کوئی بیچ میں نہ بولے"

دلاور نے آخری جملہ خاص طور پر زرش کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو روتی ہوئی مشی کو بچانے کے لیے آگے بڑھ رہی تھی۔۔۔

مشی کے رونے معافی مانگنے کی پرواہ کیے بغیر ایک ہاتھ میں ڈنڈا پکڑے دوسرے ہاتھوں میں مشی کے بالوں کو جکڑے دلاور اُسے اپنے کمرے میں لے جا کر فرش پر دھکا دیتا ہوا اندر سے دروازہ بند کر چکا تھا

"دلاور میرا یقین کرو میں نے کھانا بالکل ٹھیک بنایا تھا۔۔۔ میں آئندہ کوشش کروں گی تمہیں اور بابا سائیں کو شکایت کا موقع نہ دوں پلیز مجھے مارنا نہیں"

دلاور کے ہاتھ میں موجود موٹا سا ڈنڈا دیکھ کر مشی کی روح فنا ہونے لگی تھی، مشی کے بولنے پر دلاور چہرے پر سختی لیے اس کی جانب بڑھا تو ڈر کے مارے مشی بغیر قصور کے اُس سے معافی مانگنے لگی۔۔۔

دلاور نے ڈنڈا زور سے مشی کے پاس موجودہ کرسی پر مارا جس سے مشی کے منہ سے چیخ نکل گئی وہ بے ساختہ باآواز رونے لگی

"اور سے زور سے رؤ تمہارے رونے کی آواز باہر تک جانی چاہیے ورنہ آج میں تمہارا حشر بگاڑ دوں گا"

دلاور نے مشی کو بولتے ہوئے نیچے فرش سے اٹھا کر بیڈ پر دھکا دیا

"دلاور پلیز نہیں۔۔۔ مجھے مت مارنا"

جیسے ہی دلاور نے ہاتھ میں پکڑا ڈنڈا فضا میں بلند کیا مشی ایک بار پھر روتی ہوئی چیخی دلاور کا ہاتھ وہی رک گیا مشی خاموش ہو کر شکر ادا کرنے لگی مگر مشی کے خاموش ہونے پر دلاور نے ڈنڈا زور سے بستر پر مارا تو مشی نے ڈر کے مارے ایک مرتبہ پھر رونا شروع کر دیا

"ایسے ہی تیز آواز میں رؤ اور بولو کہ مجھے مت مارو ورنہ میں سچ میں مار ڈالوں گا آج تمہیں"

دلاور آہستہ آواز میں غراتا ہوا مشی کا منہ دبوچے بولا تو مشی حیرت سے اسے اسکی بات پر اور رویہ پر دیکھنے لگی۔۔ مشی کے خاموش ہونے پر دلاور نے دوبارہ ہاتھ میں پکڑا ہوا ڈنڈا اس کی جانب مارنے کے لیے بڑھایا مشی دوبارہ روتی ہوئی اُس سے معافیاں مانگنے لگی۔۔۔

تین سے چار مرتبہ اُس نے ڈنڈے کو بیڈ کی لکڑی اور بستر پر مارا

"مجھے مت مارو میں آئندہ نہیں کروں گی ایسے۔۔۔ پلیز مجھے معاف کر دو"

مشی ایک سائیڈ پر بیڈ پر سکھڑی ہوئی بیٹھی بدستور روتی ہوئی بولے جا رہی تھی باہر کھڑے افراد یہی سمجھ رہے تھے جیسے دلاور اسے سچ میں ڈنڈے سے مار رہا ہو، دلاور نے اس کو ایک بار بھی نہیں مارا تھا مگر وہ کمرے سے باہر افراد پر واضح یہی کر رہا تھا۔۔۔ مشی کو اپنی حالت پر سچ میں رونا آنے لگا

تھوڑی دیر مشی کو روتا بری طرح سِسکتا ہوا دیکھ کر دلاور اُس کا دوپٹہ اتار کر نیچے فرش پر پھینکتا ہوا۔۔ چاک سے اُس کی قمیض پھاڑ کر، اُس کے بال کھول کر بکھیر چکا تھا

"پرسوں ہمیں یہاں سے واپس نکلنا ہے تب تک باباسائیں کے سامنے آنے کی یا اِس کمرے سے نکلنے کی ضرورت نہیں ہے"

دلاور اُس کا آنسوؤں سے تر چہرہ اور بکھرا ہوا حلیہ دیکھ کر بولا، ڈنڈا وہی پھینک کر خود کمرے سے باہر نکل گیا

*****

"یہاں کون آیا تھا میرے پیچھے، میں تم سے پوچھ رہی ہوں حسام۔۔۔ تم کس لڑکی کو لے کر آئے تھے میرے پیچھے گھر پر"

رات میں اپنے میکے سے آنے کے بعد مہرین سٹنگ ایریا میں پڑی اینگلٹ ہاتھ میں دبائے غصے میں حسام سے پوچھنے لگی جو اِس وقت ہانیہ کی باتوں کو سوچ رہا تھا

"دماغ نہیں خراب کرو مہرین پلیز دوسرے کمرے میں چلی جاؤ اِس وقت میں تمہارے منہ لگنے کے موڈ میں ہرگز نہیں ہوں"

حسام مہرین کا چہرہ دیکھتا ہوا بےزاریت بھرے لہجے میں اُس سے بولا۔۔۔ یہ لڑکی کہیں سے بھی اِس قابل نہیں تھی کہ اِس کو بیوی بنایا جائے، نہ جانے کیوں وہ ہانیہ کو طلاق دے کر ایسی لڑاکا اور شکی طبعیت رکھنے والی لڑکی سے شادی کر کے یہ حماقت کر بیٹھا تھا

"میں دوسرے کمرے میں جاؤں گی ضرور مگر تم سے سچ اگلوانے کے بعد بتاؤ کس بازاری عورت کو میرے پیچھے یہاں گھر پر لے کر آئے تھے یہ مت سمجھنا کہ میں تم سے بے خبر ہوں سچ بتاؤ مجھے"

مہرین نے غصّے میں بولتے ہوئے حسام کا گریبان پکڑ لیا۔۔۔ جس پر حسام نے طیش میں آکر مہرین کے منہ پر زوردار طمانچہ مارا

"بازاری عورت وہ نہیں تم ہو اُلو کی پٹھی، تنگ آچکا ہوں میں تم سے اس لیے میں تمہیں ابھی اور اِسی وقت طلاق دیتا ہوں، سنا تم نے طلاق دیتا ہوں۔۔۔ اپنے مکمل ہوش و حواس میں تمہیں طلاق دیتا ہوں۔۔۔ اب دفع ہو جاؤ میرے گھر سے۔۔۔ زندگی جہنم بنا کر رکھ دی تھی تم نے ان سات ماہ میں میری۔۔۔ تم جیسی عورت کے پیچھے میں نے ہانیہ کو چھوڑا اب میں دوبارہ اُس سے شادی کروں گا سنا تم نے،، وہی آئی تھی اِس گھر میں اور اب ہمیشہ وہی رہے گی اس گھر میں، بہت جلد وہ اپنے شوہر سے طلاق لے کر میرے پاس آنے والی ہے۔۔۔ تمہاری اب اِس گھر میں کوئی جگہ نہیں ہے نکلو میرے گھر سے"

حسام غصّے کی شدت میں چیختا ہوا بولا اور مہرین کو سکتے کے عالم میں چھوڑ کر خود دوسرے کمرے میں چلا گیا

اِن دنوں وہ اپنی کیفیت کو خود سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ آخر وہ کیا چاہتی ہے۔۔۔اپنی زات کی توہین کرنے والے شخص حسام سے تو اُس نے اچھا بدلہ لیا تھا۔۔2 ہفتے پہلے حسام مہرین کو طلاق دے کر اپنی پراپرٹی اور گھر ہانیہ کے نام کر چکا تھا جس سے ہانیہ کے دل میں سکون اور ٹھنڈک اتر آئی تھی

لیکن اب مسئلہ شیر دل کا تھا شیر دل نے بھی تو اُس کے ساتھ کم برا نہیں کیا تھا پھر وہ شیر دل کے معاملے میں آخر کیوں انصاف سے کام نہیں لے پا رہی تھی، آخر کیوں شیر دل کے معاملے میں ہانیہ کا دل کمزور اور نرم پڑ جاتا

اپنی انہی سوچوں میں وہ کل رات بلاوجہ شیر دل سے بری طرح الجھ پڑی تھی اپنے دل کو سکون دینے کے لیے اُس نے شیر دل کو نہ جانے کتنی باتیں سنا ڈالی تھی کتنے طعنے دیئے تھے جس پر شیر دل نے تحمل سے کام لیا تھا وہ خاموشی سے ہانیہ کی ساری باتیں ضبط کر کے سنتا گیا جب ہانیہ اپنے دل کی بھڑاس نکال کر تھک گئی تو شیر دل سگریٹ کا پیکٹ اور لائٹر اٹھا کر دوسرے کمرے میں چلا گیا

مگر صبح ہونے کے ساتھ شیر دل ہانیہ کے کل رات والے رویے کو بھول کر اس سے ویسے ہی محبت جتا رہا تھا ہانیہ حیرت سی اس کو دیکھنے لگی۔۔۔ وہ دنیا کے لئے مغرور انسان مشہور تھا مگر اُس کے لیے وہ ایک الگ قسم کی طبیعت رکھتا تھا اُس کے اسطرح محبت جتانے پر بھی ہانیہ کو اُس پر اور بھی زیادہ غُصہ آنے لگا تھا

شام میں وقت گزارنے کے لیے اس نے راشدہ کو کہہ دیا تھا کہ وہ خود رات میں کھانا بنائے گی اِس وقت وہ کچن میں کھڑی کوکنگ میں مصروف تھی تب اُس کے موبائل پر حسام کا میسج آیا جس کو پڑھنے کے بعد ہانیہ کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی

"بیوقوف آدمی اب دیکھتے جاؤ میں تمہارے ساتھ کیا کرتی ہوں"

ہانیہ دل میں حسام کو مخاطب کر کے اپنا موبائل دوبارہ شیلف پر رکھتی ایک مرتبہ پھر کوکنگ میں مصروف ہو گئی تھی

"آج تو بہت اچھا موڈ ہے جبھی کوکنگ ہو رہی ہے"

رملہ ہانیہ کو کچن میں کوکنگ کرتا ہوا دیکھ کر بولی، ہانیہ کے مسکرانے پر اُس نے یہی اندازہ لگایا کہ اِس وقت ہانیہ کا اچھا موڈ ہے

"اچھا موڈ نہیں ہے اچھا موڈ بنانے کے لیے کوکنگ کر رہی ہوں"

ہانیہ رملہ کو کچن میں داخل ہوتا دیکھ کر بتانے لگی

"واہ بھئی چلو آج تو شیر کا بھی موڈ اچھا ہو جائے گا تم نے ساری ڈشسز جو اُس کی پسند کی بنائی ہیں۔۔ میں یہی چاہتی ہو تم دونوں ایک ساتھ خوش رہو"

رملہ ایک ایک کر کے تمام ڈشسز کے ڈھکن ہٹاتی ہوئی دیکھ کر خوشی سے بولی

آفس سے گھر آتا شیر دل بھی رملہ کا جملہ سن کر مسکرایا کچن میں جھانکتا ہوا وہ سلام کر کے اپنے روم میں چلا گیا۔۔۔ رملہ بھی ہانیہ کے چہرے کے تاثرات کو دیکھے بغیر کچن سے جا چکی تھی

محنت سے بنائے ہوئے سارے ہی کھانے شیر دل کے پسندیدہ تھے یہ سن کر ہانیہ کا موڈ دوبارہ خراب ہونے لگا

"راشدہ یہاں پر آؤ جلدی سے"

وہ غصّہ ضبط کرتی راشدہ کو پکارنے لگی

"جی بی بی جی بولیں"

راشدہ فوراً ہانیہ کے بلانے پر کچن میں آتی ہوئی بولی

"یہ سارا کھانا باہر لے جا کر اللہ واسطے دے آؤ"

ہانیہ کی بات پر راشدہ ہونق بنی اسے دیکھنے لگی

"سمجھ میں نہیں آرہی تمہیں میری بات۔۔۔ کیا کہہ رہی ہوں میں۔۔۔ یہ سارا کھانا باہر کسی فقیر کو دے آؤ فقیر نہیں ملے تو کسی کتے یا بلی کے آگے ڈال دو"

ہانیہ غصّے میں بولتی ہوئی کچن سے باہر جانے لگی

"اور پھر بی بی جی رات کے کھانے کے لئے کیا بناؤ، یہ سب کھانا تو مالک کے پسندیدہ تھا"

راشدہ افسوس کرتی ہانیہ سے بولی تو ہانیہ کے کچن سے باہر اٹھتے قدم وہی رکے

"کیا چیز تمہارے مالک شوق سے نہیں کھاتے"

ہانیہ کچھ سوچتی ہوئی لفظ مالک پر زور دیتی راشدہ سے پوچھنے لگی

"مالک کو چکن پالک پسند نہیں یا شوربے والے آلو کو دیکھ کر اُن کا اچھا خاصہ موڈ بگڑ جاتا ہے اور لوکی بھی ان کو کچھ خاص پسند نہیں سمجھ لیں یہ چیزیں اِس گھر میں بنتی ہی نہیں ہیں"

راشدہ کی بات سن کر ہانیہ مسکرائی

"چلو آج میں تمہارے مالک کے لئے اسپیشلی یہی چیزیں بناؤں گی"

ہانیہ کی بات پر راشدہ حیرت سے منہ کھولے ہانیہ کو دیکھنے لگی۔۔۔ اتنے محبت کرنے والے شوہر کے ساتھ ایسا سلوک دیکھ کر راشدہ کو اپنے مالک پر خاصا ترس آیا۔۔

وہ شیر دل کا پسندیدہ کھانا پیک کرنے لگی تاکہ باہر کسی ضرورت مند کو دے سکے

*****

"تمہیں معلوم ہے شیر آج ہانیہ نے تمہارے لئے اپنے ہاتھ سے کھانا بنانا ہے"

ٹیبل پر موجود رملہ خوش ہو کر شیر دل کو بتانے لگی تو شیر دل نے مسکرا کر ہانیہ کی صرف دیکھا وہ ابھی بھی اُس کو نظرانداز کیے پانی کا گلاس اٹھائے پانی پی رہی تھی۔۔۔ کل سے ہی اُس نے شیر دل سے بے رخی برتی ہوئی تھی مگر شیر دل کو اپنی بیوی کا کوئی انداز برا نہیں لگتا تھا بلکہ الٹا اسے ہانیہ پر پیار آتا تھا اُس کی جو کنڈیشن تھی اُسے صرف اپنی بیوی کی کیئر کرنا تھی

"کہاں رہے گی راشدہ کھانا جلدی لاؤ بھئی"

رملہ راشدہ کو آواز دیتی ہوئی بولی تو راشدہ جلدی سے کھانا ٹیبل پر لگانے لگی شیر دل نے کھانے کی ڈش کے ڈھکن ہٹایا تو وہاں چکن پالک موجود تھا جسے دیکھ کر رملہ کو دھچکا لگا۔۔۔ یہ وہ کھانا نہیں تھا جو شام میں ہانیہ تیار کر رہی تھی اُس نے جلدی سے دوسری ڈش میں دیکھا جہاں شوربے والے آلو موجود تھے رملہ شیر دل کا چہرہ دیکھ کر ہانیہ کو دیکھنے لگی جو مزے سے سیلڈ کھا رہی تھی

"وہ کھانا کہاں ہے ہانی جو تم شام میں بنا رہی تھی"

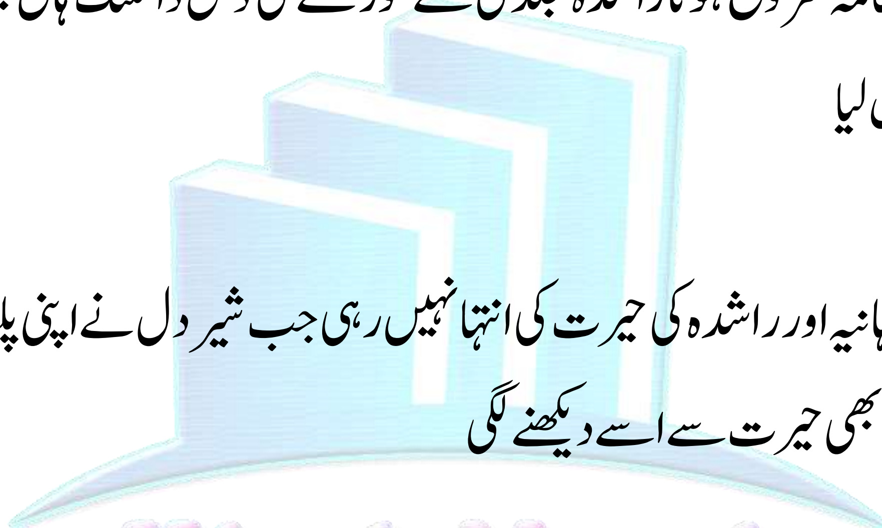
رملہ حیرت زدہ ہو کر ہانیہ سے پوچھنے لگی کیونکہ رملہ جانتی تھی یہ کھانا تو شیر دل کبھی نہیں کھائے گا بلکہ الٹا اِس کھانے کو دیکھ کر تھوڑی دیر بعد شیر دل کو غصہ آجانا تھا

"وہ تو میں نے اللہ واسطے دے دیا"

ہانیہ چکن پالک نکالتے ہوئی اطمینان سے بولی تو رملہ کو ہانیہ کی حرکت پر شدید افسوس ہوا

"میں نے قورمہ تیار کرلیا ہے بیگم صاحبہ بس دم لگ رہا تھا"

اِس سے پہلے کوئی ہنگامہ شروع ہوتا راشدہ جلدی سے قورمے کی ڈش ڈائننگ ہال میں لاتی ہوئی بولی تو رملہ نے سکھ کا سانس لیا



مگر وہاں موجود رملہ ہانیہ اور راشدہ کی حیرت کی انتہا نہیں رہی جب شیر دل نے اپنی پلیٹ میں چکن پالک نکالا رملہ سمیت ہانیہ بھی حیرت سے اسے دیکھنے لگی

"تم یہ قورمہ لے لو شیر"

رملہ شیر دل کی طرف قورمے کی ڈش بڑھاتی ہوئی بولی

"میری بیوی نے جو کھانا میرے لئے بنایا ہے آج میں وہی کھاؤں گا"

شیر دل رملہ سے بولتا ہوا لوکی کی سبزی اپنی پلیٹ میں ڈالنے لگا

"کیا ہو گیا ہے آپ لوگوں کو ایسے کیا دیکھ رہے ہیں کھانا شروع کریں اپنا"

شیر دل خود بھی کھانا کھاتا ہوا رملہ اور ہانیہ سے بولا اس نے پورے اطمینان سے اپنا کھانا مکمل کیا جسے رملہ اور راشدہ کے علاوہ ہانیہ بھی دیکھ رہی تھی



*****

"آج ہوا میں تھوڑی خنکی ہے تم یہاں ایسے کیوں کھڑی ہو"

رات میں شیر دل اپنے بیڈ روم میں آیا ہانیہ کو ٹیرس پر کھڑا دیکھ گرم شال اُس کے شانوں پر رکھتا ہوا اپنائیت بھرے لہجے میں بولا۔۔۔ تو ہانیہ گردن موڑ کر شیر دل کو دیکھنے لگی جو اُس کے دیکھنے پر اسمائل کرتا اُسی کو دیکھ رہا تھا

"کیا چاہتے ہو تم"

ہانیہ شیر دل کو دیکھ کر سنجیدگی اُس سے پوچھنے لگی یہ آدمی کس مٹی کا بنا ہوا انسان تھا اس قدر نظر انداز کیے جانے پر بھی اُس کے رویے میں کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا

"صرف تمہاری ایک نظر وہ بھی پیار بھری اور کچھ نہیں"

شیر دل اُس کے پوچھنے پر ہانیہ کو دیکھ کر اُسی کے انداز میں سنجیدگی سے بولا

"حسرت ہی رہ جائے گی پھر"
ہانیہ سر جھٹکتی کمرے میں چلی گئی

"اس حسرت میں اگر جان بھی چلی جائے تب بھی غم نہیں کیوکہ تمہیں پانے کی خواہش میں پوری کر چکا ہوں اب اور کچھ نہیں چاہیے"

شیر دل ہانیہ کے پیچھے آتا ہوا اس سے بولا ہانیہ بیڈ پر بیٹھی اسے دیکھنے لگی

"اگر کبھی زندگی میں نے تمہیں چھوڑنا چاہا تو۔۔۔

ہانیہ کے پوچھے گئے سوال پر شیر دل پر چہرہ یک دم تاریک ہوا وہ ہانیہ کے پاس آکر نرمی سے اُس کا بازو پکڑتا اسے اپنے سامنے کھڑا کرتا ہوا بولا

"اگر میری کوئی بات بری لگی ہو تو جان لے لو میری مگر یوں چھوڑنے کی بات مت کیا کرو تمہارے منہ سے ایسی بات سن کر میرے اندر جینے کی خواہش ختم ہو جاتی ہے"

جتنی سنجیدگی سے شیر دل نے بولا ہانیہ اسے دیکھتی رہ گئی۔۔۔ شیر دل اُس کے وجود کو نرمی سے اپنے حصار میں لے لیتا ہوا اسے ایک بار پھر اسے بے بس کر رہا تھا

"مت کیا کرو مجھ سے اتنی محبت"

ہانیہ اُس کے حصار میں بے بسی سے بولی کیوکہ شیر دل کے ہونٹ اُس کے کندھے کو چھو رہے تھے ہانیہ کی بات سن کر وہ ہانیہ کا چہرہ تھام کر اپنے چہرے کے قریب اونچا کرتا ہانیہ سے بولا

"مجھے خود سے محبت کرنے سے مت روکا کرو تمہیں محبت کرنے کے لئے مجھے میرا دل مجبور کرتا ہے"

شیر دل نے بات مکمل ہوتے ہی ہانیہ کے ہونٹوں پر پیار بھری مہر ثبت کی،اُس کی بات سن کر ہانیہ کل کی طرح شیر دل کو جھڑک نہیں پائی

"کیسے کھالیا تم نے وہ کھانا راشدہ تو کہہ رہی تھی تمہیں وہ کھانا بالکل پسند نہیں"

ہانیہ نے سوال کرنے لگی مگر شیر دل نے احتیاط سے ہانیہ کو بیڈ پر لٹایا

"پہلی بار تم نے میرے لیے اپنے ہاتھ سے کچھ بنایا تھا کیسے نہیں کھاتا اگر اُس میں تم زہر بھی ڈال دیتی تب بھی بناء کوئی سوال کیے کھالیتا"

شیر دل ہانیہ کے برابر میں لیٹ کر اس کا ہاتھ چومتا ہوا بولا تو ہانیہ اس کا چہرے دیکھتی ہوئی اپنا سر شیر دل کے سینے پر رکھ چکی تھی شیر دل ہمیشہ کی طرح اُس کے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگا تا کہ وہ سکون سے سو جائے

"آہ۔۔۔
ہانیہ کی آواز پر شیر دل نے اُس کی طرف دیکھا جو منہ کھولے اپنے پیٹ کی طرف دیکھ رہی تھی

"کیا ہوا شیر و نے پنچ مارا ہے"

شیر دل اُس سے شرارت سے پوچھنے لگا ہانیہ اپنی مسکراہٹ چھپا کر آنکھیں دکھاتی ہوئی بولی

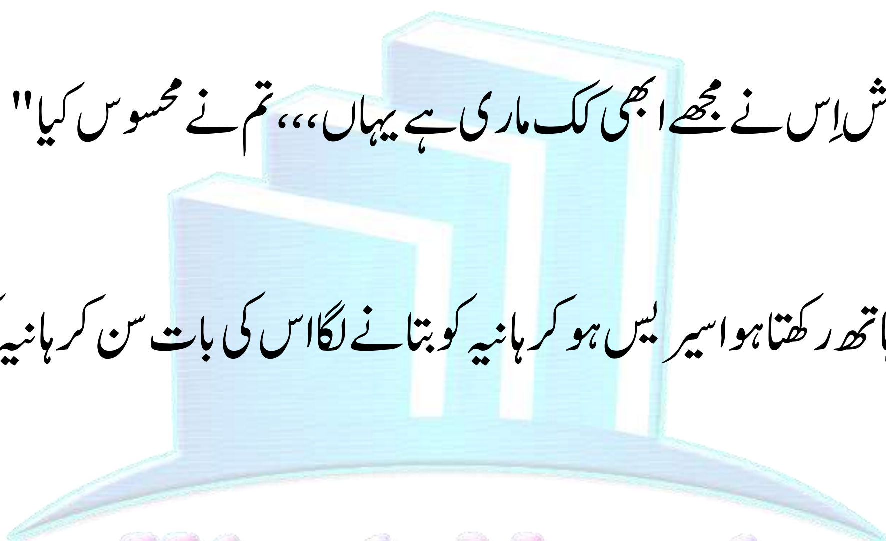
"بہت زیادہ فضول بولتے ہو تم شیر دل"
ہانیہ اپنا سر تکیے پر رکھتی ہوئی بولی۔۔۔اس کی پریگنینسی کو پرے سات ماہ ہونے والے تھے

"نہیں یار ذرا مجھے چیک تو کراؤ"

شیر دل بولتا ہوا اپنا چہرہ اُس کے پھولے ہوئے پیٹ کی طرف لایا تبھی ایک مرتبہ پھر ہانیہ کو وہی احساس ہوا لگا۔۔ شیر دل آنکھیں نکالتا ہوا ہانیہ کو دیکھ کر بولا

"یہ شیر و تو بڑا بدمعاش اِس نے مجھے ابھی کک ماری ہے یہاں،،، تم نے محسوس کیا"

شیر دل اپنے گال پر ہاتھ رکھتا ہوا سیریس ہو کر ہانیہ کو بتانے لگا اس کی بات سن کر ہانیہ کو ہنسی آنے لگی



*****

گھر کے پاس موجود جھاڑیوں کی کٹائی کے بعد وہاں سے دو سانپ برآمد ہوئے تھے جن میں سے ایک کو وہی بچوں نے ڈنڈے سے مار دیا تھا جبکہ دوسرا کہاں چلا گیا تھا سب اُس کو ڈھونڈ رہے تھے دلاور گاؤں کے بچوں کی کارستانی دیکھتا ہوا بابا سائیں کی دوائی لے کر ڈاکٹر کے پاس سے گھر آرہا تھا

گھر میں قدم رکھتے ہی اُسے مشی کی چیخ کی آواز سنائی دی دلاور دواؤں کا شاپر وہی چھوڑ کر اپنے کمرے کی جانب تیزی سے بھاگا

"کیا ہوا"

مشی کا خوف سے زدہ پڑتا چہرہ دیکھ کر دلاور مشی سے پوچھنے لگا

"وہ وہاں سانپ"

مشی کے اشارے پر اس نے کمرے کی کھڑکی کی جانب دیکھا جہاں بڑا سا سانپ کھڑکی سے باہر کی طرف جا رہا تھا دلاور نے فوراً کمرے کی کھڑکی کے دونوں پٹ بند کر دیے

وہ پلٹ کر مشی کی جانب متوجہ ہوا تو مشی بے ہوش ہو کر زمین پر گر چکی تھی

"مشی۔۔۔ کیا ہوا آنکھیں کھولو"

دلاور تیزی سے مشی کے پاس آتا ہوا فرش پر بیٹھ کر گھبراہٹ کے عالم میں مشی کا گال تھپتھپاتا ہوا بولا

"کہیں سانپ نے ڈس تو نہیں لیا"

دلاور سوچتا ہوا مشی کے بے ہوش وجود کو بیڈ پر لے آیا اس کا ٹراؤزر اونچا کرتا تشویش کے عالم میں پاؤں اور ٹانگوں پر کاٹے کا نشان دیکھنے لگا مگر وہاں کوئی نشان موجود نہیں تھا

"مشی اٹھو پلیز بتاؤ کیا ہوا ہے"

دلاور پریشان ہو کر مشی کو ایک مرتبہ پھر پکارنے لگا مگر وہ اسی طرح آنکھیں بند کیے لیٹی رہی

"کہیں اور تو نہیں ڈسا۔۔۔ کیا کروں ڈاکٹر کے پاس لے جاؤ مگر پہلے معلوم تو ہو کہ ڈسا کہا ہے"

دلاور مشی کو بے ہوش دیکھ کر پریشان ہو کر سوچنے لگا اسے سمجھ میں نہیں آیا کیا کرے۔۔۔ سب سے پہلے اُس نے کمرے کا دروازہ بند کیا اس کے بعد مشی کی قمیض تن سے الگ کی۔۔۔

بے داغ سفید جلد پر کہیں ایسا نشان موجود نہیں تھا جس سے لگے کہ اُس کو سانپ نے کاٹا ہو۔۔۔ پھر کیا وجہ ہو سکتی تھی مشی کے بے ہوش ہونے کی

کہیں سانپ کو دیکھ کر ڈر کی وجہ سے بے ہوش۔۔۔

دلاور سوچتا ہوا ریلکس ہوا مگر مشی کو دیکھ کر اس کی سوئی ہوئی حساسیت بے دار ہونے لگی۔۔۔ مشی کے خوبصورت سراپے سے نظریں ہٹانا اُسے مشکل عمل لگنے لگا۔۔۔

پہلے ایک بار جب اُس نے مشی کو اِس حالت میں دیکھا تھا تب اس کی نظریں زمین میں گڑھ گئی تھا کیونکہ تب وہ اُس کے لیے نامحرم تھی لیکن اب وہ اُس کی بیوی تھی وہ اُس کو دیکھنے اور چھونے کا مکمل حق رکھتا تھا۔۔۔ اتنے میں مشی کے حواس بحال ہونے لگے، جو وہ سانپ کو دیکھ کر خوف سے کھو بیٹھی تھی

"دلاور وہ وہاں سانپ۔۔۔ میں ڈر گئی تھی اسے دیکھ کر بری طرح سے"

بیڈ پر لیٹی ہوئی اپنی حالت سے بے خبر وہ قریب بیٹھے دلاور کو بتانے لگی جو کل شام کے بعد سے اب اِس کمرے میں آیا تھا

اور اب مجھے ڈر لگ رہا ہے اپنے جذبات سے"

دلاور کی بہکی نگاہیں اپنے اوپر کی محسوس کر کے، وہ حیرت سے پوری آنکھیں کھولے اپنی حالت دیکھنے لگی۔۔۔ شرم کے مارے وہ پانی پانی ہو چکی تھی، شرمندگی سے اس سے اٹھ کر بیٹھا تک نہیں گیا آخر ایسی حرکت کیوں کی دلاور نے اس کے ساتھ۔۔۔ مشی شرمندہ ہوتی ہاتھ اگے بڑھا کر بیڈ پر رکھے اپنے کپڑے اٹھانے لگی تو دلاور نے اُس کی کلائی پکڑ لی

"کیا کر رہے ہو تم، شاید ہوش میں نہیں ہو تم اپنے"

وہ مشی کی کلائی پکڑے ٹکٹکی باندھے مشی کو دیکھ رہا تھا مشی اُس سے نظریں چراتی ہوئی بولی کیوں کہ وہ تو اب اُس کی طرف دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا تھا محبت تو جانے اب کہاں سوئی تھی اس کی، پھر یوں اچانک اُسے کیا ہوا تھا

"ہوش میں نہیں رہنا چاہتا، ابھی مجھے یونہی مدہوش رہنے دیں آج مجھے بتانے دیں کہ کس قدر پیار کرتا ہے دلاور آپ سے معلوم نہیں آج کے بعد پھر کبھی یہ بات بتا سکو کہ نہیں"

دلاور بولنے کے ساتھ اپنی شرٹ اتارتا ہوا مکمل طور پر مشی کے وجود پر جھک گیا

دلاور کا لب ولہجہ اُس کا اندازہ وہی پہلے والا تھا جو چند ماہ پہلے کہیں کھو گیا تھا۔۔۔اِس لئے مشی اُس کو اپنے قریب آنے سے روک بھی نہیں پائی

"چاہ کر بھی آپ سے نفرت نہیں کر سکتا، چاہے تو دلاور کو اندر تک توڑ کر دیکھ دیں آپ مگر دلاور آپ سے اپنا رشتہ ختم کر کے آپ کو کبھی بھی خود سے دور نہیں کر سکتا کیوکہ آپ سے محبت کرتے وقت میں نے بدلے میں یہ نہیں سوچا تھا کہ آپ سے محبت کا کیا صلہ ملنے والا ہے مجھے"

دلاور مشی کے چہرے کے قریب اپنا چہرہ لاتا ہوا اسے بولنے لگا پھر وہ مشی کی گردن پر جھک گیا اپنے ہونٹوں کا محبت بھرا لمس اُس کی گردن پر جگہ جگہ چھوڑنے لگا

"دلاور میں نے کل کھانا بالکل ٹھیک بنایا تھا تمہیں معلوم تھا تو پھر باباسائیں کے سامنے کیو تم نے"

مشی کی بات مکمل ہونے سے پہلے وہ مشی کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں قید کر چکا تھا۔۔اپنی سانسیں اُسکی سانسوں میں منتقل کرنے کے بعد دلاور اُس کے ہونٹوں کو آزادی بخشتا اسے بولا

"اپنے باپ کو اُنکے منہ پر اپنی بیوی اور چھوٹی بہن کے سامنے غلط نہیں کہہ سکا۔۔وہ بڑے ہیں مگر کبھی کبھار بڑے پن کا ثبوت چھوٹوں کو بھی دینا چاہیے اُن کی غلطی کو در گزر کر دیں آپ میری خاطر"

دلاور مشی کے چہرے پر آئے اُس کے بالوں کو پیچھے کرتا مشی کا گال اپنے ہونٹوں سے چھونے لگا۔۔۔

دلاور کے ہاتھ مشی کے کندھوں پر جمے اسٹیپ کو نیچے کر چکے تھے دلاور کی کاروائی پر مشی پوری طرح خود میں سمٹ کر رہ گئی۔۔۔اُسے شرماتا دیکھ کر دلاور اپنے مشی کی گردن پر ہونٹ رکھتا اپنے دونوں ہاتھوں کو مشی کے کمر میں حمائل کرتا اسے اپنے حصار میں لے چکا تھا

"اُس دن آپ کی خوشی کی خاطر آپ سے ہار بھی سکتا تھا مگر جانتی ہیں کیوں جان بوجھ کر جیتا تھا میں اِس دن۔۔۔اِسی پل کے لئے، آپ کی قربت حاصل کرنے کے لئے، آپ کو ہر طرح سے مکمل طور پر اپنانا چاہتا تھا میں"

دلاور کی جذبات کی شدت سے چور ہوتی آواز پر مشی مزید اس میں سمٹ گئی وہ مکمل طور پر مشی کے وجود پر قابض ہو چکا تھا، مشی پوری کی پوری اُس کے وجود میں چھپ گئی

"اس دن میں تمہارے لئے تیار ہوئی تھی دلاور میں بالکل سچ بول رہی ہو۔۔۔آہ"

مشی نے اُسے بتانا چاہا مگر دلاور کی بڑھتی ہوئی وارفتگی پر وہ نچلا ہونٹ دانتوں تلے دبا گئی

"دلاور"

مشی آنکھیں بند کیے دلاور کے ہونٹوں کا محبت بھرا لمس اپنے سینے پر محسوس کرتی بے اختیاری کے عالم میں اُسے پکارنے لگی

دلاور اُس کی پکار کو نظر انداز کیے مزید اُس پر اپنی شدتیں نچھاور کرتا چلا گیا۔۔۔

مشی اپنے ہونٹوں کو آپس میں دبائے بدن میں اٹھتے درد پر دلاور کو کندھے پکڑتی دوسرے ہاتھ کی مٹھی میں تکیہ دبوچ چکی تھی

******

لگ جا گلے۔۔۔ کہ پھر یہ حسین رات ہو نہ ہو۔۔۔۔

اُسے بے آواز گنگناتا دیکھ کر مشی خود کو چادر سے کور کر رہی تھی۔۔ جبکہ دلاور اُس کے بالکل نزدیک لیٹا مشی کے ایک ایک نقش کو غور سے تکے جارہا تھا۔۔۔ شرم سی لالی مشی کے چہرے پر حیا کے رنگ چھوڑے دے رہی تھی یہ منظر دیکھ کر دلاور کا دل دوبارہ بہکنے لگا

"دلاورے دوا کہاں ہے میری، کمرے میں گھسا اِس وقت کیا کر رہا ہے باہر نکل، ہمیں تیرے چچا کی طرف جانا ہے بھول گیا کیا"

دلاور کا باپ کمرے کا دروازہ بجاتا ہوا بولا تو مشی گھبراتی ہوئی دلاور کو دیکھ کر اُٹھنے لگی مگر دلاور پچھلی دو بار کی طرح اب کی بار بھی مشی کو اپنی جانب کھینچ کر واپس لٹا چکا تھا

"تمہیں اپنی چچا کی طرف جانا تھا دلاور"

مشی اُس کی بے باک نظروں سے گھبراتی ہوئی دلاور کو یاد دلانے لگی

"اب کہیں نہیں جانا اور آپ ایسے ہی میرے قریب رہیں آج ساری رات"

دلاور مشی کو انکار کر کے اُس کا شرم وحیا سے سرخ ہوتا چہرہ دیکھتا ہوا بولا

"کیا کرنا ہے اب تمہیں ساری رات اٹھو، ابھی رات ہونے میں بھی ٹائم باقی ہے اور تم یوں ہی مجھے اپنے ساتھ لئے کمرے میں بند ہو۔۔۔ تمہارے بابا سائیں کیا سوچیں گے"

مشی اپنی اور اس کی حالت سے نظریں چراتی دلاور کو احساس دلانے لگی

"باباسائیں کی چھوڑیں یہ سوچیں کہ میں کیا سوچ رہا ہوں اِس وقت"

دلاور ایک مرتبہ پھر مشی کے چہرے پر جھکتا ہوا اُس سے پوچھنے لگا

"کک۔۔۔ کیا سوچ بیٹھے ہو تم، میرے خیال میں تمہیں اپنے چچا کے پاس جانا چاہیے باباسائیں کو کو لے کر"

مشی اُس کے ارادوں پر گھبراتی ہوئی بولی تو دلاور کے لبوں پر مشی کا چہرے پر گھبراہٹ دیکھ کر مسکراہٹ دوڑ گئی

کبھی کبھی میرے دل میں خیال آتا ہے۔۔۔

کہ جیسے تجھ کو بنایا گیا ہو میرے لیے۔۔۔

دلاور آہستہ آواز میں گنگناتا ہوا مشی کے چہرے کے ایک ایک نقش کو چومنے لگا

بابا سائیں دروازہ بجا بجا کر تھک ہار کر وہاں سے جا چکے تھے جب کہ دلاور ایک مرتبہ پھر اُس کے سحر میں کھو کر مدہوش ہونے لگا

یہ ہونٹ اور یہ زلفیں میری امانت ہیں۔۔۔

وہ مشی کے ریشمی بالوں میں انگلیاں پھنسائے اُس کے گلابی ہونٹوں پر اپنا انگوٹھا پھیرتا ہوا مسلسل آہستہ آواز میں گنگنائے جا رہا تھا

آج مشی کو اُس کی آواز پھٹے ہوئے ڈھول کی طرح نہیں لگ رہی تھی بلکہ سیدھی اُس کے دل میں اتر رہی تھی۔۔۔ گنگنانے کے ساتھ وہ شرارتی انداز میں اس کی چادر تن سے اتار چکا تھا جس پر مشی کا چہرہ سرخ ہوا وہ شرما کر دلاور کے سینے میں اپنا منہ چھپا چکی تھی

تو شرما کے سمٹ رہی ہے میری باہوں میں۔۔۔

*****

صبح کا سورج نکلتے ہی رات کا سحر ختم ہوا۔۔۔ دلاور خود پر خول چڑھائے پہلے والے روپ میں آچکا تھا وہ نظر اٹھا کر مشی کی جانب دیکھنے سے مکمل گریزاں تھا،، جسے مشی نے کافی محسوس کیا

دلاور کمرے سے باہر نکلا تو مشی بھی شاور لے کر کچن میں آگئی جہاں زرش ناشتہ بنا رہی تھی

"بھابھی آپ۔۔۔ میں آپ کو ناشتہ بنا دیتی ہوں، بتائیے کیا لیں گیں آپ"

زرش خلوصِ نیت سے مشی کو دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی

"میرے کردار کی گواہی۔۔۔ دلاور اور تمہارے باباسائیں کے سامنے۔۔۔ دے سکتی ہو بتا سکتی ہو اُن دونوں کو کہ اُس رات منّور کس کے چکر میں یہاں آیا تھا"

مشی کے پوچھنے پر زرش اُس سے نظروں چرا گئی تو مشی استہزائیہ انداز میں ہنسی

"اگر تم میں تھوڑی سی بھی انسانیت اور شرم بچی ہے تو دوبارہ مجھے مخاطب مت کرنا"

مشی کے بولنے پر وہ بری طرح شرمندہ ہوگئی مشی اُس سے بولتی ہوئی چائے کا پانی چڑھا کر خود پراٹھے بنانے لگی

******

"کیا بے خبری کا عالم ہے ایسی کونسی نیند تھی جو تُو شام سے پوری کرتا صبح تک بستر پر پڑا ہوا تھا طبیعت شعبیت تو ٹھیک ہے تیری دلاورے"

دلاور کی بات پر اُس کا باپ تشویش کا اظہار کرتا اُس سے پوچھنے لگا

"جی باباسائیں کافی مہینوں کی تھکن تھی اِس لیے وقت کا احساس نہیں ہوا"

وہ باپ سے نظر ملائے بغیر آئستہ آواز میں سامنے دیکھتا ہوا بولا تو زرش اُن دونوں کا ناشتہ صحن میں ہی لے آئی۔۔۔ جبکہ کچن میں زرد لہراتا ہوا آنچل دلاور کو کچن کے دروازے پر نظر آچکا تھا اُس کے منع کرنے کے باوجود مشی کمرے سے باہر نکلی تھی

"آہا صواد آگیا دیسی گھی کے تازہ پراٹھے اور گرما گرم چائے کا۔۔۔ کیسا جادو ہے تیری بہن کے ہاتھوں میں مزا آگیا آج تو ناشتے کا"

باباسائیں خوش ہوتے دلاور سے بولے وہ پہلا نوالہ منہ میں ڈال کر سمجھ گیا ناشتہ زرش نے نہیں مشی نے بنایا ہے مگر خاموش رہا

"باباسائین یہ ناشتہ میں نے نہیں بلکہ بھابھی نے بنایا ہے واقعی بڑا ذائقہ ہے اُن کے ہاتھوں میں"

زرش اپنے باپ کو جتاتی ہوئی اپنے کمرے میں جا چکی تھی یہ جانے بغیر کہ اب کیا طوفان اٹھنے والا ہے

زرش کی بات پر دلاور کو اُس پر غصہ آنے لگا بھلا اُسے کیا ضرورت تھی مشی کا نام لینے کی جبکہ زرش کی بات سن کر باباسائیں کے حلق میں نوالہ پھنس گیا جسے حلق سے نیچے اتارنے کے لئے انہیں چائے پینا پڑی

"اتنی میٹھی چائے۔۔۔ مجھ شوگر کے مریض کو مارنا چاہتی ہے تیری بیوی بلا ابھی اُسے یہاں"

دلاور کا باپ غصّے میں چائے کا کپ زمین پٹختا ہوا دلاور سے بولا۔۔۔ دلاور کو مشی کو بلانے کی ضرورت نہیں پڑی وہ سر پر دوپٹہ رکھتی فوراً کچن میں سے نکل کر صحن میں چلی آئی

"میں نے آپ کے چائے میں شکر نہیں ڈالی تھی مجھے معلوم ہے آپ پھیکی چائے پیتے ہیں۔۔۔ جو گناہ میں نے نہیں کیا وہ گناہ میرے کھاتے میں ڈال کر مجھے سزا دی گئی اور اب تک دی جارہی ہے۔۔ میں قصوروار نہیں ہوں باباسائیں اِس لیے آپ کا اتنا ہتک آمیز رویہ اب برداشت نہیں کرو گی"

مشی کے اِس طرح بولنے پر دلاور کا باپ دلاور سے بولا

"تیری بیوی کیسے باتیں سنا رہی ہے تیرے باپ کو۔۔۔زبان چلا رہی ہے یہ میرے آگے اور تو خاموش کھڑا دیکھ رہا ہے اسے، حیا مر گئی ہے تیرے اندر، منہ توڑ کے رکھ دے اِس کا ابھی اور اسی وقت"

اپنے باپ کی بات سن کر دلاور غصّے میں مشی کے پاس آیا



"منع کیا تھا میں نے تمہیں کمرے سے باہر نکلنے سے، جب تک دو تین ہاتھ نہیں لگیں تو تمہیں میری بات سمجھ میں نہیں آتی۔۔۔چلو کمرے میں"

وہ مشی کو آنکھیں دکھاتا ہوا بولا اور بازو سے پکڑ کر اسے کمرے میں لے جانے لگا مگر مشی نے جھٹکے سے دلاور سے اپنا بازو چھڑایا

"کمرے میں لے جا کر کیوں یہی دو تین ہاتھ لگاؤ مجھے، اپنے بابا سائیں کے سامنے تاکہ اِن کے دل میں بھی ٹھنڈک پڑے"

مشی بے خوف دلاور سے بولی تو دلاور کو اُس کی بات پر سچ میں غصّہ آنے لگا

"مشی جاؤ کمرے میں"

وہ مشی کو آنکھیں دکھاتا ہوا زور سے دھاڑا۔۔۔جو یہاں کھڑی اُس کے ضبط کا امتحان لے رہی تھی

"زبان گُدھی سے کھینچ ڈال ایسی بدزات لڑکی کی،اوپر اوپر سے کیا غصّہ دکھا رہا ہے،، سبق سکھا اسے صحیح سے"

دلاور کا باپ اپنے بیٹے کو جوش دلاتا ہوا بولا جو بالکل ٹھنڈا پڑا ہوا تھا

"یہ مجھے سبق نہیں سکھا سکتا اور کمرے میں لے جانے کے بعد تو بالکل بھی نہیں۔۔۔آپ ہی مجھے اِس کے سامنے زبان درازی کا انعام دیں،اور یہ بتائے اِسے کہ بیوی کو جوتے کی نوک پر کیسے رکھا جاتا ہے"

مشی اپنے سُسر کے سامنے آتی اُس سے بولی اس سے پہلے وہ بیچ میں مشی کے اوپر ہاتھ اٹھاتا دلاور نے آگے بڑھ کر فوراً اپنے باپ کا ہاتھ پکڑ چکا تھا

"باباسائیں پلیز اِس کے ساتھ ایسا سلوک مت کریں آپ اس کی جگہ بھلے مجھے مارلیں"

دلاور التجائی انداز میں اپنے باپ سے بولا جو غصّے میں دلاور کا ہاتھ جھٹک چکا تھا اور اب اُس کو گھور رہا تھا

"گستاخ، نافرمان پکا زن مرید ہے تُو آج مجھے علم ہو گیا ہے اِس بات کا۔۔۔لے جا اپنی بیوی کو میرے گھر سے اور اب شکل مت دکھانا مجھے اپنی بھی"

دلاور کا باپ کو غصّے میں بولتا ہوا گھر سے باہر نکل گیا جبکہ دلاور غصّے سے مشی کو دیکھتا ہوا اُس کو بازو سے پکڑ کر کمرے میں لے جانے لگا

"بھائی پلیز میری بات سن لیں بھابھی کی کوئی غلطی نہیں تھی آپ انہیں کچھ مت کہیئے گا"

زرش راستے میں آتی دلاور سے بولی مگر دلاور زرش کو سائیڈ پر کرتا مشی کو کمرے میں لے آیا اور کمرے کا دروازہ بند کر دیا

"کیوں کی تم نے باباسائیں کے سامنے یہ حرکت۔۔۔اب بتاؤ مجھے سچ میں لگاؤں ابھی تمہیں دو تین ہاتھ"

وہ مشی کو بیڈ پر دھکیلتا ہوا جھک کر اُس کا منہ اپنے ہاتھ میں دبوچے مشی سے پوچھنے لگا

"اگر میں واقعی غلطی پر ہوں تو دو تین ہاتھ مت لگانا سیدھا جان لے لینا میری۔۔۔ ابھی بلاؤ زرش کو یہاں اور پوچھو اپنی بہن سے کہ اصل مجرم کون ہے"

مشی دلاور کے غصّے کی پرواہ کیے بغیر بناء ڈرے اس سے بولی۔۔۔ وہ دلاور جو رات میں اُس کے ساتھ موجود تھا اب وہ نہ جانے کہاں جا سویا تھا یہ وہی دلاور تھا سخت دل شاید اُس سے نفرت کرنے والا

"کیا چاہتی ہو تم، میرے باپ کو مجھ سے بدگمان کر دیا اور اب میری بہن کا مجھ سے رشتہ خراب کر رہی ہو۔۔۔ میں سچ میں تمہاری جان لے لوں گا اگر تم نے زرش کے متعلق کچھ بھی غلط بولا۔۔۔ وہ کیسی ہے مجھے معلوم ہے اور تم کیا ہو مجھے یہ بھی معلوم ہے"

دلاور غصّے میں بولتا ہوا کمرے سے باہر نکلنے لگا مگر دلاور کی بات پر مشی کو بری طرح طیش چڑھا

وہ بیڈ سے اٹھ کر چلتی ہوئی دلاور کے سامنے آکر اُس کا گریبان پکڑتی ہوئی بولی

"کیا ہوں میں،، بتاؤ مجھے دلاور کیا ہوں میں۔۔۔ بلکہ یہ بتاؤ تم نے کیا سمجھا ہوا ہے مجھے جب تم چاہو مجھے اپنے بستر پر لے جاؤ گے جب تم چاہو گے مجھ سے لاتعلقی برتو گے۔۔ جب چاہو گے اپنے گھر والوں کے سامنے میری تذلیل کرو گے کیا سمجھا ہوا ہے تم نے مجھے بتاؤ جواب دو"

دلاور کی بات اُس کو اتنی بری لگی تھی کہ وہ غصّے سے پاگل ہوتی دلاور کا گریبان پکڑے چیخنے ہوئی اُس سے پوچھنے لگی

"اِس خوش فہمی سے نکل جاؤ کہ کل رات ہمارے درمیان جو کچھ ہوا، دلاور اُس کے بعد سب کچھ بھول کر تمہیں اپنی سر آنکھوں پر بھٹالے گا۔۔ وہ ایک جذباتی لمحہ تھا جو کل رات آیا اور گزر گیا۔۔۔ ایسی لڑکی جو شادی سے پہلے اور بعد میں بھی غیر مردوں سے تعلق رکھے دلاور کے دل تک رسائی حاصل نہیں کرسکتی تمہاری حیثیت میری نظروں میں وہی ہے جو چند ماہ پہلے تھی، کل رات ایسا کچھ نہیں ہوا جس سے تم میرے دل میں دوبارہ اپنا مقام پیدا کرلو"

دلاور مشی کے ہاتھوں سختی سے اپنے گریبان سے جھٹکتا ہوا بولا تو وہ پتھر ہوئی نظروں سے دلاور کو دیکھنے لگی جبکہ دلاور یہاں سے واپس شہر جانے کی تیاری کرنے لگا

******

"منّور یہاں کیا کر رہے ہو تم خدا کے لیے واپس چلے جاؤ اگر بابا سائیں نے تمہیں یہاں دیکھ لیا تو وہ میری جان لے لیں گے"

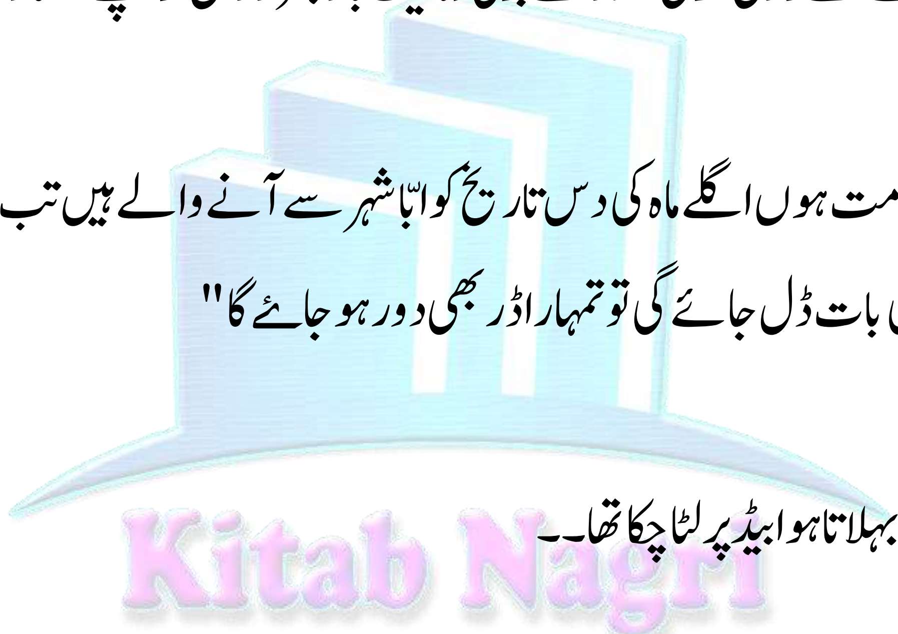
زرش چھت پر سے واپس آئی تو اپنے کمرے میں منّور کو دیکھ کر گھبراتی ہوئی بولی

"میں محسوس کرنے لگا ہوں کہ اب تم مجھے نظر انداز کر رہی ہو، نہ میرا فون اٹھاتی ہو نہ میرے بلاوے پر چھت پر آتی ہو تو بتاؤ کیا کروں میں۔۔۔ تمہاری ایک جھلک دیکھنے کے لئے میں کتنے جتن کرتا ہوں اور تم ہو کہ ظلم کی انتہا کر دی ہے تم نے مجھے یوں نظر انداز کر کے"

منّور زرش کے پاس آکر اسے اپنے حصار میں لے لیتا ہوا بولا تو وہ ڈر کے مارے پیچھے ہوئی

"باباسائیں کو شک ہو چکا ہے منّور اگر اُن کو میرے اور تمہارے بارے میں معلوم ہو گیا تو وہ میرے ٹکڑے کر ڈالیں گے، تمہیں اللہ کا واسطہ ہے میری حالت پر ترس کھاؤ"

زرش انجانے خدشے سے ڈرتی ہوئی منّور سے بولی وہ ایک بار پھر زرش کو اپنے حصار میں لے چکا تھا



"اچھا زیادہ پریشان مت ہوں اگلے ماہ کی دس تاریخ کو ابّا شہر سے آنے والے ہیں تب انہیں تمہارے گھر لے آؤں گا رشتے کی بات ڈل جائے گی تو تمہارا ڈر بھی دور ہو جائے گا"

منّور اس کو پیار سے بہلاتا ہوا بیڈ پر لٹا چکا تھا۔۔

"یہ کیا کر رہے ہو منّور نہیں پلیز اب دوبارہ نہیں"

زرش اُس کے اگلے اقدام پر ڈرتی ہوئی بولی

"پہلی بار ہو رہا ہے یہ سب کچھ ہمارے درمیان، پورے دو ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے اب تو میں خود بھی چاہتا ہوں ہماری جلد سے جلد شادی ہو جائے"

منّور اُس کو بہلاتا ہوا اس پر جھک کر بولا

*****

دلاور کے ساتھ واپس شہر آنے کے بعد اُن دونوں کے بیچ وہی اجنبیت بھرا تعلق کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا جس کو نبھاتے نبھاتے وہ دونوں ہی اندر سے تھک چکے تھے مگر ایک دوسرے سے کچھ نہیں بولتے ویسے ہی ایک رات مشی دلاور کو رات کھانا دینے کے بعد خود ٹیرس پر آکر کھڑی ہو گئی اور باہر کی روشنیوں اور ہنستے، باتیں کرتے ہوئے لوگوں کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھنے لگی پہلے اُس کی زندگی اِن لوگوں سے مختلف نہیں تھی اور اب۔۔۔

مشی ٹیرس پر کھڑی ہو کر افسردگی سے سوچ رہی تھی اُس کی اداسی مزید بڑھنے لگی تبھی اچانک اُسے اپنے بازو پر سخت گرفت کا احساس ہوا مشی خیالوں کی دنیا سے باہر نکلتی ہوئی اپنے قریب کھڑے دلاور کو غائب دماغی سے دیکھنے لگی

"کیوں آکر کھڑی ہو گئی ہو یہاں، منع کیا تھا ناں میں نے بلاوجہ ٹیرس پر آکر کھڑے ہونے کے لیے"

دلاور سختی سے بولتا ہوا مشی کو بازو سے پکڑ کر کھینچتا ہوا واپس بیڈروم میں لے آیا

"کیا ثابت کرنا چاہتی ہو تم اِس طرح کی حرکتوں سے شرم نہیں آتی تمہیں یہ سب کرتے ہوئے"

کمرے میں لانے کے بعد دلاور مزید اُس کو باتیں سنا کر تکلیف دینے لگا تبھی آج دوبارہ مشی بھی پھٹ پڑی

"ہاں نہیں آتی مجھے شرم، کیوں کہ تمہارا نکاح ایک بے شرم لڑکی سے ہوا ہے وہ آوارہ مزاج، بدچلن اور بدکردار ہے۔۔۔ معلوم نہیں ہے تم کو"

مشی دلاور کو دیکھتی ہوئی غصّے میں چیخ کر بولی تو دلاور ایک پل کے لیے خاموش ہو گیا مگر اگلے ہی پل اپنی انگلی اٹھا کر مشی کو وارن کرتا بولا

"خاموش بالکل خاموش اور یہ بکواس بند کرو اپنی، ورنہ میں تمہیں۔۔۔۔"

دلاور اُس کے غصّہ کرنے اور چیخنے پر مشی کو وارن کرتا ہوا بولا تو مشی دلاور کے غصّے کی پرواہ کیے بغیر بنا ڈرے بے خوفی سے بولی

"ورنہ کیا، بولو کیا؟؟ کیا کرو گے تم ہاں۔۔۔ بتاؤ مجھے کیا کرو گے تم میرے ساتھ۔۔۔ مارو گے مجھے، ہاتھ اٹھاؤ گے مجھ پر، ذرا ہاتھ اٹھا کر تو بتاؤ۔۔۔ معلوم ہے کیا کرنے گئی تھی میں باہر ٹیرس پر، وہاں کھڑی ہو کر لڑکوں کو اشارہ کر رہی تھی تاکہ اُن سے دوستی گاڑھ سکو اور تمہارے آفس جانے کے بعد انہیں تمہارے پیچھے یہاں گھر بلا سکو"

وہ غصّے میں مزید چیختی ہوئی بولی تبھی دلاور نے مشی کے دونوں بازو سختی سے پکڑ لیے

"اب اگر تمہارے منہ سے کوئی بھی گھٹیا یا پھر فضول قسم کی بات نکلی تو زبان کھینچ ڈالوں میں تمہاری"

اُس کی زبان درازی پر دلاور کو بھی غصہ آنے لگا، صبح اُس کا پرچہ تھا اور اِس وقت رات کو وہ ہنگامہ کرنے کے لیے تیار بیٹھی تھی۔۔۔دلاور اُسے پیچھے بیڈ پر دھکا دیتا ہوا کمرے سے باہر جانے لگا

"ہمت ہے تمہارے اندر کھینچ کر دیکھو میری زبان یوں بزدلوں کی طرح منہ چھپا کر کہاں جا رہے ہو۔۔۔عورت پر ہاتھ اٹھانے کو مردانگی سمجھتے ہو تم لوگ ذرا ہاتھ تو لگاؤ پھر بتاتی ہوں میں تمہیں"

مشی بیڈ سے اٹھ کر دوبارہ تیز آواز میں بولی تو کمرے سے باہر جاتے دلاور کے قدم رکے۔۔۔وہ غصّے میں پلٹ کر دوبارہ میں مشی کے پاس آیا اور اُس کے بالوں کو مٹھی میں جکڑتا ہوا غصّے سے بولا

"کیا چاہ رہی ہو تم، آج جان سے مار ڈالوں میں تمہیں، قبر کھود کر زندہ دفن کر آؤ تم کو"

دلاور غصّے میں اُس کے بالوں کو مٹھی میں جکڑے مشی کے چہرے کے قریب اپنا چہرہ لاتا ہوا غصّے میں مشی سے پوچھنے لگا وہی مشی کی سانسوں سے اٹھتی مہک اُسے مزید شک میں مبتلا کر گئی

"اسموکنگ کی ہے تم نے دوبارہ؟؟"

دلاور اب غصّے میں مشی کے بالوں کو چھوڑتا اُس کے جبڑوں کو سختی سے پکڑے مشی سے پوچھنے لگا تبھی مشی نے غصّے میں دلاور کا ہاتھ اپنے منہ سے ہٹا کر اُسے پیچھے دھکیلا

"ہاں کی ہے اسموکنگ، روز کرتی ہوں اور کرتی رہوں گی کیا بگاڑلو گے تم میرا"

مشی بناء خوف کھائے دلاور سے بولی تو دلاور غصّہ ضبط کیے اُس سے پوچھنے لگا

"تم اب حد سے زیادہ بڑھ رہی ہو مشی شاید تم چاہ رہی ہو بات زیادہ بڑھے اور میں سختی سے پیش آؤ تمہارے ساتھ بولو کیوں کر رہی ہو تم ایسا کیوں چاہ رہی ہو میں سچ میں مار ڈالو تمہیں آج"

دو دن پہلے ہی تو وہ اپنے کمرے میں سگریٹ کا پیکٹ ڈھونڈ کر تھک گیا تھا اُسے بالکل بھی گمان نہیں گزرا وہ پیکٹ مشی نے اٹھایا ہو گا۔۔۔ دلاور شدید غصّے میں بھرا ہوا مشی سے بولا۔۔ اُس کی بات سن کر مشی کو ایک دم رونا آنے لگا اچانک اُس نے رونا شروع کر دیا

"جس طرح تم نے میری زندگی بنا ڈالی اِس سے بہتر تو یہی ہے کہ تم مجھے مار ڈالو دلاور، سچ میں اپنے ہاتھوں سے میری جان لے لو آج"

مشی روتی ہوئی دلاور کا گریبان پکڑ کر بولی تو اُس کے رونے پر اور ادا کیے گئے جملے پر دلاور کے غصّے میں تنے اعصاب ڈھیلے پڑے

"میں تھک چکی ہوں دلاور بری طرح تھک چکی ہو۔۔۔ جس طرح تم نے میری زندگی کو بنا دیا ہے میں سسک سسک کر مر جاؤں گی اس سے بہتر یہی ہے تم آج اور ابھی میری جان سچ میں لے لو، یوں روز روز مارنے کی بجائے ایک بار ہی مار ڈالو مجھے"

مشی زار و قطار روتی ہوئی دلاور کا گریبان پکڑے اس سے بولی تو دلاور کو اُس کی حالت پر ترس آنے لگا اُس نے مشی کے رونے کی پرواہ کیے بغیر مشی کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں تھام کر اُس کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھ دیئے۔۔۔

جس پر مشی کے رونے میں کمی نہیں آئی مزید اُس کی آنکھیں برستی ہوئی اُس کے گالوں کو آنسوؤں سے تر کرنے لگیں۔۔۔ وہ یونہی دلاور کا گریبان پکڑے اُس سے جڑی ہوئی کھڑی تھی۔۔ جب وہ سانس لینے کے لئے بے قرار ہونے لگی تو اس نے اپنے ہونٹ دلاور کے ہونٹوں سے جدا کرنے چاہیے مگر دلاور اُس کے ہونٹوں کو آزاد کیے بغیر مشی کے بالوں میں اپنی انگلیاں پھنسا کر اور دوسرا ہاتھ مشی کی کمر پر حمائل کرتا اسے بیڈ پر لٹا چکا تھا

"نہیں دلاور پلیز جاؤ یہاں سے اپنے کمرے میں"

مشی اپنے اوپر جھکے ہوئے دلاور کو منع کرتی بولی جو مشی کی مانے بغیر اُس کی شرٹ کندھوں سے نیچے سرکاتا ہوا مشی کی گردن پر جھک گیا

"میں یہ سب نہیں چاہتی۔۔۔تم"

مشی شرمندہ سی ہونے لگی،وہ سمجھی دلاور یہ سب اُس کے آنے والے غصے کی وجہ سے کر رہا تھا

"یہ سب اِس وقت میں چاہتا ہوں"

دلاور مشی کی شہہ رگ سے اپنے ہونٹ ہٹا کر اپنی شرٹ اتارتا ہوا مشی سے بولا

دلاور کے بھرپور استحاق اور مکمل توجہ پر مشی آنکھیں بند کر کے لیٹ گئی جبکہ دلاور اُس کی دونوں کلائیوں پکڑے مکمل طور پر اُس پر جھکا تھوڑی دیر کے لیے اپنی زندگی میں موجود تلخیوں کو فراموش کرتا مشی کے وجود میں خود کو گم کر چکا تھا

لیکن یہ بات وہ دونوں اچھی طرح جانتے تھے کہ اِس وقت کا بنا ہوا یہ وقتی سا تعلق اِس رات کی نظر ہو جائے گا

******

پرچہ دینے کے بعد وہ آفس سے ہوتا ہوا گھر لوٹا، آج اُس کے آفس سے آنے پر مشی خاص طور پر دلاور کے کمرے میں آئی اور دلاور اس کے روپ کو دیکھ کر اور اس کے یوں اپنے کمرے میں آمد پر چونکا



"کیسا ہوا آج تمہارا پیپر"

مشی مسکرا کر دوستانہ انداز میں دلاور سے پوچھنے لگی ان دونوں کے درمیان اس انداز میں بات ہوئے نہ جانے کتنے دن گزر چکے تھے

"ہہمم۔۔۔اچھا ہوا"

دلاور نے مشی کو غور سے دیکھتے ہوئے مختصر سا جواب دیا۔۔اُس کا چہرہ کھلا پڑا تھا چہرے پر مسکراہٹ کے علاوہ عام دنوں کی بانسبت آج اُس نے بال کھولے ہوئے تھے کانوں میں چھوٹی چھوٹی جھمکیاں اور

ہونٹوں پر لگی لپ اسٹک اضافی تھی دلاور اُس کی تیاری کا مکمل جائزہ لیتا اپنا رخ موڑ کر شرٹ کے بٹن کھولنے لگا، جبکہ مشی دلاور کی چوڑی پشت کو غور سے دیکھنے لگی

کل رات کو وہ ایک مرتبہ پھر اُس کے بے حد نزدیک آکر تمام فاصلہ ختم کر چکا تھا۔۔ لیکن ماحول پر چھائی فسوں خیز خاموشی اور سحر انگیز گزرتی رات سے پہلے وہ مشی کو وہی چھوڑ کر اپنے کمرے میں چلا آیا تھا

دلاور کی چوڑی پشت دیکھ کر اِس وقت مشی کا دل چاہا وہ باقی کا فاصلہ سمیٹ کر اُس کی پشت پر اپنا سر ٹکا دے مگر ایسی بے تکلفی کا وہ سوچ سکتی تھی یہ سب کرنے کی ہمت اُس میں موجود نہیں تھی

"کیا ہوا یہاں کیوں کھڑی ہوا ابھی تک کیا کچھ کہنا ہے تمہیں"

دلاور دوسری شرٹ پہن کر پلٹا تو مشی کو وہی کھڑا دیکھ کر دوبارہ چونکا اُس نے سوچا تھا مشی اُس کے کمرے سے جا چکی ہوگی مگر اسے اپنے کمرے میں دیکھ کر اُس کی نظروں کے مفہوم سمجھنے کے باوجود وہ لاتعلق بنا مشی سے پوچھنے لگا

"ہاں کچھ کہنا تھا وہ دراصل میں نے آج رات کا کھانا دوپہر میں ہی بنالیا تھا کیا تمہارے لیے کھانا لے آؤ"

مشی جلدی سے بات بناتی ہوئی دلاور سے پوچھنے لگی

"نہیں رہنے دو رات میں ہی کھانا کھاؤں گا، یہ شرٹ لے جاؤ دھلنے والے کپڑوں میں ڈال دینا"

دلاور اُس کو اپنی اتاری ہوئی شرٹ تھماتا ہوا بولا شاید وہ چاہ رہا تھا مشی کمرے سے چلی جائے مگر وہ بول نہیں پارہا تھا۔۔۔شاید وہ نہیں چاہتا تھا مشی اُس سے مزید کچھ بولے

"دلاور کیا آج ہم کہیں باہر چلیں"

مشی اُس کے ہاتھ سے شرٹ لیتی ہوئی اچانک بولی۔۔۔وہ ایسی زندگی سے اُکتا چکی تھی کل اگر اُن دونوں کے درمیان کچھ ٹھیک ہوا تھا تو اب مشی چاہتی تھی وہ دونوں اب نارمل میاں بیوی کی طرح اپنی زندگی گزاریں

"کس لیے جانا ہے باہر"

دلاور پہلے تو خاموشی سے مشی کو دیکھے گیا پھر سنجیدگی سے اُس سے پوچھنے لگا

"موسم تبدیل ہو رہا ہے تو گرم کپڑے۔۔۔ میرا مطلب ہے کچن کی بھی کچھ چیزیں مجھے چاہیے تھی اِس لیے"

باہر نکلنے کے لیے بھی کوئی وجہ بتانا ضروری تھی وہ گھر میں یوں وقت گزار کر بے زار ہو چکی تھی کُھلی فضا میں سانس لینا کا حق اُسے بھی تھا

"جو چیزیں تمہیں چاہیے وہ مجھے بتا دینا کل آفس سے واپسی پر میں خود لے آؤں گا"

دلاور اُس کی بات رد کرنے کے ساتھ اپنے انگوٹھے سے اُس کے ہونٹوں پر لگی لپ اسٹک کو مٹاتا ہوا بولا۔۔۔دلاور کے بے مروتی پر مشی افسوس سے اُس کو دیکھتی رہی وہ خود بھی مشی کو ایسے دیکھ رہا تھا جیسے آنکھوں سے بول رہا ہو، وہ اب یہاں سے چلی جائے مگر مشی جانے کی بجائے ڈھیٹ بنی دوبارہ بولی

"کیا ہم دونوں کے درمیان سب کچھ ٹھیک نہیں ہو سکتا۔۔۔دلاور میں چاہتی ہوں اب ہم دونوں اپنی بقیہ زندگی نارمل۔۔۔

مشی ہمت کرتی ہوئی بول رہی تھی تب دلاور نے اُس کی بات کاٹی

"میں تھوڑی دیر آرام کرنا چاہتا ہوں، جانے سے پہلے کمرے کی لائٹ بند کر دینا صبح آفس وائٹ کلر کی شرٹ پہن کر جاؤں گا وہ پریس کر دینا اور اپنے اُن کھلے ہوئے بالوں کو باندھ لو"

دلاور کی بات سن کر مشی اسے چند سیکنڈ خاموشی سے تکتی رہی پھر اُس کے کمرے سے لائٹ بند کر کے باہر نکل گئی۔۔۔

وہ نہیں جانتا تھا اُس نے مشی کے ساتھ ٹھیک کیا تھا یہ غلط البتہ دلاور کو اندازہ ضرور تھا کہ اُس نے مشی کا دل ضرور توڑا ہے مگر اُس نے بھی تو اُس کے گھر والوں کے سامنے اُس کا غرور توڑا تھا دلاور سر جھٹک کر سوچتا ہوا بیڈ پر لیٹ گیا

******

دلاور کو رات کا کھانا دینے کے بعد وہ واش روم کے آئینے کے سامنے کھڑی خود کی سرخ آنکھیں دیکھتی ہوئی ہاتھ میں موجود سیگریٹ پی رہی تھی۔۔۔اسے دل جلانے اور غم مٹانے کا یہی طریقہ سمجھ میں آیا تھا

اب اُس کو ساری زندگی ایسے ہی گزارنی تھی،ایسی زندگی جس کا اُس نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا۔۔۔ سگریٹ کا چھوٹا سا ٹکڑا روشندان سے باہر پھینک کر اپنی آنکھوں کو رگڑتی ہوئی کمرے میں آئی تو دلاور کو اپنے کمرے میں دیکھ کر ایک پل کے لیے ٹھٹکی

"کیا کر رہی تھی واش روم میں اتنی دیر سے"

دلاور اس کے باندھے ہوئے بال اور سرخ آنکھوں کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا

"فرار ہونے کا راستہ تلاش کر رہی تھی افسوس واش روم ایسا کوئی چور دروازہ نہیں جس سے میں یہاں سے نکل سکوں"

مشی کے لہجے میں تلخی کا عنصر گھلا ہوا تھا وہ دلاور کو جواب دیتی بیڈ پڑا ہوا اپنا دوپٹہ اٹھانے لگی

"اتنی جلدی تنگ آگئی اِس زندگی سے"

دلاور مشی کو چہرہ دیکھ کر اس سے پوچھنے لگا جیسے بولنا چاہ رہا ہو، اِس زندگی کا انتخاب وہ خود اپنی غلطی سے کر چکی ہے

"قید میں رہ کر ہر قیدی آزادی کی خواہش کرتا ہے۔۔۔ تمہارے آفس کے لئے وائیٹ شرٹ پریس کر دی ہے میں نے صبح آٹھ بجے کا الارم بھی لگا دیا ہے"

مشی اس انداز میں اپنی بات مکمل کرتی ہوئی بولی جیسے بولنا چاہ رہی ہو کہ وہ اب اس کے کمرے سے جا سکتا ہے

مگر دلاور اس کے کمرے سے جانے کی بجائے قدم اٹھا کر چلتا ہوا مشی کے پاس آیا وہ اُس کے بال کھول کر اُس کا دوپٹہ اترنے لگا تو مشی کنفیوز ہو کر اُس کو دیکھنے لگی۔۔۔ وہ مشی کے وجود کو اپنے حصار میں لے کر اُس کے ہونٹوں پر جھکا تو مشی ایک دم ہوش میں آئی وہ دلاور کو پیچھے دھکیلتی ہوئی غصّے میں اُسے دیکھنے لگی

"کیا سمجھا ہوا ہے تم نے مجھے، ضرورت کے وقت استعمال کرنے کی کوئی شے ہوں میں تمہارے لئے۔۔۔ جسے جب چاہو تم اپنے موڈ اور مزاج کے مطابق ہوئے استعمال کرو"

مشی غصّے میں دلاور قریب آ کر اُس کا گریبان پکڑتی ہوئی ہوئے دلاور سے پوچھنے لگی

"ضرورت پڑنے کے وقت تمہارے پاس نہیں آؤں گا تو اور کہاں جاؤں گا"

دلاور مشی کو غصّے سے بھرا ہوا دیکھ کر نارمل لہجے میں اس سے پوچھنے لگا

"میری بلا سے بھاڑ میں جاؤ تم، یہ میرا جسم تمہاری وقت گزاری کا سامان نہیں ہے سمجھے تم"

مشی دلاور کو دور دھکیلتی ہوئی بولی یعنی وہ اُس سے اپنی ضرورت کے وقت ریلیشن چاہتا تھا۔۔۔ شوہر اور بیوی کے رشتے کی اُس نزدیک کوئی اہمیت نہیں تھی مشی کا خون کھولنے لگا

"میرے منع کرنے کے باوجود اسموکنگ کی ہے تم نے دوبارہ، ابھی تم واش روم سے یہی کچھ کر کے آرہی تھی جواب دو مجھے"

دلاور اُس کے پاس سے آتی سگریٹ کی اسمیل محسوس کرتا مشی سے پوچھنے لگا تو مشی ضبط کرتی ہوئی دلاور سے بولی

"تم میری باپ نہیں ہو جو میں تمہیں جواب دو۔۔۔اور شوہر تم بن سکو یہ تمہاری اوقات نہیں ہے، اس لیے چلے جاؤ اِس کمرے سے گیٹ آؤٹ"

مشی سرخ آنکھوں سے دلاور کو دیکھتی ہوئی غرا کر بولی دلاور اس کے غصّے سے سرخ ہوتے چہرے کو دیکھ کر خاموشی سے کمرے سے چلا گیا

******

"کہو کس سلسلے میں آنا ہوا ہے کیا کہنا چاہتی ہو"

شیر دل اپنے آفس میں موجود تھا تب حسام کی بیوی مہرین اُسے کسی خاص بات کی اگاہی دینے کے لیے آئی تھی تبھی اُس نے اپنی سیکٹری کو اجازت دی تھی کہ ماہرین کو اُس کے کمرے میں بھیج دے

"میں آپ کو حسام اور آپ کی وائف کے بارے میں کچھ بتانا چاہتی ہوں"

مہرین کی بات پر شیر دل کے چہرے کے تاثرات میں سختی در آئی وہ مہرین کو ہاتھ کے اشارے سے روکتا ہوا بولا

"میری بیوی کے متعلق کوئی ایسی بات مت کرنا کہ میں تمہارے عورت ہونے کا لحاظ نہیں کرو اور گارڈ سے کہہ کر تمہیں دھکے دے کر باہر پھینکوا دو گا"

شیر دل مہرین کو پہلے ہی آگاہ کر چکا تھا کہ اگر وہ منہ کھولے تو بہت سوچ سمجھ کے کھولے

"آپ کا لب و لہجہ بتا رہا ہے کہ آپ بہت زیادہ ٹرسٹ کرتے ہیں اپنی بیوی پر جبکہ وہ حسام کے ساتھ مل کر آپ کو بے وقوف بنا رہی ہے، میں اب حسام کی بیوی نہیں ہو وہ مجھے طلاق دے چکا ہے اور وجہ آپ کی وائف ہے۔۔۔ چند ماہ سے وہ دونوں آپس میں ملتے رہتے ہیں، جیسے حسام نے مجھے ہانیہ کے لئے چھوڑ دیا ایسے ہی بہت جلد ہانیہ آپ کو حسام کے لیے چھوڑ دے گی ایسا کچھ پلان کیا ہے ان دونوں نے مل کر۔۔۔ یہ بات طلاق دیتے وقت حسام نے مجھے خود بتائی تھی اور یہ انگلنٹ لازمی آپ کے وائف کی ہو گی یہ مجھے حسام کے سیٹنگ ایریا میں سے ملی تھی"

مہرین سب کچھ شیر دل کو بتانے کے بعد اپنے ہاتھ میں پکڑی پازیب ٹیبل پر رکھتی ہوئی وہاں سے جا چکی تھی۔۔۔

جبکہ شیر دل مہرین کی باتوں کو سوچ کر اور ٹیبل پر موجود پازیب کو دیکھ کر بالکل گم سم سا ہو گیا یہ وائیٹ گولڈ کی اینگلٹ اسی نے ہانیہ کو گفٹ کی تھی۔۔۔ شیر دل جو گم سُم سا بیٹھا تھا اب غصّہ میں آفس کے کمرے سے باہر نکل گیا

"کہاں جا رہی ہو ہانی بیٹا اب تمہاری ایسی حالت نہیں جو تم باہر گھومو پھرو، دو ماہ کا وقت رہ گیا ہے تھوڑا سا احتیاط سے کام لو شیر بھی دو دن پہلے تمہیں یہی سمجھ آ رہا تھا۔۔۔۔ دیکھو وہ تمہیں کسی بات پر کچھ نہیں کہتا مگر اِس معاملے میں بے احتیاطی وہ بھی نظر انداز نہیں کرے گا"

رملہ ہانیہ کو تیار ہو کر باہر جاتا دیکھ کر ٹوکتی ہوئی بولی۔۔۔ اُس کا ساتواں ماہ مکمل ہونے کا تھا اور اِن دنوں شیر دل ہانیہ کے لئے مزید اپنے بچے کی وجہ سے احساس ہو رہا تھا وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر ہانیہ کو سمجھاتا مگر ہانیہ اُس کی باتوں پر اکثر چڑ جایا کرتی جیسے وہ اِس وقت رملہ کی بات سے چڑ گئی تھی

"میں کوئی انوکھا بچہ پیدا نہیں کر رہی ہوں ماما جو آپ اور آپ کا شیر ہر وقت مجھ پر روک ٹوک لگائے رکھتے ہیں۔۔۔ تنگ آچکی ہوں میں آپ دونوں کی ہر وقت کی پابندیوں سے،، ایک دفعہ یہ بچہ دنیا میں آجائے تو جان چھوٹے گی میری۔۔ کہیں سیر و تفریح کرنے نہیں جا رہی ہو، ایک دوست کو ایمرجنسی پڑ گئی ہے اِسی کو دیکھنے جا رہی ہوں۔۔۔ اور یہ آپ اپنے شیر کا اِس انداز میں نام لے کر مجھے ڈرایا مت کیا کریں پلیز۔۔۔ آپ کا شیر صرف دنیا والوں کے سامنے شیر ہے میرے سامنے سرکس کا شیر بن جاتا ہے،، آجاؤں گی ابھی آدھے گھنٹے کے اندر"

ہانیہ خراب موڈ کی وجہ سے رملہ کو باتیں سنا کر باہر نکل گئی غصّے میں اس نے یہ بھی نوٹ نہیں کیا شیر دل کی گاڑی گھر کے پورچ میں موجود ہے یعنی وہ آفس میں نہیں بلکہ گھر میں موجود تھا اور اُس کی ساری باتیں سن چکا تھا

ہانیہ کو حسام کے اوپر شدید غصّہ تھا۔۔۔ وہ حسام سے ساری پراپرٹی اپنے نام کروا چکی تھی اور اب اُسے مکمل نظر انداز کئے جا رہی تھی جس کی وجہ سے حسام اسے بار بار کال کر کے ڈسٹرب کر رہا تھا اور ملنے کے لیے بول رہا تھا، آج اُس نے سوچ لیا تھا کہ وہ حسام کے چیپٹر کو بھی ہمیشہ کے لئے کلوز کر دی گئی

"ڈرائیور فون پر بعد میں بات کرنا۔۔۔کار نکالو فوراً"

اپنے ڈرائیور کو موبائل پر بات کرتا دیکھ کر ہانیہ اسے حکم دیتی ہوئی بولی

"جی میں آپ کو پہنچ کر فوراً اطلاع کرتا ہوں"

ڈرائیور موبائل پر بولتا ہوا جلدی سے کال کاٹ کر ہانیہ کے حکم کی تعمیل کرنے لگا

*****

زوردار دھماکے کے ساتھ مشی کی دلخراش چیخ پر دلاور اپنے کمرے سے نکل کر کچن کی طرف تیزی سے بھاگا

"مشی کیا ہوا ہے یہ آواز۔۔۔یا اللہ"

پریشر کُکر کے پھٹنے کی وجہ سے چنے کی دال کے چھوٹے چھوٹے دانے نہ صرف پورے کچن کی دیوار پر بلکہ چھت پر بھی جا کر چپک گئے تھے۔۔۔وہ تو شکر تھا کہ اسی وقت مشی کچن سے باہر نکل رہی تھی مگر اس کی کمر بھی ذد میں آچکی تھی

"مجھے لگ رہا ہے تمہیں تکلیف ہو رہی ہے دکھاؤ مجھے اپنی کمر"

تکلیف کی شدت سے مشی کا چہرہ سرخ پڑ چکا تھا دلاور مشی کا ہاتھ پکڑ کر اسے بیڈروم میں لے آیا اور اُس کے قریب آکر فکر مند لہجے میں بولتا ہوا مشی کی قمیض اوپر کرنے لگا تبھی مشی نے اُس کو پیچھے دھکیلا

"میں ایک آوارہ اور بے شرم لڑکی ہوں اِس لیے مجھ سے ہمدردی دکھانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے تمہیں، دور رہو مجھ سے"

جیسے اِن دنوں اُن کا رشتہ اجنبیوں جیسا ہو چکا تھا ویسے ہی مشی دلی طور پر ایسی زندگی کو قبول کر چکی تھی اُسے اِس وقت دلاور کی ہمدردی اور اس کے لیے فکر مند ہونا زہر لگا تھا اِس لیے وہ زہر خواندہ لہجے میں بولی

"میں صرف دیکھنا چاہ رہا تھا زیادہ جلا تو نہیں،اِس بات میں دوسری باتوں کو کیوں بیچ میں لا رہی ہو، اگر مجھے نہیں دکھانا چاہتی تو ٹھک ہے پھر ڈاکٹر کے پاس چلو میرے ساتھ"

مشی کے لہجے میں گُھلی تلخی وہ دن بدن محسوس کر رہا تھا ابھی کی صورتحال دیکھ کر نرم پڑتا ہوا بولا

"زیادہ میرے ہمدرد بننے کی ضرورت نہیں ہے جب میرے سگے بھائی کو میری فکر نہیں ہے کہ اُس کی بہن کس حال میں ہے تو تم تو میرے سگے بھی نہیں۔۔۔ اس لئے اپنی ڈرامے بازی بند کرو ہمیشہ کی طرح باہر سے تالا لگاؤ اور آفس جاؤ"

مشی درد کے باوجود غصّے میں بولتی ہوئی کراہ کر اپنا دوپٹہ اتار کر واش روم چلی گئی جہاں سے اب پانی گرنے کے ساتھ اس کے رونے کی آواز آرہی تھی۔۔۔

دلاور وہی کھڑا مشی کے رونے،اُس کی تکلیف،اپنے اور اُس کے رشتے کے بارے میں سوچنے لگا۔۔ جب جب بھی مشی کے قریب آیا وہ سب جذبات کے بہاؤ میں کیا گیا عمل تھا مگر ایسا ہرگز نہیں تھا کہ وہ اسے

صرف اپنی ضرورت سمجھتا تھا وہ آج بھی اُس سے محبت کرتا تھا مگر چند ماہ میں جو حالات پیدا ہوئے، وہ اپنی کو محبت دل میں دبا بیٹھا تھا۔۔۔ دانیال کو لے کر وہ سب مشی کو معاف بھی کر دیتا مگر اس کے بعد منّور۔۔۔

وہ کیسے مشی کو معاف کر دیتا اتنا بلند ظرف کہاں سے لاتا ہے کہ دوسری بار کی گئی اتنی سنگین غلطی معاف کر دے۔۔۔ دلاور انہی سوچوں میں گھر سے باہر آفس کے لیے نکل گیا مگر روز کی طرح وہ آج اپنی سوچوں میں گُم باھر سے دروازے کو تالا لگانا بھول گیا

*****

"تو تمہارے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ تم شیر دل کو چھوڑ کر مجھ سے شادی نہیں کرو گی"

حسام غصّے کی شدت سے اپنا جبڑے بھینچے ضبط کرتا ہوا سامنے موجود ہانیہ سے پوچھنے لگا

"نہیں میرے کہنے کا یہ مطلب ہے کہ میں شیر دل کو چھوڑ دیا نہ چھوڑوِاس سے تمہارا لینا دینا نہیں ہے بالفرض اگر میں اُس کو چھوڑ بھی دیتی ہوں پھر بھی میں تم سے شادی نہیں کروں گی کیونکہ تم بھروسہ لائق انسان نہیں ہو، کیا معلوم تم پھر مجھے پیسے کی خاطر پہلے کی طرح کسی دوسرے آدمی کی آگے ڈال دو۔۔۔ کیا معلوم تم مہرین سے بھی یہی سب کرواتے رہے ہوگے"

ہانیہ خوداعتمادی سے بولتی ہوئی صوفے سے اٹھی تو حسام اُس کی بات سن کر زور سے چیخا

"شٹ آپ ہانیہ، تم معصوم شکل رکھنے والی دھوکے باز لڑکی ہو مجھے میری ساری پراپرٹی واپس چاہیے ورنہ اپنا انجان سوچ لینا"

حسام ہانیہ کو دھمکاتا ہوا بولا مگر اب حسام کو اپنی جلد بازی اور بے وقوفی پر غصّہ آرہا تھا کہ کیسے وہ ایک چھوٹی سی لڑکی کے ہاتھوں بیوقوف بن کر اپنی ساری پراپرٹی اُس کے نام کرچکا تھا۔۔۔ حسام کے دھمکانے پر ہانیہ مسکرائی

"میرے بابا بھی دھوکے میں مارے گئے تھے تم تو شکل سے بھی معصوم نہیں ہو، نہ جانے کیوں انہوں نے تم پر اعتبار کر کے میری شادی تم سے کروادی۔۔۔ جس طرح دھوکے بازی سے تم نے مجھ سے ساری پراپرٹی اپنے نام کروائی تھی بالکل اُسی طرح وہ پراپرٹی میں اپنے نام کرواچکی ہوں اور انجام کی بات تم مت کرو حسام انجام تو تمہارا ایسا ہوگا جو دنیا سبق لے گی تم سے"

ہانیہ اُس سے بولتی ہوئی اس کے گھر سے جانے لگی مگر جلدی سے حسام نے ہانیہ کا بازو پکڑا وہ سونے کی چڑیا تھی اسے پیار سے ڈیل کرنا ہی بہتر تھا

"ہانیہ مجھے پراپرٹی نہیں چاہیے اگر مجھے دولت کی لالچ ہوتی تو وہ میں ساری دولت تمہارے نام ہی کیوں کرتا۔۔۔ یہ ساری دولت تم اپنے پاس رکھو مگر پلیز مجھے اپنالو میں سچی محبت کرتا ہوں تم سے"

حسام کی بات پر ہانیہ نے سب سے پہلے اُس کے ہاتھ کو دیکھا جس سے اُس نے ہانیہ کا بازو پکڑا ہوا تھا پھر ہانیہ نے غصے میں حسام کو دیکھتے ہوئے زوردار طمانچہ اُس کے منہ پر رسید کیا

"اپنے نجس اور پلید ہاتھوں سے مجھے آئندہ چھونے کی ضرورت نہیں ہے کیا بولا تم نے محبت کرتے ہو مجھ سے،، اگر دنیا میں میرے نزدیک کوئی انسان نفرت کے قابل ہے تو وہ تم ہو حسام صرف تم۔۔۔ شیر دل نے تو دھوکے بازی سے میری عزت لوٹی تھی لیکن تم کو میرا رکھوالا بنایا گیا تھا تمہارے ضمیر نے کیسے گنوارہ کرلیا کہ تم اپنی عزت کا سودا کرتے ایک غیر مرد سے۔۔۔ تم جیسے مرد کی بیوی بننے سے بہتر ہے کہ میں اپنے آپ کو آگ لگا ڈالو آئندہ مجھ سے رابطہ کرنے کی یا ملنے کی کوشش مت کرنا ورنہ تمہارے ساتھ تمہاری سوچ سے بھی زیادہ برا کروگی میں"

ہانیہ بے خوفی سے اسکو بولتی ہوئی ہال سے باہر نکلنے لگی مگر وہاں شیر دل کو آتا دیکھ کر ہانیہ کے قدم رک گئے۔۔۔ حسام شیر دل کو دیکھ نہیں پایا تھا اُسے ہانیہ پر شدید غصّہ تھا جس کے نتیجے میں اُس نے ہانیہ کو دھکا دیا

"ہانیہ"

شیر دل چیختا ہوا تیزی سے ہانیہ کی طرف بڑھا مگر اِس سے پہلے وہ فرش پر گر چکی تھی

"یو باسٹرڈ میری بیوی کو ہاتھ کیسے لگایا تُو نے"

شیر دل نے غصّے میں حسام کا گریبان پکڑ کر اسے بری طرح پیٹنا شروع کر دیا شیر دل کے ساتھ اُس کا گارڈ اور ڈرائیور بھی ہال میں آ چکے تھے

"شیر دل"

ہانیہ درد کی شدت سے شیر دل کو پکارنے لگی



"اِس کو پولیس کے حوالے کرنے سے پہلے اِس کے دونوں ہاتھ پاؤں توڑ دینا۔۔۔ نظیر جلدی سے گاڑی اسٹارٹ کرو"

شیر دل ہانیہ کو اپنے بازوؤں میں اٹھاتا ہوا اپنے ڈرائیور سے بولا جبکہ اُس کے گارڈ نے حسام کو پکڑا ہوا تھا۔۔۔ ہانیہ کی حالت اور اِس کی بلیڈنگ دیکھ کر شیر دل کے اپنے ہاتھ پاؤں لرزنے لگے

*****

وہ آفس میں بیٹھا سگریٹ کے کش لگاتا مسلسل مشی اور اپنے رشتے کے بارے میں سوچ رہا تھا۔۔ کیا اُسے ساری باتیں نظر انداز کر کے مشی کو ایک اور موقع دینا چاہیے تھا ٹیبل پر رکھی ہوئی فائل اُس نے بے دلی سے بند کی آج نہ جانے کیوں اُس کی طبیعت میں عجیب اداسی کی سی کیفیت شامل تھی دلاور کا کام میں دل نہیں لگ رہا تھا وہ گھر نکلنے کے لیے سوچ رہا تھا تب اُس کے موبائل پر زرش کا وائس میسج آیا

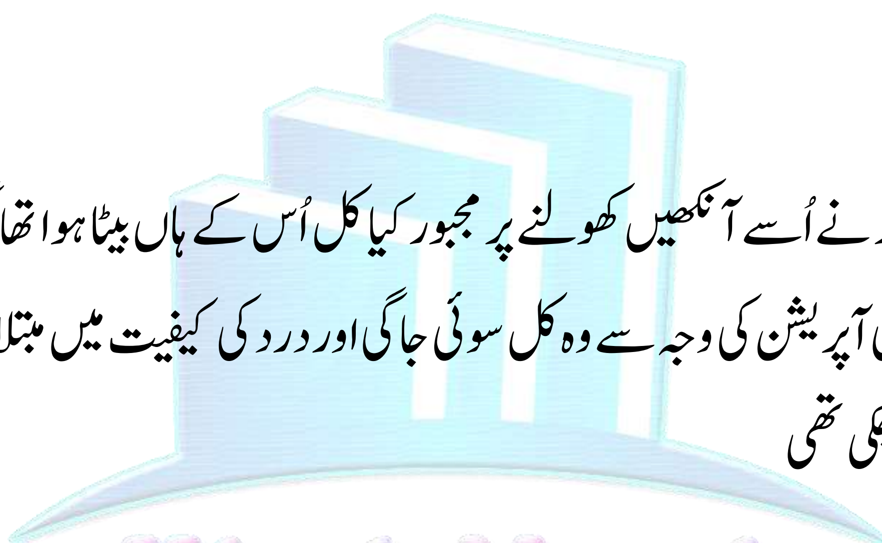
"امید کرتی ہوں آپ خیریت سے ہو گے، بھائی مجھے آپ کو ایک بات بتانا تھی اِس بات کا بوجھ برداشت کرنا اب میرے لئے مشکل ہوتا جارہا ہے میں معافی کے لائق تو نہیں ہوں لیکن ہو سکے تو مجھے معاف کر دیئے گا۔۔۔اُس دن منّور بھابھی سے نہیں مجھ سے ملنے آیا تھا میں بابا سائیں اور آپ سے بہت زیادہ ڈر گئی تھی اِس لیے میں نے بھابھی کا نام لے لیا وہ بے چاری بے قصور تھیں انہوں نے میرے حصّے کی سزا آپ سے پالی مگر قدرت نے بھی میرے لئے سزا منتخب کرلی ہے چند دن پہلے منّور کو دشمنی میں مار دیا گیا ہے اور میں اُس کی محبت کی نشانی اپنے اندر رکھ کر بابا سائیں اور آپ کے لیے ذّلت کا سبب نہیں بن سکتی، بھابھی سے کہیئے گا کہ وہ بھی مجھے معاف کر دیں آپ جب یہ میسج سنیں گے شاید تب تک میں اُس دنیا سے جا چکی ہو گیں آپ کی بدنصیب بہن زرش"

میسج ختم ہوتے ہی دلاور کے ہاتھ سے موبائل چھوٹ کر نیچے گرا

"زرش"

دلاور زرش کا نام پکارتا ایک دم کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا تیزی آفس سے باہر نکلا

*****



معصوم سی روتی آواز نے اُسے آنکھیں کھولنے پر مجبور کیا کل اُس کے ہاں بیٹا ہوا تھا مگر خود ہانیہ کی اپنی حالت بہت بری تھی آپریشن کی وجہ سے وہ کل سوئی جاگی اور درد کی کیفیت میں مبتلا رہی تھی لیکن اب وہ مکمل ہوش میں آچکی تھی

"ہانی اب کیسی ہو میری جان درد نہیں ہو رہا اب تمہیں"

ہانیہ کو ہوش میں آتا دیکھ کر رملہ اُس کے پاس آتی ہوئی ہانیہ سے پوچھنے لگی جبکہ شیر دل جو پہلے اُس کے بیڈ کے پاس کرسی پر بیٹھا ہوا تھا ہانیہ کے آنکھیں کھولنے پر اٹھ کر وہ بے بی کاٹ کے پاس آگیا

"ماماوہ۔۔۔روکیوں رہا ہے"

ہانیہ اپنے درد کی فکر چھوڑ کر اُس ننھی سی روتی آواز پر دھیان دیتی رملہ سے پوچھنے لگی

"بیٹا بھوک لگ رہی ہے شازل کو، ابھی اُس کا انتظام کیا ہے شیر نے تم اُس کی فکر نہیں کرو"

رملہ ہانیہ کے پاس کھڑی اسے بتانے لگی۔۔۔درد کی وجہ سے ابھی بھی اُس کے چہرے پر بھر بھراہٹ اور سوئلینگ موجود تھی یہ شکر تھا کہ کل وقت پر اسپتال پہنچ کر ڈاکٹر نے ماں اور بچے دونوں کی زندگی کو بچالیا تھا

"فکر کیسے نہیں کرواسے بھوک لگ رہی ہے، مجھے دیں شازل کو میں فیڈ کروادیتی ہوں"

ہانیہ نے بولتے ہوئے ہمت کر کے بیٹھنا چاہا اسے معلوم تھا شازل یعنی اُس کے بیٹے کا نام شیر دل نے خود رکھا ہو گا جس پر اسے یا کسی دوسرے کو اعتراض کرنے کی اجازت نہیں تھی

"تمہیں شازل کو فیڈ دینے کی ضرورت نہیں ہے ڈاکٹر سے شازل کے لیے ٹوپ فیڈر ریکمنڈ کروالیا ہے میں نے اور شازل کے لئے آیا کا بھی بندوبست کر دیا ہے جو اُس کی پراپر دیکھ بھال کرے گی تمہیں میرے بیٹے کے لئے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے"

شیر دل کی آواز میں اتنی اجنبیت تھی کہ ہانیہ اُس کو دیکھتی رہ گئی اور کچھ بولنے کے قابل نہیں رہی

"کیا مطلب ہے تمہارا کیوں لے گا میرا بیٹا ٹوپ فیڈ ابھی میں زندہ ہوں۔۔۔ماما ابھی شازل کو لا کر مجھے دیں میں نے ابھی تک سہی سے دیکھا بھی نہیں اپنے بیٹے کو"

ہانیہ کو شیر دل کی بات بہت بری لگی تھی پھر اس نے بے قرار لہجے میں رملہ سے کہا۔۔تب اسپتال کے کمرے میں ایک 27 سالہ عورت آئی جس کے ہاتھ میں دودھ کا ڈبہ اور فیڈر موجود تھا

"آپ اِسے یہاں سے لے جائیں اور احتیاط سے فیڈ کروائیں یاد رہے میں شازل کے کام میں کسی بھی قسم کی غفلت اور لاپرواہی بالکل برداشت نہیں کی جائے گی"

شیر دل کاٹ سے شازل کو اٹھا کر گورنس کے حوالے کرتا ہوا بولا تو ہانیہ تڑپ کر شیر دل کو دیکھنے لگی

"تم مجھے میرا بیٹا دیکھنے تو دیتے، شیر دل تم میرے ساتھ ایسا سلوک نہیں کر سکتے مجھ سے میرا بیٹا دور نہیں کر سکتے تم۔۔۔ ابھی تک تم اچھی طرح جان گئے ہو گے کہ میں حسام کے پاس کیوں گئی تھی، صرف اور صرف اُس سے بدلہ لینا میرا مقصد تھا اور کچھ نہیں۔۔۔ شیر دل جاؤ پلیز اُس عورت سے میرا بچہ لا کر مجھے دو ابھی اور اِسی وقت"

ہانیہ اُس سے دوٹوک لہجے میں بولی تو شیر دل قدم اٹھاتا ہوا ہانیہ کے پاس آیا

"تمہارا یہی تک کام تھا بچہ پیدا کرنا اور اسے مجھے سونپنا۔۔۔ یاد ہیں ناں ایسے ہی کچھ بولا تھا تم نے مجھے، اب تمہارا کام مکمل ہو چکا ہے تو تم بالکل آزاد ہو۔۔۔ اِس میں حق مہر کی رقم ہے اور تمہارے تحفظ کے لئے گھر کے کاغذات بھی موجود ہے جو اب تمہاری ملکیت ہیں، تم اپنے ہر فیصلے میں آزاد ہو ہانیہ جب چاہو مجھے چھوڑ کر جاسکتی ہو میری زندگی سے"

شیر دل ہانیہ کے ہاتھ میں خاکی رنگ لفافہ تھماتا بولا ہانیہ اس کے الفاظ پر اور انداز پر دنگ رہ گئی

ہم سادگی میں جھک کیا گئے۔۔۔

تم نے گراہوا ہی سمجھ لیا۔۔۔

شیر دل نے یہ سب کس دل سے ہانیہ کو بولا تھا یہ اُس کا دل ہی جانتا تھا زخمی نگاہ ہانیہ پر ڈال کر وہ اسپتال کے کمرے سے باہر نکل گیا

ہانیہ حیرت زدہ ہو کر خالی دروازے کو دیکھنے لگی جہاں سے چند سیکنڈ پہلے شیر دل گیا تھا اور پھر وہ حیرت سے رملہ کو دیکھتی ہوئی بولی

"دیکھ رہی ہیں آپ، اُس کی بات کا کیا مطلب تھا وہ الگ ہونے کی بات کر رہا ہے وہ بھی اتنے سکون سے۔۔۔وہ یہ سب کیسے بھول سکتا ہے، میرا بیٹا مجھ سے چھین رہا ہے اور آپ خاموش کھڑی ہیں"

ہانیہ دبے دبے غصّے میں رملہ سے بولی

"بیٹا ریلکس وہ ابھی غصّے میں ہے تمہیں صبر سے کام لینا چاہیے ورنہ بات بگڑ سکتی ہے، اور ویسے بھی تم نے جو حماقت کی ہے اُس کو بھی تو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔۔۔ ابھی تک کی اپنی تمام غلطیوں اور رویہ پر بھی نظر ڈالو تم نے بھی ابھی تک کون ساتھ اچھا سلوک کیا ہے شیر کے ساتھ۔۔۔ ابھی خاموشی اختیار کرو سب ٹھیک ہو جائے گا"

رملہ ہانیہ کو سمجھاتی ہوئی بولی



******

"ہانی، ہانی کیا ہوا اِس طرح رو کیوں رہی ہو میری جان"

ہاسپٹل میں رات کے پہر ہانیہ کے رونے کی آواز پر رملہ نیند میں ہڑ بڑا کر اٹھی اور پریشان ہو کر ہانیہ سے اُس کے رونے کی وجہ پوچھنے لگی

"کال کر کے ابھی یہاں بلائے شیر دل کو مجھے بات کرنا ہے اُس سے"

ہانیہ روتی ہوئی رملہ سے بولی دوپہر والا شیر دل کا رویہ اور باتیں اسے ابھی تک ہضم نہیں ہوئی تھیں

"مگر بیٹا اِس وقت ٹائم دیکھو، وہ بھی آرام کر رہا ہو گا مجھے بتاؤ اگر پین وغیرہ ہو رہا ہے تو میں ڈاکٹر کو بولتی ہوں۔۔۔شیر اتنی رات میں یہاں آکر کیا کرت گا"

رملہ ہانیہ کے رونے پر پریشان ہوتی ہانیہ کو سمجھاتی ہوئی بولی

"ڈاکٹر کو نہیں آپ شیر دل کو یہاں بلائے اگر آپ نے اُس کو کال نہیں ملائی تو میں اسپتال میں نہیں رہو گی بھاگ جاؤ گی یہاں سے"

ہانیہ کی دھمکی پر رملہ پریشان ہوتی شیر دل کو کال ملانے لگی کال ملتے ہی ہانیہ رملہ سے موبائل لے چکی تھی

"کیا کر رہے ہو اِس وقت"

نیند میں ڈوبی ہوئی شیر دل کی آواز سننے کے باوجود ہانیہ اُس سے پوچھنے لگی

"کیا تم نے یہ سوال پوچھنے کے لیے مجھے کال ملائی ہے سونے کے علاوہ اور کیا کروں گا میں اِس وقت"

شیر دل گھڑی میں ٹائم دیکھتا ہوا سنجیدہ لہجے میں اُس سے بولا مگر رات کے اِس پہر ہانیہ کی آواز سن کر وہ مکمل طور پر بیدار ہو چکا تھا



"شیر دل تم یہاں آجاؤ ابھی اور اِسی وقت"

ہانیہ کی بات تو شیر دل تو خاموش ہو گیا مگر ہانیہ کے پاس کھڑی رملہ بول اٹھی

"ہانی تم پاگل تو نہیں ہو گئی ہو، اُس کا سکون کیوں برباد کر رہی ہو اگر تمہیں نیند نہیں آرہی ہے تو، اُس کو تو آرام کرنے دو وہ بھی کل سے اسپتال میں موجود تھا تھکا ہوا ہو گا اُسے ریسٹ کرنے دو"

رملہ اب کی بار ہانیہ کو ڈانٹتی ہوئی بولی

"کیا کیا ہے اُس نے اسپتال میں ایسا جو وہ تھک گیا ہے بچہ میں نے پیدا کیا ہے درد میں نے سہا ہے تکلیف میں نے اٹھائی ہے، تھک وہ گیا ہے آپ مت بولیں بیچ میں پلیز۔۔۔ شیر دل تم سن رہے ہو مجھے۔۔۔ بتاؤ تم یہاں آرہے ہو ابھی یا پھر نہیں"

ہانیہ رملہ سے یہ ساری گفتگو موبائل پر کان لگائے کر رہی تھی جو شیر دل نے صاف سنی جبکہ رملہ ہانیہ کی بات پر اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئی

"اوکے میں آرہا ہوں"

شیر دل ہانیہ کو جواب دیتا ہوا کال کاٹ چکا تھا

"بہت زیادہ رعایت دیتا ہے شیر تمہیں ورنہ اتنا لحاظ تو اُس نے محبت کرنے کے باوجود اپنی سگی بہن کا نہیں کیا"

رملہ ہانیہ کو دیکھ کر جتاتی ہوئی بولی

"رعایت دیتا ہے تو کوئی کمال نہیں کرتا، محبت کا دعویٰ بھی کرتا ہے مجھ سے تو اُس پر لازم ہے میری ہر بات کو مانے۔۔اولاد پیدا کر کے دی ہے میں نے اُس کو اسی کی خواہش پر تو فرض بنتا ہے اُس کا اٹھائے پھر میرے نخرے"

رملہ ہانیہ کی بات سن کر گہرا سانس لیتی خاموش ہو گئی کیوں کہ اس وقت ہانیہ کو کوئی بھی نصیحت کرنا فضول تھا

*****

"اب بتاؤ کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ"

رملہ کے انکار کرنے کے باوجود شیر دل اُسے ڈرائیور کے ساتھ گھر بھجوا چکا تھا رملہ کے اسپتال سے جانے کے بعد وہ نیند سے ہوتی سرخ آنکھیں لیے ہانیہ سے پوچھنے لگا کہ اس نے کیوں اتنی ایمر جنسی میں اُسے یہاں اسپتال بلایا تھا

"بیوی سے اُس کے مسئلے مسائل دور سے نہیں پوچھے جاتے یہاں قریب آؤ تھوڑا پھر بتاؤں گی اپنا مسئلہ "

ہانیہ شیر دل کی سرخ آنکھوں کو دیکھتی ہوئی بولی جن میں تھکن اور نیند کی خماری واضح نظر آرہی تھی

شیر دل چلتا ہوا ہانیہ کے پاس آیا ذرا سا جھک کر اپنا چہرہ ہانیہ کے چہرے کے قریب لاتا ہوا اس سے بولا

"تمہارا مسئلہ ہمیشہ سے میری ذات اور تمہارے وجود میں پلنے والا میرا بچہ رہا ہے۔۔۔ شازل کی ذمہ داری سے تم بری الذمہ ہو چکی ہو جبکہ اپنے فیصلے میں اب تم مکمل آزاد ہو، جب چاہو مجھے چھوڑ کر جا سکتی ہو۔۔۔ اپنی سکیورٹی کے طور پر تم مزید رقم کا مطالبہ کر سکتی ہو، جو کچھ تمہیں چاہیے وہ میں تمہیں فراہم کر دوں گا، میرے خیال میں تو تمہارے مسئلہ ختم ہو جانے چاہیے"

اِس طرح سے بات کرتا ہوا وہ کتنا اجنبی لگ رہا تھا ہانیہ کا دل اُس کی باتیں سن کر خوش ہونے کی بجائے بے چین ہونے لگا

"میں اگر تمہیں چھوڑ کر چلی گئیں تو تم رہ لو کہ میرے بغیر"

اتنے مہینوں میں ہانیہ پہلی بار وہ شیر دل کا چہرہ اتنے غور سے دیکھ رہی تھی پہلی بار ایسا کچھ تھا شیر دل کی آنکھوں میں جو اُسے اپنے لیے نظر نہیں آیا جسے وہ بہت مس کر رہی تھی

"میں تمہارے بغیر رہ سکوں گا یا نہیں، کیسے رہ سکوں گا یہ تمہاری سوچنے والی بات نہیں ہے نہ ہی تمہارا مسئلہ ہے"

شیر دل کا جواب سن کر ہانیہ تھوڑی دیر کے لیے خاموش ہو گئی جیسا جواب دینے کے بعد شیر دل خاموشی سے ہانیہ کو دیکھ رہا تھا ہانیہ بھی اُس کو خاموشی سے دیکھنے لگی وہ اُس سے خفا تھا حسام والی بات چھپانے پر ہانیہ جانتی تھی

"شازل کو پا کر خوش ہو تم"
ہانیہ آگے ہاتھ بڑھا کر شیر دل کی شرٹ پر بنی لکیروں پر انگلیاں پھیرتی شیر دل سے پوچھنے لگی

"اولاد ہے وہ میری، میرا خون۔۔۔اُسے پا کر خوش کیوں نہیں ہو گا اب تو جینے کا مقصد اُس کی پرورش کرنا ہے۔۔۔کیا تم نے مجھے انہی سب باتوں کے لئے یہاں بلایا ہے"

شیر دل ہانیہ سے پوچھتا ہوا اس کا ہاتھ اپنے سینے سے ہٹا چکا تھا۔۔۔وہی سنجیدہ لہجہ آنکھوں کی جوت بجھی ہوئی ہانیہ کے دل کی کیفیت عجیب ہونے لگی

"تمہیں معلوم ہے ناں جب مجھ پر بے چینی اور گھبراہٹ سوار ہو جاتی ہے تو پھر مجھے نیند نہیں آتی، صرف تم مجھے سلا سکتے ہو،اِس لیے تمہیں یہاں بلایا ہے۔۔۔مجھے سکون کی تلاش ہے جو تم مجھے دے سکتے ہو پلیز مجھے سُلا دو"

ہانیہ دوبارہ شیر دل کی شرٹ کو سینے سے مٹھی میں دبوچ کر اُسے مزید اپنے قریب کرتی ہوئی بولی۔۔۔ یعنی وہ شیر دل کی نیند خراب کر کے الٹا اُس سے فرمائش کر رہی تھی کہ وہ اُسے سلا دے

شیر دل نے تکیہ سیدھا کرتے ہوئے ہانیہ کو بیڈ پر لٹایا خود اُس کے قریب بیڈ پر بیٹھ کر اُس کے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگا۔۔۔ شیر دل کی انگلیوں کا لمس ہانیہ کو سکون دینے لگا اُس نے اپنا سر تکیے سے ہٹا کر شیر دل کی گود میں رکھ لیا۔۔۔

اے سی کی کولنگ زیادہ ہونے کی وجہ سے شیر دل ہانیہ پر کمفرٹر ٹھیک سے ڈالنے لگا اسے معلوم تھا ہانیہ اب تھوڑی دیر میں سو جائے گی

"تمہیں معلوم ہے شیر دل میری زندگی میں بابا کے علاوہ کوئی دوسرا مرد نہیں تھا میں نے اپنے سارے جذبات اور احساسات شادی کے بعد اپنے شوہر کے لیے سنبھال رکھے تھے پھر انہوں نے میری شادی حسام سے کروادی۔۔۔ حسام کے بھیانک روپ کو دیکھ کر مجھے اِس رشتے سے خوف محسوس ہونے لگا مگر عزیر انکل نے پھر مجھے سمجھایا کہ ایک غلط تجربے سے انسان کو اچھے کی امید نہیں چھوڑنا چاہیے۔۔۔ کیونکہ ہر انسان دوسرے سے مختلف ہوتا ہے پھر میری شادی تم سے ہوگئی،، دوسری بار شوہر کے روپ میں جب میں نے تم کو دیکھا تو میں دوبارہ خوفزدہ ہوگئی۔۔۔ میں کیسے تم سے محبت کرسکتی ہوں شیر دل تم مجھے خود بتاؤ،، میں کیسے اپنی محبت بھرے احساسات ایسے انسان کے لیے وقف کردو جس نے میرے ایک تھپڑ کا بدلہ لینے کے لیے میری ذات کی بری طرح سے تذلیل کر ڈالی، میں چاہ کر بھی تم سے محبت

نہیں کر پائی شیر دل۔۔۔اپنے لیے تمہاری محبت کو دیکھتے ہوئے بھی میں تم سے محبت نہیں کر سکتی میرا دل اس کی اجازت نہیں دیتا مجھے بتاؤ میں کیا کروں"

شیر دل ہانیہ کی باتیں سنتا ہوا اُس کے بالوں میں انگلیاں پھیر رہا تھا وہ اپنا دل کا بوجھ ہلکا کر کے شیر دل کے دل پر بوجھ ڈالتی خود نیند کی وادیوں میں اتر چکی تھی

*****

زرش کی موت کو آج تیسرا دن تھا اُس کی یوں اچانک موت نے دلاور کے ساتھ اُس کی بڑی بہن اور باپ کو بھی ہلا کر رکھ دیا تھا مگر زرش کی موت کے ساتھ اُس کے راز سے پردہ پاش ہو چکا تھا کہ زہر کھانے کی وجہ کیا بنی تھی۔۔۔ تین دن بہن کی موت کا سوگ منانے کا بعد دلاور جب شہر میں اپنے گھر واپس آیا تب ایک نیا امتحان اُس کا منتظر تھا،، گھر پر مشی کو موجود نہ پا کر وہ پریشان ہو چکا تھا

*****

"تمہارے کہنے کا مطلب کیا ہے دلاور اگر مشی تمہارے پاس، تمہارے گھر پر نہیں ہے تو پھر کہاں ہے اسے تو میں نے تمہارے حوالے کیا تھا"

اِس سے پہلے شیر دل دلاور سے سوال کرتا رملہ سخت لہجے میں دلاور سے پوچھنے لگی۔۔ رملہ کی بات سن کر دلاور اور بھی زیادہ پریشان ہو گیا

"اگر مشی میرے پاس میرے گھر پر موجود ہوتی تو مشی کے بارے میں پوچھنے یہاں پر آپ کے پاس کیوں آتا۔۔اور وہ یہاں آنے کے علاوہ کہیں اور جا بھی نہیں سکتی اِس لیے میں مشی کو اپنے ساتھ واپس لے جانے کے لیے آیا ہوں"

دلاور کے بولنے پر خاموش بیٹھا شیر دل صوفے سے اٹھ کر اُس کے سامنے آیا تو دلاور بھی اٹھ کھڑا ہوا

"زندگی میں پہلی بار تم نے مجھے مایوس کیا ہے دلاور مجھے تم سے اِس قدر لاپرواہی کی امید نہیں تھی میں اپنی بہن سے لاکھ خفا سہی مگر مشی چھوٹی بہن ہے میری، کل صبح تک وہ یہاں اس چھت کے نیچے میرے پاس ہونی چاہیے کہیں سے بھی ڈھونڈو اور میرے پاس لاؤ اُسے"

شیر دل کا لہجہ ہمیشہ کی طرح نرم نہیں بلکہ سنجیدگی اختیار کئے ہوئے تھا۔۔۔ دلاور شیر دل کو بے لچک لہجے میں بولتا دیکھ کر مزید پریشان ہو کر وہاں سے چلا گیا

"آپ دلاور کے سامنے ایکٹنگ کر کے اسے بے وقوف بنا سکتی ہیں مگر مجھے بتائیے کہاں چھپا کر رکھا ہے آپ نے مشی کو"

دلاور کے وہاں سے جانے کے بعد شیر دل رملہ سے مخاطب ہوتا بولا جو اِس وقت ایک ہاتھ ماتھے پر رکھے دوسرے ہاتھ سے دوپٹے کے کونے سے آنسو پوچھتی اس وقت کافی پریشان لگ رہی تھی

"تم مجھ پر شک کر رہے ہو شیر، تمہیں لگ رہا ہے مشی کو میں نے کہیں چھپایا ہے۔۔۔ تم میرے بارے میں ایسا کیسے سوچ سکتے ہو"

شیر دل کی بات پر وہ بری طرح سٹپٹائی تھی مگر اپنی جانب شیر دل کی جانچتی ہوئی نظروں کو دیکھ کر وہ صدمے کی کیفیت میں اُس سے بولی

"اسٹاپ دس اب آپ کی ایکٹنگ بالکل اوور ہو رہی ہے، کم سے کم آپ کو مجھے علم میں رکھ کر کوئی بھی بڑا قدم اٹھانا چاہیے تھا۔۔۔ کیا وجہ بنی مشی کے دلاور کے گھر سے نکلنے کی مجھے سب کچھ جاننا ہے"

شیر دل رملہ کو دیکھتا ہوا سنجیدگی سے بولا۔۔۔ اگر سچ میں رملہ کو مشی کا علم نہیں ہوتا تو اب تک وہ اپنے ہاتھوں میں آئے رملہ کے بے ہوش وجود کو اسپتال لے کر جا رہا ہوتا، مشی سے رملہ کی دلی وابستگی سے شیر دل اچھی طرح واقف تھا جبکہ رملہ شیر دل کے منہ سے اوور ایکٹنگ کا لفظ سن کر بری طرح تلملا گئی

"اتنے ماہ بعد ہی سہی مگر اپنی چھوٹی بہن کے لئے تمہارا یوں فکر مند ہونا اچھا لگا، ورنہ مجھے تو لگا تھا کہ تم نے سچ میں اُس پر قُل پڑھ لیے ہیں"

رملہ مشی کے معاملے میں شیر دل کی دلچسپی دیکھ کر اُس پر گہرا طنز کرتی ہوئی

"آپ مجھے خود بتائیں گیں مشی کہاں ہے اِس وقت یا پھر میں ہی اُس کو یہاں خود لے کر آؤ"

شیر دل رملہ کے طنز کو نظر انداز کرتا اُس سے سیریس ہو کر پوچھنے لگا

"میں نہیں بتاؤ گیں تم خود ڈھونڈ لو"

رملہ لاپرواہی سے بولتی ہوئی وہاں سے جانے لگی کیو کہ شیر دل کا کچھ معلوم نہیں تھا وہ مشی کو یہاں لا کر دوبارہ دلاور کی باتوں پر یقین کر کے مشی کو دلاور کے حوالے کر دیتا۔۔۔ جبکہ رملہ کو دلاور پر اتنا شدید غصّہ تھا کہ وہ فوراً اُسے مشی کا پتہ بتا کر سکون میں نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔ دلاور کو مشی کے لیے پریشان دیکھ کر اسے اطمینان ملا تھا

"آپ اچھی طرح جانتی ہیں میں آج کل کتنا پریشان ہوں کیوں میری پریشانیوں میں اضافہ کر رہی ہیں آپ بتا کیوں نہیں دیتیں آخر مشی کہاں ہے"

رملہ کو وہاں سے جاتا دیکھ کر شیر دل ماتھے پر شکن لیے بولا تو رملہ واپس پلٹ کر چلتی ہوئی شیر دل کے پاس آئی

"جو تمہاری پیشانیاں ہیں تم اُن کو ختم کرو، اپنی بہن کو دلاور کے حوالے کر کے تم اُس کی ذات سے بالکل غافل ہو چکے تھے تو اب بھی تمہیں کوئی فرق نہیں پڑنا چاہیے مشی کہا پر ہے اس وقت۔۔۔ دلاور اور مشی کا جو بھی معاملہ ہے اُسے میں ہینڈل کر لوں گی، شازل کو کل ویکسین کے لیے لے کر جانا ہے اگر تم بزی ہو تو بتا دینا میں آرام سے مینج کر لوں گی"

رملہ شیر دل کو دیکھتی ہوئی بولی

"شیڈول تو بزی ہے کل کا لیکن میں شازل کے لیے وقت نکال لوں گا، آپ ہانیہ کے ساتھ اُس کی ڈاکٹر کے پاس چلی جائیے گا، اُس کا بھی آپائنٹمنٹ ہے"

شیر دل جو آج کل ہانیہ کی طرف دیکھنے سے مکمل گریزاں تھا رملہ سے بولا

"جو کام میرے کرنے لائق ہیں وہ میں تمہارے کہے بغیر کرنے کو تیار ہوں مگر ہانیہ مکمل تمہاری ذمہ داری ہے یہ مشکل ٹاسک مجھے دینے کی بجائے تم ہی اِس سے نبھٹو اور پورا کرو۔۔۔ ویسے بھی جسطرح تم اُس کو ٹریٹ کرتے ہو بہت زیادی عادتیں بگاڑ چکے ہو اُس کی، میری کم ہی سنتی ہے وہ"

رملہ جو ان دونوں کے رشتے کے بیچ میں کشدگی محسوس کر چکی تھی شیر دل کو جتا کر بولتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی جبکہ شیر دل گہرا سانس لے کر رہ گیا

*****

"راشدہ آج کو کنگ میں خود کروں گی اپنے ہاتھوں سے تم کچن سے چھٹی کرو"

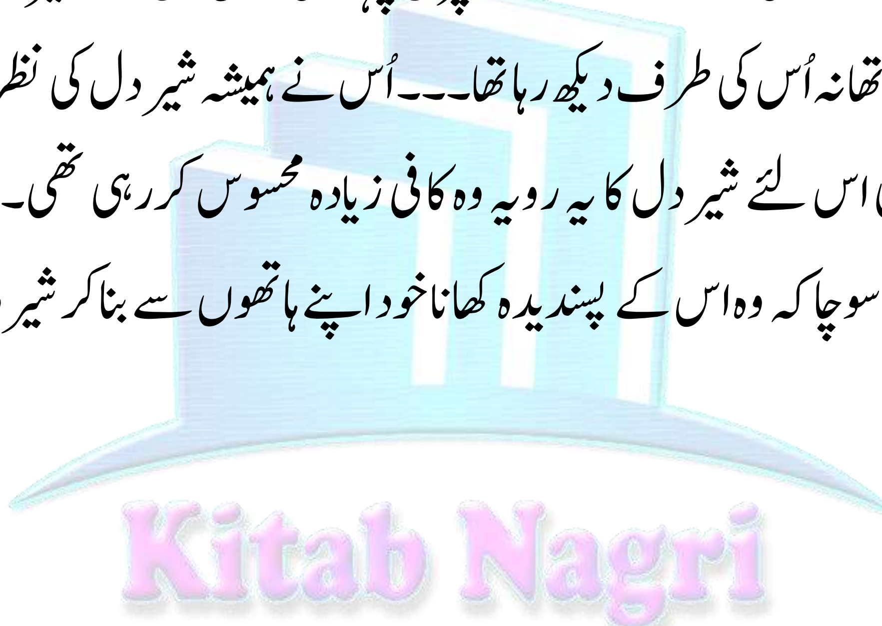
ہانیہ کچن میں آتی راشدہ سے بولی تو وہ حیرت سے ہانیہ کو دیکھنے لگی جو تین دن پہلے اسپتال سے گھر آئی تھی

"آپ کا تو ابھی آپریشن ہوا ہے جی آپ کیسے کو کنگ کر پائیں گی اور مالک کو معلوم ہو گیا کہ اِس حالت میں کھانا آپ نے بنایا ہے تو میری بلاوجہ میں شامت آجائے گی"

راشدہ پریشان ہوتی ہانیہ سے بولی

"اوہو کچھ نہیں ہو گا جب تمہارے مالک اپنے پسندیدہ کھانے ٹیبل پر دیکھیں گے جو اُن کی بیوی نے خود اپنے ہاتھوں سے اُن کے لیے بنائے ہیں خود بخود اُن کا موڈ اچھا ہو جائے گا یہ لسٹ پکڑو اور مجھے یہ ساری چیزیں منگوا کر دو اور ڈسٹرب بالکل بھی مت کرنا مجھے کوکنگ کے دوران"

ہانیہ راشدہ کو کچھ لوازمات کی لسٹ پکڑوا کر خود ایپرن پہننے لگی، تین دن سے شیر دل اُس سے سیدھے منہ بات نہیں کر رہا تھا نہ اُس کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔ اُس نے ہمیشہ شیر دل کی نظر میں اپنی ویلیو اپنے لیے توجہ دیکھی تھی اس لئے شیر دل کا یہ رویہ وہ کافی زیادہ محسوس کر رہی تھی۔۔۔ ہانیہ نے اُس کو منانے کا طریقہ یہی سوچا کہ وہ اس کے پسندیدہ کھانا خود اپنے ہاتھوں سے بنا کر شیر دل کی ناراضگی دور کرے



******

"راشدہ میرے لیے دوپہر والا سالن گرم کر کے لے آؤ"

میز پر سجی کھانے کی خوشبو بتا رہی تھی کہ آج کھانا راشدہ نے نہیں بلکہ کسی اور نے بنایا ہے جبھی شیر دل راشدہ کو حکم دیتا ہوا بولا، شیر دل کی بات سن کر ہانیہ کا چہرہ دھواں دھواں ہو گیا

"کیوں اِس کھانے میں کیا برائی ہے جو تمہیں دوپہر والا سالن کھانا ہے"

ہانیہ بگڑے ہوئے موڈ کے ساتھ شیر دل کو دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی رملہ آج اپنے دوست کی طرف نکلی ہوئی تھی کھانے کی ٹیبل پر صرف وہ دونوں ہی موجود تھے

"کھانے میں کوئی برائی نہیں ہے بس اب پسندیدہ چیزوں سے اجتناب برتنا چاہتا ہوں"

شیر دل ہانیہ سے بولتا ہوا میز پر تمام کھانوں کو چھوڑ کر راشدہ کی لائی ہوئی پلیٹ سے کھانا کھانے لگا

"اس طرح کر کے کیا حاصل ہو گا تمہیں کیا جان سکتی ہوں میں"

ہانیہ غصّہ پیتی ہوئی شیر دل سے پوچھنے لگی

"میرے کسی بھی عمل سے کم از کم تمہیں کوئی مسئلہ نہیں ہونا چاہیے کیا میں کھانا کھالو سکون سے اگر تمہاری اجازت ہے تو"

شیر دل کے آرام سے پوچھنے پر ہانیہ کرسی چھوڑ کر اٹھ کھڑی ہوئی اور وہاں سے چلی گئی

****

"آؤٹ، نکلو فوراً یہاں سے"

ہانیہ شازل کے کمرے میں پہنچ کر غصّے میں اُس کی گورنس نرگس سے مخاطب ہوئی۔۔۔ تین دن سے وہ شیر دل کی غیر موجودگی میں شازل کے پاس جاتی۔۔۔ شیر دل کے گھر آنے کے بعد اسے شازل کے پاس دیکھ کر کہیں شیر دل کا موڈ خراب نہ ہو وہ اپنا دل مار لیتی لیکن اِس وقت اس کو پروا نہیں تھی شیر دل کچھ بھی کہتا۔۔۔

وہ شازل کے کمرے سے نرگس کو نکال کر شازل کو بے بی کاٹ سے نکلتی ہوئی اپنی گود میں اپنے بیٹے کے ننھے منھے وجود کو لے کر سکون سے بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔شازل کو اپنے ساتھ بیڈ پر لٹائے نہ جانے کب ہانیہ کی آنکھ لگ گئی ہانیہ کو خبر نہیں ہوئی

اپنے ہاتھ پر شیر دل کے ہاتھ کا لمس محسوس کر کے ہانیہ کی آنکھ کھلی، شیر دل شازل کے اوپر رکھے ہانیہ کے ہاتھوں ہٹاتا ہوا شازل کو پیار کر کے بے بی کارٹ میں لٹا رہا تھا

"اسے تو سکون سے سونے دو"

ہانیہ کو بیدار دیکھ کر شیر دل آئستہ آواز میں بولا اور شازل کو کارٹ میں لٹا کر وہ خود کمرے سے چلا گیا

"بس میں ہی بے سکون رہو یہ باپ بیٹے سکون سے رہیں صرف"

ہانیہ برا سا منہ بنا کر بڑبڑاتی ہوئی خود بھی شیر دل کے پیچھے اپنے کمرے میں چلی آئی جہاں وہ صوفے پر بیٹھا اسموکنگ کر رہا تھا

کمرے میں آتی ہانیہ کی آمد پر شیر دل نے صرف ایک بار ہی ہانیہ کو خاموش نظر سے دیکھا اور دوبارہ اسموکنگ کرنے لگا۔۔۔ہانیہ ڈریسنگ روم میں جاکر چینج کرنے لگی

مگر جو لباس وہ تبدیل کر کے کمرے میں آئی شیر دل کا اس سے نظریں ہٹانا مشکل ہو گیا لیکن اُس نے بھی تہیہ کر لیا تھا کہ اب اُسے اِس لڑکی کے آگے ہار نہیں ماننی تھی نہ ہی جھکنا تھا

"سونا نہیں ہے کیا تم نے"

نیٹ کی ٹائٹی میں ملبوس کھلے ہوئے بالوں کے ساتھ وہ شیر دل کے پاس آکر اُس سے پوچھنے لگی جو لاپرواہ انداز میں اسموکنگ کرنے میں اپنے آپ کو مصروف رکھے ہوئے تھا

"مجھے نیند نہیں آرہی تم سو جاؤ"

شیر دل اُس کے حسین سراپے کی جانب دیکھے بغیر صوفے کی پشت سے سر ٹیکے اسموکنگ کرتا ہوا ہانیہ سے بولا۔۔۔خود کو نظر انداز کیے جانے پر ہانیہ کو بڑا برا لگا۔۔۔اُس نے آگے بڑھ کر شیر دل کے منہ میں دبا ہوا سگریٹ نکال کر ٹیبل پر رکھی ایش ٹرے میں مسلا تو شیر دل آنکھیں کھول کر ہانیہ کو سنجیدگی سے دیکھنے لگا جو اپنے کھلے بالوں کو شولڈر سے آگے لاتی ہوئی شیر دل سے بولی

"تمہیں اگر مجھ پر غصّہ آرہا ہے تو غصّہ کرو، پیار آرہا ہے تو پیار کرلو۔۔۔ دونوں کاموں کے لیے تمہیں کوئی روک ٹوک نہیں ہے، بس اِس طرح خاموشی کی مار مت مارو"

ہانیہ بولتی ہوئی شیر دل کے اوپر جھک کر اپنا چہرہ شیر دل کے چہرے کے قریب لاتی اُس سے بولی

"اب تم کیا چاہتی ہو ہانیہ مجھے صرف یہ بتاؤ"
ہانیہ کے اِس طرح دل لبھانے والے انداز پر شیر دل سنجیدگی سے ہانیہ سے پوچھنے لگا

"اِس وقت تو تمہاری قربت، تمہاری توجہ اور بے پناہ محبت چاہیے مجھے۔۔۔ جسے ہمیشہ تم مجھے اپنی باہوں میں بھر کر محبت کی بارش برسا دیا کرتے ہو مجھ پر۔۔۔ میرا دل آج تمہاری دسترس میں آنے کا طلب گار ہے"

ہانیہ نائٹی کے اوپر گاؤن کو کاندھوں سے اتارتی ہوئی بے تکلفی سے شیر دل کی تھائی پر بیٹھی تو اُس کے اِس انداز پر شیر دل سے اپنا سنبھالنا مشکل ہو گیا۔۔۔

کوئی اور وقت ہوتا تو وہ ہانیہ کے خود سے اس طرح قریب آنے پر شاید پاگل ہو جاتا آج وہ خود اُس کی محبت اور قربت کی خواہشمند تھی

"اتنے نزدیک آنے کے بعد جدائی کا عمل اور بھی زیادی تکلیف دہ ثابت ہوتا ہے کیوں عادی بنانا چاہتی ہو اپنے دل کو میری قربت کا، پھر تنہائی میں یہی لمحات یاد آئے گیں تو تڑپ جاؤ گی"

شیر دل ہانیہ کا چہرہ سنجیدگی سے دیکھتا ہوا اسے سمجھانے لگا مگر ہانیہ اس کے ہونٹوں پر اپنی انگلی رکھ کر شیر دل کو چپ کراتی ہوئی بولی

"جبھی تو محبت کے درد سے آشنا ہی ملے گی"

ہانیہ بولتی ہوئی شیر دل کے سینے سے لگ گئی۔۔۔ شیر دل کو اپنے حال پر ترس آنے لگا نہ جانے یہ لڑکی اُس سے کیا چاہ رہی تھی جب وہ اُس کے ساتھ رہتا ہی نہیں چاہتی تھی پھر یہ سب کیوں۔۔۔

شیر دل ہانیہ کو بازو سے پکڑ کر صوفے پر بیٹھاتا ہوا خود صوفے سے اٹھنے لگا تبھی ہانیہ نے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا

"میری مرضی نہ ہونے کے باوجود اِس معاملے میں تم ہمیشہ اپنی مرضی چلاتے آئے ہو، معاف نہیں کروں گی آج تمہیں اگر تم نے مجھے نظر انداز کیا تو"

ہانیہ ناراض لہجے میں اپنی ناراضگی شیر دل پر ظاہر کرتی اُس سے بولی۔۔۔ تو شیر دل نے بھی دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس کے آگے اپنے گھٹنے ٹیک دیئے۔۔۔

وہ ہانیہ کے وجود کو اپنی بانہوں میں لے کر بیڈ تک آیا۔۔۔ ہانیہ کو بیڈ پر لٹانے کے بعد اپنی شرٹ اتارتا ہوا وہ ہانیہ کے اوپر جھکا

شیر دل ہانیہ کے چہرے کے قریب اپنا چہرہ لا کر ہانیہ کو دیکھنے لگا جبکہ ہانیہ خود بھی شیر دل کے گال پر اپنا ہاتھ رکھے اُسی کو دیکھ رہی تھی

"تم کیسی محبت کرتے ہو۔۔۔۔"

آہستہ آواز میں ہانیہ کے پوچھے گئے سوال پر شیر دل نے اپنے ہونٹ ہانیہ کے ہونٹوں پر رکھ کر بناء بولے اسے جواب دیا۔۔۔

ہانیہ اپنے دونوں بازو شیر دل کے گرد لپیٹ چکی تھی۔۔۔ جس سے شیر دل کے عمل میں مزید شدت آگئی۔۔۔ وہ دیوانہ وار اُس کی سانسیں اپنی سانسوں میں شامل کرنے لگا

ہانیہ شیر دل کے انداز پر اس کے سینے پر اپنے دونوں ہاتھ رکھے اسے پیچھے کرنے لگی تو شیر دل ہانیہ کے دونوں ہاتھوں کی کلائیوں کو مضبوطی سے پکڑ کر تکیہ پر رکھتا ہانیہ کا چہرہ دیکھنے لگا

"دوری برداشت کرلو گے میری، بولو شیر دل مجھے چھوڑنے کی کیسے بات کر سکتے ہو تم۔۔۔ کیا رہ لو گے میرے بغیر"

اپنے وجود میں شیر دل کو گم ہوتا دیکھ کر ہانیہ اُس سے پوچھنے لگی

"بے بس کر کے رکھ دیا ہے تمہاری محبت نے مجھے، نہیں رہ سکتا تمہارے بغیر بہت مشکل ہے۔۔۔ایک سیکنڈ کے لئے بھی،ایک لمحے کے لئے بھی، تم سے دوری نہیں برداشت کر سکتا شیر دل"

جذبوں سے چور آتی شیر دل کی آواز پر ہانیہ نے سکون سے آنکھیں بند کر لی جبکہ شیر دل اُس کی گردن پر جھکتا دیوانہ وار اپنے محبت کی چھاپ اُس پر چھوڑتا چلا گیا

*****

دلاور مشی کہ یوں اچانک گھر سے چلے جانے پر کافی زیادہ پریشان ہو گیا تھا اُس کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ گھر سے ایسے کہاں جاسکتی ہے اِسی ٹینشن میں وہ کار ڈرائیو کرتا ہوا آفس سے واپس گھر جارہا تھا تب اچانک اُس کی غیر ارادی نظر سامنے شاپنگ مال کے گیٹ سے اندر جاتی لڑکی پر پڑی

"مشی"

دلاور نے حیرت سے زیر لب بڑبڑا کر کار کا رُخ شاپنگ مال کی طرف کیا

"ایسے گھر چھوڑ کر کیوں چلے گئی تھی تم"

وہ کپڑوں کی بوتیک میں موجود ہینگ کیے ہوئے ڈریس دیکھ رہی تھی تب اسے اپنے قریب سے مردانہ آواز سنائی دی جس پر اُس نے مڑ کر دیکھا

"کون۔۔۔کیا آپ مجھ سے کچھ کہہ رہے ہیں"

وہ مرد چہرے سے کافی زیادہ پریشان لگ رہا تھا اور اُسی سے مخاطب تھا اس لیے وہ دلاور کو دیکھتی ہوئی اُس سے پوچھنے لگی مگر دلاور اُس کی بات سنے بغیر بولا

"مشی بہت زیادہ پریشان ہو گیا تھا تمہارے لیے، ڈر گیا تھا بہت زیادہ تمہیں گھر میں موجود نہ پا کر۔۔۔ میں جان گیا ہوں جو کچھ ہوا اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں تھا پلیز مجھے معاف کر دو میں نے تمہیں غلط سمجھا"

سامنے موجود لڑکی تحمل سے دلاور کی بات سنتی رہی لیکن جب دلاور نے اُس کی طرف قدم بڑھائے تو وہ جلدی سے پیچھے ہوئی

"ایک منٹ آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے میرا نام مشی نہیں ہے آپ غلط سمجھ رہے ہیں مجھے"

وہ دلاور کی غلط فہمی دور کرتی ہوئی جلدی سے بولی مگر دلاور اس کی بات سننے یا ماننے کے لئے تیار نہیں تھا

"مانا کے تم سے محبت کرتا ہوں مگر تمہاری جدائی میں اتنا پاگل نہیں ہوا ہوں کہ کسی بھی غیر لڑکی کو پکڑ کر اُسے اپنی بیوی بولنے لگ جاؤ، مانتا ہوں غلطی ہوئی ہے مجھ سے، مجھے تمہارا اعتبار کرنا چاہیے تھا مگر تمہیں مجھے ایک موقع دینا ہوگا تلافی کا کیوکہ زرش نے اپنے گناہ کی سزا پالی ہے تم اب تک جان گئی ہو گی اُس کے بارے میں"

دلاور نے اُس کے انکار کا کوئی نوٹس نہ لیتے ہوئے اسے دونوں بازؤوں سے تھاما تو اُس نے غصے میں دلاور کے دونوں ہاتھوں کو جھٹک کر دور کیا

"عجیب انسان ہیں آپ تو پیچھے ہی پڑ گئے ہیں میرے۔۔۔دماغ تو خراب نہیں ہو گیا کہیں آپ کا"

وہ غصّے میں تیز آواز میں بولی تو آس پاس کے دوسرے لوگ اُن دونوں کی طرف متوجہ ہوئے

"یہاں غصّہ کرنے کی بجائے گھر چل کر جتنا مرضی چاہو لڑ لینا پلیز گھر چلو مشی"

دلاور بولتا ہوا اس کی جانب دوبارہ بڑھا وہ ایک دم پیچھے ہو کر دوبارہ بولی

"آپ کو سمجھ میں نہیں آرہی میری بات کتنی بار بولو کہ میں آپ کی بیوی مشی نہیں ہوں"

وہ غصّے میں دلاور سے بولی تو دلاور کو بھی غصہ آنے لگا دلاور جانتا تھا وہ ناراضگی میں جان کر اُس کے ساتھ ایسے کر رہی ہے اِس سے پہلے دلاور اُس کو ہاتھ پکڑ کر اُسے زبردستی اپنے ساتھ گھر لے جاتا تبھی وہاں دو لڑکے آئے

"میم کوئی پرابلم ہے آپ کو، کیا آپ کو کوئی پریشان کر رہا ہے تو آپ ہمیں بتائیں"

وہ دونوں لڑکے دلاور کو دیکھتے ہوئے اُس سے مخاطب تھے اِس سے پہلے دلاور ان دونوں کو کچھ بولتا وہ فوراً بول اٹھی

"اِن صاحب کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے بار بار مجھے مشی اور اپنی بیوی بول کر تنگ کئے جا رہے ہیں کب سے میں انہیں سمجھانے کی کوشش کر رہی ہوں کہ جو یہ سمجھ رہے ہیں وہ میں نہیں ہوں مگر یہ میری بات ماننے کو یا سننے کو تیار ہی نہیں ہیں"

وہ دلاور کی طرف اشارہ کرتی ہوئی اُن دونوں لڑکوں سے بولی تو اُس کی حرکت پر دلاور کو غصّہ آنے لگا کیونکہ وہ اپنی ناراضگی میں دوسرے لوگوں کو بیچ میں لا رہی تھی

"کیا یہیں کھڑے کھڑے اِن لوگوں کے سامنے ثابت کر دوں کہ بیوی ہو تم میری، بہت ہو گیا بند کرو یہ تماشا اور گھر چلو خاموشی سے"

اِس سے پہلے دلاور غصّے میں اُس کی جانب بڑھ کر زبردستی اسے اپنے ساتھ لے جاتا مگر وہ دونوں لڑکے بیچ میں دیوار بن کر کھڑے ہو گئے

"یہ شریفوں کی جگہ ہے مسٹر، یہاں دوسری فیملیز بھی موجود ہیں اگر اب آپ نے ان کو تنگ کیا تو مجبوراً ہمیں یہاں پولیس کو بلانا پڑے گا"

وہ دونوں لڑکے دلاور کو دھمکاتے ہوئے بولے اُن کی دیکھا دیکھی دو لڑکے مزید اور وہاں پر آ گئے۔۔۔ وہاں رش لگتا دیکھ کر وہ اس جگہ سے جانے لگی اِس سے پہلے دلاور بھی اُس کی جانب بڑھتا اُن چاروں لڑکوں نے دلاور کو پکڑ لیا جس کا فائدہ اٹھا کر وہ تیز قدم اٹھاتی بوتیک سے باہر نکل گئی

"وہ سچ میں بیوی ہے میری مجھ سے ناراض ہے جبھی جان بوجھ کر ایسے بول رہی ہے چھوڑو تم لوگ مجھے نہیں تو پولیس میں یہاں بلوا کر تم لوگوں کو پولیس کے حوالے کر دوں گا"

دلاور اُن لڑکوں پر غصے سے چیختا ہوا بولا۔۔۔اُن لوگوں سے پیچھا چھڑوا کر جب دلاور بوتیک سے باہر نکلا تو وہ تیزی قدم اٹھاتی ہوئی مال سے باہر نکل رہی تھی

"مشی رکو صرف ایک مرتبہ میری بات سن لو"

دلاور وہی سے تیز آواز میں اُس سے بولا جس پر وہ رکی نہیں

جب تک دلاور اُس کے پیچھے پارکنگ ایریا میں پہنچا وہ گاڑی میں بیٹھ کر وہاں سے جاچکی تھی۔۔۔دلاور پہچان گیا تھا یہ گاڑی رملہ کی پرانی استعمال شدہ گاڑی تھی دلاور غصّے میں شیر دل کو کال ملانے لگا

"میرے ساتھ یہ ڈبل گیم کھیلنا بند کریں آپ لوگ، یوں مشی کو اپنے پاس چھپا کر مجھے بے وقوف بنارہے ہیں وہ بیوی ہے میری، جلد ءاس کا پتہ لگا کر اُسے اپنے ساتھ لے جاؤں گا بتادیئے گا یہ بات بیگم صاحبہ کو"

دلاور غصّے میں جو منہ میں آیا وہ موبائل پر شیر دل سے بولتا ہوا اپنا موبائل آف کر چکا تھا اب اپنا دماغ ٹھنڈا رکھ کر اسے پتہ لگانا تھا مشی کہا ہوسکتی ہے۔۔۔ ضمیر کے گفٹ میں دیئے گئے رملہ کے اپارٹمنٹ میں، سوچ ذہن میں آتے ہی دلاور گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی اسٹارٹ کر چکا تھا

******

"میں نے تمہیں منع بھی کیا تھا تھوڑے دن صبر کر لو فلیٹ سے باہر مت نکلو مگر تم نے میری ایک بات نہیں مانی ہے تو اب پچھتاؤ پھر۔۔۔ شیر کو ویسے ہی یقین تھا اس بات کا کہ میں نے تمہیں کہیں تمہیں چھپایا ہوا ہے،، آج کی تمہاری حرکت نے دلاور کو بھی شک میں مبتلا کر دیا"

رملہ اپنے کمرے میں موبائل پر مشی کو اچھی طرح ڈانٹتی ہوئی بولی

"دم گھٹ چکا ہے میرا چار دیواری میں بند رہ کر۔۔۔ پہلے بھائی نے مجھے گھر میں قید کر دیا پھر دلاور نے۔۔۔ اب آپ بھی وہی سب کچھ میرے ساتھ کر رہی ہیں۔۔۔ کیا اِس لئے میں دلاور کا گھر چھوڑ کر آپ کے پاس آئی تھی۔۔۔ اور کوئی شک نہیں ہوا ہو گا اُسے میں نے اُسے پہچاننے سے انکار کر دیا تھا اور اُس سے نظر بچا کر بر وقت نکل بھی گئی تھی وہاں سے آپ اُس کی ٹینشن مت لیں اب"

مشی نے رملہ سے زیادہ اپنے آپ کو اِس بات کے لیے ریلکس کرنا چاہا تھا مگر فلیٹ میں پہنچ کر اب اندر سے اسے بڑی گھبراہٹ ہو رہی تھی

"اگر دلاور بے وقوف آدمی ہوتا تو میں ٹینشن نہیں لیتی، دیکھ لینا پتہ لگا لے گا وہ تمہارا۔۔۔اب مجھے بتاؤ دلاور کو معاف کر کے اُس کے ساتھ واپس جانا چاہتی ہو یا میں شیر کو ساری حقیقت بتا کر تمہیں ڈرائیور کے ساتھ یہاں بلوالوں جو بھی فیصلہ تم کرنا چاہو مجھے بتادو"

رملہ مشی کو سمجھاتی ہوئی بولی تو مشی کی توجہ ڈور بیل کی طرف گئی

"بعد میں بات کرتے ہیں کوئی ہے دروازے پر"

مشی رملہ سے بول کر کال رکھتی ہوئی دروازہ کھولنے چلی گئی تھوڑی دیر پہلے ہی اُس نے پزا آرڈر کیا تھا مگر دروازے پر ڈیلیوری بوائے کی بجائے دلاور کو دیکھ کر اُس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں

******

ایک بات کہوں گر سنتے ہو۔۔۔

تم مجھ کو اچھے لگتے ہو۔۔۔

کچھ چپ چپ سے کچھ چنچل سے۔۔۔

کچھ پاگل پاگل لگتے ہو۔۔۔

ہیں چاہنے والے اور بہت، ہم پر مر مٹنے والے اور بہت۔۔۔

پر تم نے ہی کچھ بات انوکھی۔۔۔



تم اپنے اپنے لگتے ہو۔۔۔

یوں بات بات پر کھو جانا۔۔۔

کچھ کہتے کہتے رک جانا۔۔۔

جو بات ہے ہم سے کہہ ڈالو۔۔۔ کس الجھن میں تم رہتے ہو۔۔۔

ایک بات کہوں گر سنتے ہو

تم مجھ کو اچھے لگتے ہو۔۔۔

اپنے موبائل کی اسکرین پر ہانیہ کے نمبر سے آئی نظم پڑھ کر شیر دل کے لبوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی، ابھی اس نے آفس سے واپس لوٹ کر گھر میں قدم رکھا ہی تھا۔۔ موبائل اپنی پاکٹ میں رکھتا ہوا وہ کمرے میں جانے لگا تبھی پریشان سی رملہ اُس کے پاس چلی آئی، شیر دل کے کچھ پوچھنے سے پہلے وہ خود بول اٹھی

"دلاور نے مشی کو شاپنگ مال میں دیکھ لیا ہے اِس سے پہلے وہ مشی تک پہنچے تم مشی کو نذیر کے ساتھ یہاں بلوالو"

رملہ کی بات سن کر شیر دل نہ تو حیران ہوا تھا کہ مشی رملہ کے پاس ہی موجود تھی نہ ہی پریشان ہوا تھا دلاور کو مشی کے بارے میں علم ہو چکا ہے

"اچھا تو یہ وجہ تھی دلاور کے اتنے غصّے میں کال کرنے کی۔۔۔ میں سب کچھ ٹھیک کر دیتا ہوں آپ ٹینشن مت لیں"

شیر دل رملہ کو ریلکس کرتا ہوا پاکٹ سے دوبارہ موبائل نکال کر دلاور کا نمبر ڈائل کرنے لگا

"اب تک تم یقیناً مشی کے پاس پہنچنے والے ہو گے یا پہنچ چکے ہو گے۔۔۔اسے اپنے ساتھ گھر لے جانے سے پہلے یہاں لے آؤ دلاور میں اپنی بہن سے ملنا چاہتا ہوں"

شیر دل دلاور سے موبائل پر بات کر رہا تھا رملہ حیرت سے آنکھیں کھولے اُسے دیکھنے لگی شیر دل کے کال رکھنے پر اُس نے شکوہ بھری نظر شیر دل پر ڈالی

"ایسے کیوں دیکھ رہی ہیں بلوا تو لیا میں نے مشی کو یہاں، اگر مشی خود دلاور کے ساتھ نہیں جانا چاہے گی تو میں مشی کو واپس نہیں جانے دوں گا پرامس، اب ریلیکس ہو جائیں"

شیر دل رملہ سے بولتا ہوا اپنے کمرے میں چلا آیا جہاں سامنے ہی وہ دشمن جاں بیڈ پر بیٹھی ہوئی اُس کے لختِ جگر کو فیڈ کروانے میں مصروف تھی

"تم شازل کو اپنا فیڈ دے رہی ہو میں نے منع کیا تھا تمہیں، اور یہ نرگس کہاں ہے"

شیر دل کمرے میں آتا ہوا چہرے پر سنجیدگی طاری کیے ہانیہ سے پوچھنے لگا

"ٹوپ فیڈ شاذل کو سوٹ نہیں کررہا ہے اور مدر فیڈ اِس کے لیے زیادہ فائدہ مند ہے۔۔۔ میں نے نرگھس کی چھٹی کردی ہے جاب سے، اُس کا کوئی فائدہ بھی نہیں تھا کیونکہ شاذل نرگھس سے زیادہ میرے پاس کمفرٹیبل رہتا تھا"

ہانیہ شیر دل کو جواب دیتی ہوئی سوئے ہوئے شاذل کو احتیاط سے بیڈ پر لٹانے لگی تو شیر دل ہانیہ کی بات سن کر چلتا ہوا ہانیہ کے پاس آیا

"کیوں ڈال رہی ہو اِس کو اپنی عادت، پھر یہ بھی باپ کی طرح ساری زندگی بھر خوار رہے گا"

شیر دل ہانیہ کا تروتازہ چہرہ دیکھتا ہوا اس سے بولا۔۔۔ ہانیہ شیر دل کی بات پر مزید اُس کی طرف قدم بڑھاتی ہوئی بولی

"یہ تم بات بات پر میرے جانے کا ذکر کیوں کیے جا رہے ہو وجہ بتاؤ گے مجھے"

وہ اپنے دونوں ہاتھ باندھتی ہوئی شیر دل سے پوچھنے لگی

"سمجھ لو اپنے ذہن کو آمادہ کر رہا ہوں اور ساتھ ہی دل کو بھی مضبوط کرنے کے لیے ایسا بول رہا ہوں"

شیر دل ہانیہ کو دیکھتا ہوا بولا کاش کہ وہ اِس وقت خود ہی سے بول دیتی کہ وہ اُس کو اور شازل کو چھوڑ کر کہیں نہیں جا رہی ہے شیر دل ہی دل میں دعا مانگنے لگا

"کل رات خود سے تمہارے اتنے قریب آنے کے بعد تمہیں کیا لگتا ہے اب میں تم سے دور تمہیں چھوڑ کر کہیں جاسکتی ہوں"

ہانیہ شیر دل کے نزدیک آکر سارا فاصلہ سمیٹتی ہوئی اس سے پوچھنے لگی۔۔۔ شیر دل ہانیہ کی بات پر بری طرح چونکا۔۔۔ دو سیکنڈ پہلے مانگی ہوئی دعا قبولیت کا درجہ پا چکی تھی، شیر دل سے حیرت زدہ ہو کر کچھ بولا ہی نہیں گیا وہ خاموشی سے ہانیہ کو دیکھنے لگا تب ہانیہ دوبارہ بولی

"میں نے اپنا بچپن ماں کے بغیر گزارا ہے میں یہ ہرگز نہیں چاہوں گی میرا بیٹا بھی اِس محرومی کا شکار رہے۔۔۔ویسے بھی اولاد کے لیے ماں اور باپ دونوں کی توجہ ضروری ہوتی ہے"

ہانیہ شیر دل کو دیکھتی ہوئی اسے بتانے لگی

"یعنی تم شازل کی وجہ سے میرے ساتھ سمجھوتے کی بنیاد پر اپنی ساری زندگی گزارنے کے لئے تیار ہو"

شیر دل ہانیہ سے پوچھنے لگا اسے یہ خوش فہمی ہرگز نہیں کہ ہانیہ بھی اُس سے اُس کی طرح محبت کرتی، اُس کے لئے یہی کافی تھا وہ اب اُس کے پاس سے کہیں نہیں جائے گی

"تم کیا چاہتے ہو اپنی باقی زندگی تمہارے ساتھ محبت کی بنیاد پر گزار دو"

ہانیہ شیر دل کے گلے میں دونوں بازو ڈالتی ہوئی بے تکلفی سے شیر دل سے پوچھنے لگی۔۔۔ جس پر شیر دل نے ہلکے سے مسکرا کر اُس کو کمر سے تھاما

"تمہاری محبت کی چاہ نہیں ہے میرے لئے یہی کافی ہے کہ تم اپنی ساری زندگی میرے ساتھ گزارنے پر آمادہ ہو، بے شک وجہ شازل ہی سہی۔۔۔اور محبت ہو نہ ہو مگر میں تمہیں برا نہیں لگتا بلکہ اچھا لگنے لگا ہوں ابھی تم نے ہی یہ بات مجھے یہ میسج پر بولی ہے۔۔۔میں ساری زندگی اِسی خوشی میں گزار دوگا"

شیر دل سرشار ہوتا ہوا ہانیہ سے بولا اُس کی آنکھوں میں ایک مرتبہ پھر ہانیہ کو دیکھ کر محبت کی دیپ جگمگائے تھے جنہیں دیکھ کر ہانیہ مسکرادی

"تمہیں چھوڑ کر نہ جانے کی وجہ شازل نہیں ہے۔۔۔ہمارا بیٹا اگر ہمارے درمیان نہیں ہوتا تب بھی شاید محبت نہ ہونے کے باوجود بھی میں تمہیں چھوڑ کر کہیں نہیں جاتی کیونکہ تمہارے ساتھ رہنے کی عادت پڑ گئی ہے مجھے، تحفظ کا احساس فراہم کرتا ہے تمہارا احساس مجھے"

ہانیہ سچ بیان کرتی ہوئی شیر دل کے سینے پر اپنا سر رکھ چکی تھی شیر دل بھی ہانیہ کے بالوں پر اپنے ہونٹ رکھتا ہوا اُس کے وجود کو اپنے حصار میں لے چکا تھا۔۔۔

"تو پھر آج رات یہ بتانے کی اجازت ہے کہ میں کتنی محبت کرتا ہوں"

شیر دل ہانیہ کے وجود کو بازوؤں میں بھرے شرارت بھرے لہجے میں ہانیہ سے پوچھنے لگا

"جیسے روزرات میں تو بڑا میری اجازت سے مجھے بتاتے ہو کہ تم مجھ سے کتنی محبت کرتے ہو"

ہانیہ شیر دل کے حصار میں اُس کو گھورتی ہوئی بولی تو شیر دل نے مسکرا کر اپنے ہونٹ ہانیہ کے ہونٹوں پر رکھ دیئے

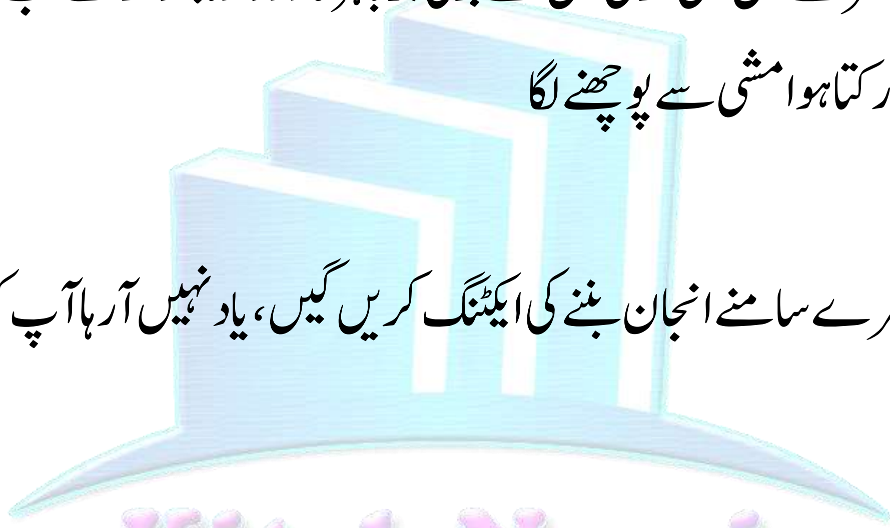
شیر دل کو یقین ہو گیا تھا کہ اگر ابھی ہانیہ کو اُس سے محبت نہیں تھی تو چند سالوں تک وہ اپنی محبت سے اُس کا دل جیت لے گا۔۔۔اپنی عادتیں تو وہ ہانیہ کو ڈال ہی چکا تھا تو اسے اپنی محبت سے گرویدہ کر لینا بھی مشکل کام نہیں تھا

*****

اِس سے پہلے مشی دروازہ بند کرتی دلاور گھر کے اندر داخل ہو چکا تھا

"یہ کیا بدتمیزی ہے تم یہاں بھی پیچھا کرتے کرتے پہنچ گئے اور یہ گھر کے اندر کیوں چلے آرہے ہو تم یہ کون سا طریقہ ہے کسی غیر کے میں داخل ہونے کا"

مشی دلاور کے پیچھے کمرے میں آتی ہوئی اُس سے بولی جو باہر کا دروازہ بند کر کے اب بیڈروم میں آچکا تھا مشی کے بولنے پر وہ رکتا ہوا مشی سے پوچھنے لگا



"تو آپ ابھی بھی میرے سامنے انجان بننے کی ایکٹنگ کریں گیں، یاد نہیں آرہا آپ کو کہ میں کون ہوں آپ کا"

دلاور غور سے مشی کا چہرہ دیکھتا ہوا سنجیدہ لہجے میں اُس سے پوچھنے لگا

"یاد کرنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جب میں تمہیں جانتی ہی نہیں"

مشی اُس کے سنجیدہ انداز کو نظر انداز کرتی ہوئی دلاور سے بولی جبکہ اندر سے اُس کا دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا

"ٹھیک ہے ایسے آپ کو ماننا بھی نہیں ہے، اب آپ کی یاداشت واپس لانے کا یہ ایک ہی طریقہ بچا ہے"

دلاور نے اُس کے مکرنے پر وقت ضائع کئے بغیر کھینچ پر مشی کو اپنی باہوں میں بھر لیا

"یہ کیا بیہودگی ہے چھوڑو مجھے۔۔۔ تمہیں کسی لڑکی کے ساتھ اِس طرح سے پیش آتے ہوئے شرم آنی چاہیے۔۔۔ آہ یہ کیا کر رہے ہو تم"

مشی کو اپنی باہوں میں لینے کے بعد دلاور زبردستی اُسے بیڈ پر لٹاتا ہوا مشی کے نازک وجود پر جھک گیا

"اپنی بیوی کے ساتھ یہ سب کرتے ہوئے کون شرماتا ہے، کوئی پہلی مرتبہ تو ایسا نہیں کر رہا آپ کے ساتھ جو آپ یوں غصّہ ہو رہی ہیں"

دلاور مشی کے وجود کو اپنی گرفت میں لیتا ہوا اُس کے ہونٹوں کو دیکھ کر بولنے لگا

"نہیں ہوں میں تمہاری بیوی سنا تم نے، اگر تم نے مزید میرے ساتھ کچھ ایسا ویسا کیا تو میں تمہیں۔۔۔

مشی دلاور کی بہکی نظروں کو دیکھتی ہوئی بولی جو اُس کے ہونٹوں پر مرکوز تھی

"تو آپ مجھے ؟؟؟۔۔۔۔"

دلاور مشی کی دھکی پر سوالیہ انداز میں اُس کے ہونٹوں کو دیکھتا ہوا مشی سے سیریس ہو کر پوچھنے لگا

"تو میں تمہارا قتل کر ڈالوں گی یاد رکھنا اگر تم نے کوئی بھی بدتمیزی کی مجھ سے تو"

مشی اُس کی ڈھٹائی پر غصّے میں دلاور کو دھمکاتی ہوئی بولی جس پر دلاور مشی کو وجود کو یونہی اپنی گرفت میں جکڑے مسکرایا

"تو سمجھ لیں آج میں آپ کے اِن پیارے سے ہاتھوں سے قتل ہونے کا ارادہ رکھتا ہوں"

دلاور اُس کی دھمکی پر لطف اندوز ہو کر مشی کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں قید کر چکا تھا۔۔۔ مشی نے احتجاجاً اپنے ہاتھ چلانے چاہے جنھیں دلاور بناء اُس کے ہونٹوں کو آزاد کیے، اپنے مضبوط ہاتھوں کی گرفت میں پکڑ چکا تھا

مشی اُس کی قید میں چند سیکنڈ پھڑ پھڑانے کے بعد اب ہار مانتی ہوئی بالکل ساکت ہو چکی تھی لیکن اُس کے باوجود دلاور مشی کو ابھی بھی آزادی بخشنے کے موڈ میں نہیں تھا وہ آہستگی سے مشی کی دونوں کلائیوں کو چھوڑتا ہوا اپنے دونوں ہاتھ مشی کی کمر پر لے جا کر اُس کے وجود کو اپنی باہوں میں بھر چکا تھا

دلاور نے اپنی سانسوں کے ملاپ سلسلہ مشی کی سانسوں سے جوڑے رکھنے کے ساتھ ہی اُس کے نازک وجود کو کمر سے جکڑ کر کروٹ لیتا ہوا خود بیڈ پر لیٹ کر مشی کے وجود کو اپنے اوپر لے چکا تھا جس سے اُن دونوں کے سانسوں کی ملاپ سلسلہ ٹوٹا، تو مشی فوراً پیچھے ہوتی اٹھ کر بیٹھ گئی، دلاور کی بے باکی پر اُس سے کچھ بولا ہی نہیں گیا

"اب میں خوشی خوشی آپ کے ہاتھوں سے قتل ہونے کو تیار ہوں، آپ کے ان خوبصورت ہونٹوں کو چوم کر میں اپنی زندگی کی آخری خواہش پوری کر چکا ہوں اب آپ جان لے لیں میری مجھے کوئی غم نہیں"

دلاور بیڈ پر لیٹا ہوا مشی سے بول کر اُسے دوبارہ اپنی جانب کھینچ کر اپنے اوپر گرا چکا تھا

"دلاور چھوڑو مجھے اب بالکل سیریس ہو جاؤ"

دلاور کے کھینچنے پر مشی نہ صرف اُس کے سینے سے ٹکرائی تھی بلکہ مشی کے ہونٹوں نے بھی دلاور کے ہونٹوں کو چھوا تھا۔۔ وہ دلاور کی حرکت پر اُس کو ٹوکتی دوبارہ بیڈ پر اٹھ کر بیٹھ گئی

"تو آگئی اب آپ کی یادداشت واپس، جان ہو گیں اچھی طرح سے کہ میں کون ہوں آپ کا۔۔ اگر آپ سات پردوں میں بھی اپنے آپ کو چھپا کر میرے سامنے آجائے تو میں آپ کی خوشبو سے آپ کو پہچان سکتا ہوں اِس لیے دوبارہ کبھی ایسے انجان بننے کی میرے سامنے کوشش مت کیجیئے گا"

دلاور مشی کے منہ سے اپنا نام سن کر بیڈ سے اٹھ کر مشی کے برابر میں بیٹھتا ہوا بولا تو مشی نے افسوس بھری نگاہ دلاور پر ڈالی

"مجھے پہچاننے کا دعویٰ نہیں کرو اصل حقیقت تو یہ ہے کہ تم نے مجھے پہچانا ہی نہیں اگر پہچان جاتے تو کبھی میرے اتنے قریب آکر یوں میرے کردار پر شک نہیں کرتے"

مشی دلاور کو دیکھ کر اُس سے شکوہ کرتی ہوئی بیڈ سے اٹھنے لگی تو دلاور نے مشی کی کلائی پکڑ لی

"کیا اُس بات کے لیے معاف نہیں کر سکتیں آپ مجھے"

دلاور اپنی غلطی تسلیم کرتا ہوا مشی کو دیکھ کر اُس سے پوچھنے لگا تو دلاور مشی کی بات پر ٹائم ضائع کیے بغیر بولی

"میں زرش کو تو معاف کر سکتی ہوں مگر تمہیں معاف نہیں کر سکتی پلیز چلے جاؤ یہاں سے"

مشی دلاور سے اپنا ہاتھ چھڑوا کر بولتی ہوئی کمرے کی کھڑکی کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی تب ہی اُسے محسوس ہوا کہ جیسے دلاور اُس کی پشت پر آکر کھڑا ہو گیا تھا مگر مشی نے مڑ کر اُس کی جانب نہیں دیکھا

"زرش نے اپنے ساتھ خود برا کیا اور خود ہی اپنے گناہ کی سزا اپنے لیے تجویز کرلی، میں نے آپ کا دل دکھایا آپ پر اعتبار نہیں کیا، آپ کو اُس بات کی سزا کی جو وہ آپ نے کیا ہی نہیں تھا اب آپ جو چاہے مجھے سزا دیں میں آگے سے اُف تک نہیں کروں گا مگر پلیز مشی ایک مرتبہ مجھے معاف کر دیں"

اپنی پشت سے آتی دلاور کی آواز پر مشی مڑ کر اُس کا چہرہ دیکھنے لگی جس سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ سچ میں نادم ہے

"دلاور تم نے مجھ سے محبت تو کرلی مگر میرا اعتبار نہیں کر سکے تم، تو پھر ٹھیک ہے تمہارے لئے یہی سزا میں نے تجویز کی ہے کہ تم مجھے اپنے ساتھ باندھے اِس رشتے سے آزاد کر دو کیونکہ ایسے ساتھ زندگی گزارنے کا کوئی فائدہ نہیں جب انسان دوسرے پر اعتبار نہ کر سکے"

مشی کی بات سن کر دلاور ضبط سے لب بھینچ گیا وہ مشی کو بازوؤں سے سختی سے پکڑ کر خود سے قریب کرتا ہوا بولا

"آپ جو بھی سزا دی گیں وہ مجھے منظور ہے مگر آپ سے رشتہ ختم کرنے یا تعلق توڑنے کا تصور میں خواب میں بھی نہیں کر سکتا مشی اور نہ ہی آپ کو اجازت دوں گا کہ آپ ایسی بات کبھی دوبارہ آپ اپنے منہ سے نکالیں"

دلاور مشی کا چہرہ دیکھ کر سنجیدگی سے بولتا ہوا اس کے دونوں بازو چھوڑ کر اپنے دونوں ہاتھوں سے اُس کا چہرا تھام چکا تھا

"کیا ہم دونوں ایک ساتھ رہ کر دوبارہ سے اپنے رشتے کی نئی شروعات نہیں کر سکتے مشی، غلط فہمی میں پہلے ہی بہت سا قیمتی وقت ضائع ہو چکا ہے میں مزید آپ کے اور اپنے رشتے کو نا اعتباری کی بھینٹ چڑھتا ہوا نہیں دیکھ سکتا پلیز میرے ساتھ واپس گھر چلیں۔۔۔ اگر زرش دنیا سے جانے سے پہلے اعترافِ جرم نہ بھی کرتی میں تب بھی آپ کو چھوڑنے کا تصور نہیں کر سکتا تھا اور اِن چند دنوں میں تو آپ کی جدائی نے مجھے اچھی طرح سمجھا دیا کہ میں آپ کے بغیر رہ ہی نہیں سکتا"

دلاور اُس کا چہرہ تھام کر اعترافِ محبت کر رہا تھا جس پر مشی کی آنکھیں چھلک پڑی

"تم جھوٹ بول رہے ہو تمہیں مجھ سے کوئی محبت نہیں ہے، مجھے اپنے ساتھ لے جا کر تم پھر سے وہی سب کرو گے ویسے ہی ہو جاؤ گے سخت دل"

مشی دلاور کا اعتبار کرنا چاہتی تھی مگر وہ روتی ہوئی اُس سے شکوہ کرنے لگی تو دلاور مشی کے وجود کو اپنے حصار میں لیتا ہوا بولا

"جو کچھ ہمارے درمیان میں ہوا اُسے برا خواب سمجھ کر بھول جانے کی کوشش کریں، صرف ایک مرتبہ مجھے معاف کر کے اپنی محبت ثابت کرنے کا موقع دیں، میں وعدہ کرتا ہوں آپ اپنے دلاور کا ایسا محبت بھرا روپ دیکھیں گیں کہ آپ کو خود کی قسمت پر رشک ہو گا"

دلاور مشی کے وجود کو اپنے حصار میں لیے محبت سے بولا

"میں صرف کھانا بنایا کرو گی باقی گھر کا کام میں نہیں کر سکتی"

مشی کی شرط سن کر دلاور نے مسکرا کر اپنے ہونٹ مشی کے بالوں پر رکھے

"آپ کو کھانا بنانے کی بھی ضرورت نہیں ہے، میں میڈ اور کُک دونوں کا ارینج کر دو گا آپ کے لیے۔۔۔آپ بس پہلے کی طرح ہر ہفتے شاپنگ پر جایا کریئے گا"

مشی دلاور کے حصار میں اُس کی بات سن کر اپنا سر دلاور کے سینے سے ہٹا کر دلاور کو دیکھتی ہوئی گھورنے لگی

"ناراض کیوں ہورہی ہیں بالکل سچ بول رہا ہوں اور بے فکر رہیئے اب آپ کا شوہر اِس قابل ہے کہ وہ آپ کے سارے اخراجات افورڈ کر سکے۔۔۔آپ کو ساری آسائشات فراہم کر سکے بدلیں میں صرف مجھے آپ کی محبت چاہیے اور دو کیوٹ سے بے بیز"

دلاور پیار بھرے لہجے میں مشی کا چہرا دیکھتا ہوا اُس سے بولا مگر اس کی آخری بات پر مشی بری طرح جھینپ گئی

"تم اوپر سے جتنے شریف لگتے ہو اندر سے اتنے چھچھورے ہو یہ بات صرف میرے علاوہ کوئی دوسرا تمہارے بارے میں نہیں جان سکتا"

مشی نے دلاور سے بولتے ہوئے اپنے ہاتھ کا مکا بنا کر دلاور کے سینے پر مارا جس پر دلاور قہقہہ لگا کر ہنسا

"دلاور مجھے میرے بھتیجے کو دیکھنا ہے صرف ایک مرتبہ، بھائی کی غیر موجودگی میں مجھے میرے گھر لے چلو پلیز"

مشی دلاور کے بازؤوں سے نکل کر اُس سے فرمائش کرتی ہوئی بولی جب سے رملّہ نے اسے شازل کی تصویریں واٹس ایپ کی تھیں تب سے وہ اپنے بھتیجے کو دیکھنے کے لئے بے قرار تھی مگر مسئلہ شیر دل کی ناراضگی کا تھا

"اُن کی غیر موجودگی میں کیوں اگر آپ کو اپنے بھتیجے سے ملنا ہے تو چوروں کی طرح اپنے گھر جانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ ہم اپنے گھر جانے سے پہلے ابھی آپ کی طرف چلتے ہیں"

دلاور سیریس ہو کر مشی سے بولا تو مشی حیرت سے دلاور کا چہرہ دیکھنے لگی وہ سچ میں ایسے بول رہا تھا مذاق کے موڈ میں بالکل نہیں لگ رہا تھا

"مگر دلاور اِس وقت تو بھائی گھر پر موجود ہوں گے وہ بہت غصہ کریں گے ابھی جانا بالکل ٹھیک نہیں ہوگا"

مشی دلاور کو انکار کرتی ہوئی بولی ورنہ اپنے گھر کو تو وہ کب سے مس کر رہی تھی

"کوئی غصہ وسہ نہیں کریں گے، ہم ابھی آپ کے گھر چل رہے ہیں مگر میری ایک بات یاد رکھیے گا وہاں جانے کے بعد زیادہ جذباتی ہو کر رکنے کا مت بولئے گا مجھے، میرے پاس آپ کے لئے ایک سرپرائز بھی ہے جو میں آپ کو گھر پہنچ کر دو گا"

دلاور مشی کو پہلے ہی سمجھاتا ہوا بولا کیوکہ اس نے پہلے سے ارادہ کر لیا تو وہ مشی کو لے کر اپنے ذاتی گھر میں شفٹ ہو گا جو اُس نے ایک ماہ قبل زرش کی موت سے پہلے کچھ اپنی زمین بیچ کر کچھ لون لے کر خریدا تھا

****

"دلاور شاید ہمیں اِس وقت یہاں نہیں آنا چاہیے تھا بھائی مجھے دیکھ کر بہت غصّہ کریں گے، مجھے تو ابھی سے ہی ڈر لگ رہا ہے"

مشی ہال میں دلاور کے ساتھ داخل ہوتی ہوئی گھبرا کر دلاور سے بولی

"مشی"

اِس سے پہلے دلاور مشی سے کچھ بولتا مشی کے کانوں میں شیر دل کی آواز گونجی تو وہ دلاور سے اپنی نظریں ہٹا کر سامنے کھڑے شیر دل کو دیکھنے لگی جس کے چہرے پر غصّے کی بجائے مسکراہٹ تھی۔۔۔

مشی کو حیرت کا جھٹکا تب لگا جب شیر دل نے اُس کو آپنے پاس بلانے کے لیے مشی کی جانب اپنے دونوں ہاتھ بڑھائے

"میں آپ کے بھائی کے آرڈر پر ہی آپ کو یہاں لے کر آیا ہوں۔۔۔وہ خود آپ سے ملنا چاہتے تھے"

دلاور کی بات سن کر مشی حیرت سے دلاور کو دیکھنے لگی دلاور مشی کو شیر دل کے پاس جانے کے لیے اشارہ کرنے لگا تو مشی مسکراتی ہوئی آگے بڑھ کر شیر دل کے بازوؤں میں سما گئی

"میں نے آپ کا دل دکھایا مجھے معاف کر دیں بھائی پلیز ایک مرتبہ بول دیں کہ آپ نے مجھے معاف کر دیا میں آپ کی ناراضگی مزید برداشت نہیں کر سکتی"

مشی شیر دل کے کندھے سے لگی آنسو بہاتی ہوئی اس سے معافی مانگتی ہوئی بولی

"اپنی اکلوتی بہن سے اُس کا بھائی کب تک ناراض رہ سکتا ہے"

شیر دل مشی کو پیار بھرے لہجے میں اُس کی آنکھوں سے نکلتے آنسوؤں کو صاف کرتا بولا۔۔۔یہ جذباتی سا منظر دلاور کے علاوہ رملہ اور شازل کو گود میں تھامی ہوئی ہانیہ بھی مسکرا کر دیکھ رہی تھی،اب ان سب کے درمیاب تمام بدگمانیوں کے بادل چھٹ چکے تھے

ختم شد❣